لوگوں کو مرید کرانے کے لئے لاتے۔ دوسرے فرزند بالکل بے کار تھے۔ ایک روز آنحضرت نے پوچھا۔ کہ کیا وجہ ہے کہ محمد سیف الدین لوگوں کو مرید کرانے کے لئے لاتے ہیں اور باقی فرزند کسی کو نہیں لاتے۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضرت شیخ سیف الدین کے مرید شہر کے باہر چاروں طرف بیٹھے رہتے ہیں۔ اور جو لوگ آنحضرت کی زیارت کو آتے ہیں۔ انہیں وہ مرید کہتے ہیں۔ کہ آنجناب کی زیارت بلا وساطت جناب کے فرزندوں کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو آنحضرت رضی اللہ عنہ کے فرزند چھ ہیں۔

(۱) حضرت صبغۃ اللہ وہ اکثر سیر میں رہتے ہیں شاذ و نادر والد بزرگوار کی خدمت میں رہتے ہیں۔ (۲) حضرت خواجہ محمد نقشبند حجۃ اللہ اکثر مریض رہتے ہیں یہ بھی والد بزرگوار کی خدمت سے مہجور رہتے ہیں (۳) حضرت خواجہ محمد عبد اللہ معروف بہ حضرت جیو صاحب خانقاہ اور اہل و عیال کا تمام کارخانہ ان کے متعلق ہے سو اس واسطے آنحضرت ان کی طرف کم توجہ کرتے ہیں (۴) حضرت محمد اشرف یہ بہت عیاش ہیں۔

(۵) حضرت محمد صدیق ابھی خورد سال ہیں (۶) حضرت محمد سیف الدین ہیں +

جو کمال ہے وہ حضرت سیف الدین میں ہے آؤ ہم تمہیں ان کے پاس لیچلیں وہ تمہیں آنحضرت کی خدمت میں پہنچا دینگے۔ جو تمہارا مطلب ہے اللہ تعالٰے پورا کریگا آنحضرت یہ سُنکر سخت ناراض ہوئے۔ اور فرمایا کہ محمد نقشبند کی نسبت جو کہتے ہیں کہ وہ بیمار رہتے ہیں اور اُن میں کمالات الٰہی کم ہیں۔ اور محمد عبد اللہ کی نسبت جو کہا ہے کہ ان سے اس واسطے توجہ کم کرتے ہیں کہ خانقاہ کا کاروبار اُن کے متعلق ہے۔ بخدا! حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے تمام کمالات ان دونوں بھائیوں میں ہیں اس بھید کے کھلنے پر حضرت شیخ سیف الدین چند روز محجوب رہے۔ آنحضرت کی خدمت میں اس قدر مرید آئے۔ کہ اتنا بڑا شہر ہونے کے باوجود شہر کے باہر خیموں میں رہنے لگے خصوصاً اس سال تمام روئے زمیں پر کے خلفاء مع اپنے مریدوں کے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بادشاہ اور امیر اپنی اپنی سلطنت اور امیری چھوڑ کر جناب کی زیارت کو آئے۔ چنانچہ خانان توران و ترکستان والیان دشت قبچاق و بدخشان فرمانروایان خطا و خراسان۔ تخت نشینان کاشغر و طبرستان۔ حاکمان۔ قہستان دگرجستان سب کے سب آنحضرت رضی اللہ عنہ کے دیدار فائض الانوار کے واسطے شہر سرہند میں حاضر

ہوئے۔ شہر کے گرداگرد ایک ایک میل تک لشکر پڑا تھا۔ اس سے پہلے کبھی ایسا مجمع نہیں ہؤا۔ اور بعد میں بھی ایسا کبھی نہیں ہؤا۔ نماز کے وقت اس قدر ہجوم ہوتا کہ ایک دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کرتے۔ بلکہ کھڑا ہونے کو بھی کافی جگہ نہ ملتی ہندوستان کا وزیر اعظم جعفر خاں آنجناب کی زیارت کے لئے آیا۔ بہ سبب ادب اپنے آدمی چھوڑ آیا تھا۔ کثرت ہجوم کے باعث زیارت نہ کرسکا۔ دوسرے دن آیا تو بھی زیارت نصیب نہ ہوئی۔ تیسرے دن آیا تو بھی یہی حالت دیکھی۔ چوتھے روز زیارت نصیب ہوئی۔ لیکن بیٹھنے کے لئے جگہ نہ ملی۔ اسی طرح کھڑا رہا۔ کیونکہ آنحضرت رضی اللہ عنہ امرا وغیرہ کی چنداں پرواہ نہ کیا کرتے تھے +

چنانچہ ناصر علی شاعر کہتا ہے ؎

چراغ ہفت محفل خواجہ معصوم ۔ منور از فروغش ہند تا روم
رود جائے کہ جا آنجا نہ گنجد ۔ نظر بے کار ماند پا نہ گنجد
ردائے ماہتابی شرع بر دوش ۔ چو صبح از پاکیٔ باطن قصب پوش
دو عالم کرد خود را فرش راہش ۔ کہ شاید زیر پا افتد نگاہش
فقیران درش شاہاں درویش ۔ شکوہ مملکت ارانده از پیش
گدائش خندہ بر ظل ہما زد ۔ ہمہ روئے زمیں بر پشت پا زد
بہ بالا گر شود زیں نہ دوایر ۔ کزو پایان بال نسر طایر
ہدایت کار اہل دین اکا زا ۔ بود کار نہایت دیگرا زا
سر بر معرفت را بادشاہی ۔ بفرق از فرق درویشے کلاہی
حیات صدق را صدیقؓ ثانی ۔ ز نخل باغ فاروقؓ ارمغانی
ز علم و حلم فضل نیل عثمانؓ ۔ خمیرش کاشف اسرار قرآں
ز رحمے جود و احسان و کرامت ۔ قبائے حیدریؓ بر قد و قامت
ستون بارگاہ شرع اسلام ۔ بہ افعال پیغمبرؐ گام بر گام
نہے عزت کہ رب العرش دادش ۔ کہ بر سر تاج قیومیش بنہاد
جہاں قائم باو و با خداوند ۔ ز خود بگسستہ با حق کردہ پیوند
گرم شد منصب قیومی او را ۔ علم شد نام در معصومی او را

جہاں روشن ز رائے انور او — سرِ خورشید یکخشت درِ او
چو گردش فلک را گشت پیشہ — کہ بر گردِ سرش گردد ہمیشہ
فروتر طفلگانِ آں گزنگاہ — قدم بر مسلکِ پیرانِ آگاہ
چہ گویم مدحتِ پیرانِ آں در — کہ آمد طفلِ آں در پیرِ رہبر
بزرگیہائے بزرگانش ازیں دال — کہ باخود آں بزرگی داد یزداں
علی ایں بے ادب بیں حرف بس کن — دعا را با اجابت ہم نفس کن
جہاں در سایۂ احسانِ او باد — فلک قائم بہ فرزندانِ او باد
بزرگ و خورد ایں پاکیزہ رویاں — بخلوتگاہِ عصمت پارسایاں
ز صاحبزادہ ہائے پاک گوہر — چہ گویم چوں نہ ہر وصف اندر خور
فلک را گرچہ در عصمت رسائی ست — ازیشاں کردہ کسبِ پارسائی ست

خواجہ محمد پارسا کے فرزند شاہ محمد رسا اپنے والد بزرگوار کی نسبت فرماتے ہیں۔ کہ ایک روز کسی شخص نے آپ کی خدمت میں کاغذ پیش کیا۔ جس میں اُس نے لڑکی کی شادی کا تمام ساز و سامان درج کیا تھا۔ آنحضرتؒ نے فرمایا کہ کل جو کچھ آئے وہ سب اسی کو دینا۔ عصر کے وقت وہ سائل پھر آیا۔ آنحضرتؒ نے پوچھا تمام چیزیں مل گئیں ہیں۔ یا کچھ باقی ہے۔ عرض کیا اور تو سب کچھ مل گیا ہے۔ مہندی نہیں آئی فرمایا دیکھ بھال کرو۔ ضرور آئی ہو گی۔ آخر معلوم ہوا۔ کہ مہندی بھی نیاز میں آئی تھی۔ لیکن تحویلدار اس کا دینا بھول گیا۔ وہ بھی سائل کو دی گئی۔ سائل کا بیان ہے کہ ان اشیا سے میں نے پر تکلف شادی کی۔ اور اتنی باقی بچیں کہ انہیں فروخت کر کے اس قدر روپیہ حاصل کیا کہ میری ساری عمر کے لئے کافی تھا۔ اس سے آنحضرتؒ کے ارشاد کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہر روز بطور نیاز اس قدر چیزیں آنجناب کی خدمت میں لائی جاتی تھیں۔ نقدی اس کے علاوہ تھی ؛

میرے (مؤلفؒ) دادا جان کو اکب دریہ میں لکھتے ہیں کہ ہم چار آدمیوں نے ٹھانی کہ آج جس قدر نیاز آئے۔ اس کا اندازہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ہم نے صرف نقدی کا اندازہ اس طرح کیا کہ ہر نیاز کے بدلے ایک ایک کنکر رکھتے گئے۔ صبح سے عصر تک اس قدر کنکروں کا ڈھیر لگ گیا جن کا شمار کرنا مشکل تھا۔ اور یہ معلوم تھا

کہ ہر نیاز میں سو روپیہ تھا یا ہزار۔ اکثر نیازیں سینکڑوں روپیہ کی تھیں۔ ہر صبح و شام پانچ ہزار آدمی آنحضرت کی خانقاہ سے کھانا کھایا کرتے تھے۔ اور کھانا بھی نفیس ہوا کرتا۔ چنانچہ ہر ایک کو پیٹ بھر گیہوں کی روٹی۔ بکرے اور مرغ کا گوشت ملتا۔ بڑے بڑے خلفاء کیلئے دو ہزار خوان تیار ہوتے۔ جن میں طرح طرح کے کھانے حلوے اور میوے وغیرہ ہوتے ✣

کہتے ہیں کہ خلفا اور فرزندوں کی وساطت کے بغیر براہ راست نو لاکھ آدمی آنحضرت کے مرید ہوئے۔ آنحضرت کے خلفا کی تعداد سات ہزار ہے جو سب کے سب صاحب کمالات ہیں۔ اور جن میں سے ہر ایک کا ارشاد آنجناب کی طرح روشن تھا اور جن کا سلسلہ آج تک موجود ہے ✣

اسی سال مخدوم بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین شیخ محمد یوسفؒ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے مرید ہوئے۔ آپ کے مرید ہونے کا باعث یہ ہوا۔ کہ اپنے جد بزرگوار کو خواب میں دیکھا جو فرماتے ہیں۔ کہ محمد یوسف! تم قیوم وقت خواجہ محمد معصومؓ کی خدمت میں جاؤ۔ وہاں تمہیں بہت سی نعمت ملیگی۔ ہمارے حق میں بھی اُن سے دعا کے لیئے التماس کرنا۔ آپ دوسرے روز اپنی مشیخیت کو ترک کر کے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف بیعت سے مشرف ہوئے آپ پر بدرجہ کمال مہربانی کی ✣

ذکر و بیان

سال چہل و یکم از قیومیت حضرت ایشان عروۃ الوثقٰے امام معصوم زمانی قیوم ثانی رضی اللہ عنہ۔ بشارت دادن آنحضرت خواجہ محمد نقشبند حجۃ اللہ را منصب قیومیت و دیگر قضایا کہ دریں سال واقع شدہ اند۔

اس سال حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے دوسرے فرزند حضرت خواجہ محمد نقشبند حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ کو منصب قیومیت عنایت فرمایا۔ حضرت قیوم رابع خلیفہ اپنے جد بزرگوار قیوم ثالث کی بابت فرماتے ہیں۔ میں (قیوم ثالثؓ) نے جب بعض علوم و معارف و اسرار حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیان کیئے۔ تو فرمایا کہ یہ علوم و معارف جو تم بیان کرتے ہو۔ وہ مقطعات قرآنی کے اسرار ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے مجھے خلوت میں فرمائے تھے۔ بعد ازاں دوسرے دن مجھے خلوت میں بلا کر

منصب قیومیت کی خوشخبری دی۔ اور فرمایا کہ جو تاج مدینہ منورہ سے رخصت ہوتے وقت جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے عنایت فرمایا تھا۔ اب وہی تاج تمہیں عنایت ہوا ہے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ وہ تاج طینت اصالت قیومیت اور محبوبیت ذاتی پر مشتمل تھا۔ فرمایا بعینہٖ وہی تاج ہے۔ جو مجھے عنایت ہوا تھا۔ اب وہی تمہیں دیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ اللہ فرماتے تھے۔ کہ حضرت حجۃ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میرے بھائی میری قیومیت کے قائل نہ ہونگے۔ تو میں حضرت قیوم ثانی سے عرض کرتا کہ یہ خوشخبری بھائیوں کے روبرو مجھے عنایت فرمائیے +

اسی سال ایک روز حضرت حجۃ اللہ نے حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس مضمون کی ایک عرضی لکھی کہ حضرت سلامت! آج کل مجھے عجیب و غریب الہامات اور خطابات سے سرفراز فرمایا جاتا ہے۔ کبھی کہا جاتا ہے' انت من اولیائی'۔ تو میرے اولیا سے ہے۔ کبھی' انت من عبادی الصالحین'۔ تو میرا صالح بندہ ہے۔ کبھی' انت لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون'۔ تو اُن لوگوں سے ہے جنہیں کوئی ڈر نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ اور کبھی یہ کہ جو قرب تجھے حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں۔ کل میں بالاخانہ پر بیٹھا تھا۔ ایک طرح کی غنودگی ہوئی کہ کعبہ مقصود پر نظر جا پڑی۔ دیکھا کہ میں جناب مقدس میں بلا واسطہ غیرے پہنچ گیا ہوں۔ اسی اثنا میں با خیر و برکت نزول ہوا معلوم ہوا کہ اجابت دعا کا وقت ہے۔ پہلے میں نے آنجناب کے لئے دعا مانگی۔ تو آنجناب کی صورت مبارک ظاہر ہوئی۔ اپنے آپ کو اور آنجناب کو ایک پایا۔ الہام ہوا کہ آج تجھے باپ سے ملا کر ایک کر دیا ہے۔ کل سے آج تک برابر توجہ کرتا ہوں لیکن اس واقعہ کو خلاف نہیں پاتا امیدوار ہوں کہ آنجناب اس معاملہ کی تصدیق فرمائینگے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں لکھا کہ کیا لکھوں کہ مجھے اس واقعہ شریفہ کے مطالعہ سے جس میں الہامات عجیبہ اور خطابات غریبہ مندرج تھے۔ کیا کچھ خوشی ہوئی۔ کام نے یہاں تک ترقی کی۔ کہ معاملات میں شراکت پیدا ہو گئی۔ ہمارے دو رویہ الہام ہوا ہے۔ پھر ہماری تصدیق کی کیا ضرورت ہے باوجود اس کے میں تصدیق اور تصدیق کرتا ہوں۔ یہ مکتوب حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے مکتوبات کی تیسری جلد کے اخیر میں ہے +

حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے فرزند محمد نقشبند کو

آتے دیکھتا ہوں۔ تو اُس کی تعظیم کو دل چاہتا ہے۔ لیکن باپ کو بیٹے کی تعظیم کرنا ہندوستان میں معیوب خیال کیا جاتا ہے۔ اس واسطے نہیں کرتا۔ محمد نقشبند وہ شخص ہے جس کے حق میں حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ محمد معصوم! اس سال میرے وصال کے بعد تمہارے ہاں ایک لڑکا ہو گا جو کمالات الٰہی میں میری طرح ہو گا +

اسی سال شیخ ابو القاسم کی شادی حضرت حجۃ اللہ کی بیٹی سے ہوئی۔ اور میرے بھائی شیخ اسمٰعیل کی شادی حضرت روح الشریعت کی لڑکی سے ہوئی۔ کہتے ہیں شیخ اسمٰعیل کی شادی کے دنوں میں ہر روز شام کے وقت بارش ہوتی تھی۔ جب برات کا دن آیا تو صبح کے وقت لوگوں نے حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ آج کل شام کے وقت ہر روز بارش ہوتی ہے۔ اگر آج شام بھی بارش ہوئی۔ تو برات کا لطف نہیں آئیگا آنحضرت رضؓ نے لوگوں کی التماس کے بموجب دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے۔ ابھی دعا سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ ایک کالی گھٹا اُٹھی۔ اور اس قدر برسی جتنی ہر روز شام کو برسا کرتی تھی۔ بعد ازاں مطلع صاف ہو گیا۔ اور شام تک تمام گلی کوچے خشک ہو گئے۔ اور برات وغیرہ بفراغ خاطر روانہ ہوئی۔ اور شب نکاح بھی بخیریت گذری +

اسی سال شیخ آدم بھکری رحمۃ اللہ علیہ بہت آدمیوں سمیت آکر مرید ہوئے۔ آپ کے مرید ہونے کا باعث یہ ہوا۔ کہ ایک رات آپ نے خواب میں دیکھا کہ تمام جہان میں تاریکی پھیل گئی ہے۔ ایک شخص لوگوں کو تاریکی سے نکال راہ روشن پر لاتا ہے۔ آپ نے کسی سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے؟ اُس نے کہا یہ حضرت محمد معصوم عروۃ الوثقٰے رضؓ ہیں۔ دوسرے دن آپ نے یہ خواب لوگوں کو سُنایا۔ اور کہا میں چاہتا ہوں کہ اس بزرگ کی خدمت میں جاؤں۔ بہت سے لوگ آپ کے ساتھ ہو لئے۔ سب آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر مرید ہوئے +

اسی سال عالمگیر بادشاہ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے حکم سے متھرا کا بتخانہ جو کفار کا سب سے بڑا تیرتھ ہے گرایا۔ اُس کے گراتے وقت بے شمار کفار نے مقابلہ کیا۔ لیکن بادشاہ نے سب کے قتل کا حکم دیا۔ اس واسطے کفار نے بھی تلوار اُٹھائی۔ چنانچہ بارہ ہزار بڑے بڑے برہمن غازیوں کی تلوار کے گھاٹ جہنم میں داخل ہوئے۔ جب کفر کو شکست ہوئی تو اہل اسلام نے مندر کو مسمار کرنا چاہا۔ اتنے میں ایک شخص نے پانچ سیر اکسیر

کی ڈبیا بادشاہ کے پیش کی کہ یہ لو اور بتخانہ کو مت گراؤ۔ بادشاہ نے وہ ڈبیا برہمن سے لیکر دریا میں پھینک دی۔ اور بت خانہ کو گرا کر عالیشان مسجد بنوائی۔ اور اس کا نام مظہر اسلام آباد رکھا۔ ایک برہمن تخلص کافر شاعر نے اس مسجد اور بتخانہ کے بارے میں حسب ذیل شعر کہا ؎

بہ بیں کرامت بتخانۂ مرا اے شیخ — کہ چوں خراب شود خانۂ خدا گردد

روحی تخلص ایک مسلمان شاعر نے اس کے جواب میں مندرجہ ذیل شعر کہا ؎

بہ بیں کرامتِ شیخِ مرا کہ بتخانہ — بیمنِ پیرِ منش خانۂ خدا گردد

ذکر و بیان

سال چہل و دوم از قیومیت حضرت ایشان عروۃ الوثقی امام معصوم ربانی قیوم ثانی رضی اللہ عنہ۔ بشارت دادن آنجناب حضرت خواجہ محمد عبداللہ مروج الشریعت را بہ طینت و اصالت محمدی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم والقا جنت نمودن و بشارت دادن حضرت ایشان بنیرہ ہائے کبار خود را۔

اس سال حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے تیسرے فرزند حضرت خواجہ محمد عبداللہ مروج الشریعت کو طینت و اصالت محمدی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خوشخبری دی چنانچہ جناب مروج الشریعت اپنے بیاض میں لکھتے ہیں کہ ظہر کی نماز کے بعد حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے مجھے خلوت میں بلا کر فرمایا۔ کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کو جو حق تعالےٰ نے تمام اولیاء امت پر فضیلت دی ہے اس کا سبب بھی محمدی طینت و اصالت ہے۔ کہ آنجناب کا بدن مبارک جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طینت کے بقیہ خمیر سے بنا۔ اسی واسطے حضرت قیوم ثانی کو مقام اصالت نصیب ہوا۔ اور تمام اولیاء امت پر فضیلت عنایت ہوئی۔ مجھے بھی طینت و اصالت سے مشرف کیا گیا۔ اب اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے وہ کمالات تمہیں عنایت فرمائے ہیں یعنی طینت و اصالت محمدی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم عطا فرمائی ہے تمہارے بدن کے بعض اعضا طینت محمدی صلعم کے بنے ہوئے ہیں۔ اس نعمت کا شکر بجالاؤ۔

اسی سال حضرت قیوم ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے معزز پوتوں کو جن میں سے ہر ایک اپنے زمانے کا بڑا صالح اور متقی تھا۔ القائے نسبت کے لئے بلایا۔ سب سے پہلے حضرت حجت اللہ کے فرزند ابو العلی آنجناب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضرت رضہ نے نسبت خاص کا القا کر کے فرمایا۔ کہ جن کمالات کی وجہ سے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ ممتاز تھے۔ وہ تمہیں مل گئے ہیں۔ بعد ازاں دوسرے پوتے حاضر خدمت ہوئے آنحضرت رضہ نے سب پر مہربانی کر کے توجہ دی۔ دوسرے روز آنحضرت قصر سلطانی میں تشریف فرما تھے۔ حضرت مروج الشریعت کے فرزند خواجہ محمد پارسا فرماتے ہیں۔ کہ ہم تینوں بھائی شیخ محمد ہادی شیخ محمد سالم اور میں اور ہمارے چچوں کے بیٹے حضرت ابو العلی شیخ محمد ابو القاسم۔ شیخ محمد اسمٰعیل شیخ محمد اعظم شعیب شیخ محمد قطب بن شیخ سعد الدین۔ اور علی رضا بن مولوی فرخ شاہ وغیرہ سب حاضر تھے۔ آنحضرت رضہ نے ہم سب کو توجہ دی۔ اور ہر ایک کو نسبت خاص القا فرمائی۔ توجہ سے فارغ ہو کر سب کو کمال قرب حق کی خوشخبری دی۔ حضرت ابو العلی کے حق میں فرمایا۔ کہ حضرت مجدد الف ثانی کی نسبت اور کمالات مخصوصہ اس فرزند میں معلوم ہوتے ہیں۔ امید ہے کہ کسی وقت اُن کا ظہور ہوگا۔ واقعی ایسا ہی ہوا یعنی اس نسبت اور کمال کا ظہور حضرت ابو العلی کے فرزند حضرت قیوم رابع خلیفۃ اللہ میں ہوا۔ جن کے ارشاد سے تمام جہان مغرب سے مشرق تک منور ہو گیا۔ حضرت شیخ محمد ہادی کو فرمایا کہ یہ ہمارے کمالات کا وارث کامل ہوگا محمد قطب کی ٹھوڑی کو پکڑ کر تین مرتبہ قطب قطب قطب فرمایا۔ مجھے کچھ فرمایا جس کو میں بیان نہیں کرتا۔ علی رضا کے حق میں فرمایا۔ کہ اس میں شورش عظیم معلوم ہوتی ہے مولوی صاحب کو فرمایا کہ بیٹے کی خبر رکھنا یہ بلائے عظیم میں گرفتار ہوگا۔ آنحضرت رضہ کے وصال کے بعد علی رضا بلائے عظیم میں گرفتار ہوا۔ چنانچہ بدعتوں اور گمراہیوں میں پڑ کر گمراہ ہو گیا۔ اور تمام حضرات سرہند اس سے بیزار ہو گئے۔ باپ نے اس کو عاق کر دیا۔ جیسا کہ اس کتاب کے پہلے حصہ میں مفصل بیان ہو چکا ہے۔

اسی سال خواجہ محمد حنیف کابلی رحمۃ اللہ علیہ (آنحضرت رضہ کے پہلے خلیفہ) نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرضی بھیجی۔ جسے پڑھتے ہی آنحضرت رضہ سخت ناراض ہو کر فرمایا کہ خواجہ محمد حنیف کو کہدو کہ جو کچھ ہم سے حاصل کیا ہے۔ وہ دے

اور اپنا کام کسی اور جگہ سے درست کرالے۔ حضرت مروج الشریعت نے آنحضرت سے پوچھا کہ اس عرضی میں کیا لکھا ہے۔ جس کی وجہ سے جناب اس قدر خفا ہوئے ہیں۔ اس عرضی میں لکھا تھا کہ میں آج رات حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے اسرار کی طرف متوجہ ہوا۔ تو معلوم ہو گئے بعد ازاں خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ العزیز کے اسرار کی طرف متوجہ ہو۔ تو وہ بھی ظاہر ہو گئے۔ پھر حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے اسرار کی طرف توجہ کی تو دیکھا کہ آنحضرت کے اسرار بدرجہا افضل و اعلےٰ ہیں۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جہاں حضرت مجدد الف ثانی کا اسم مبارک ہو۔ وہاں دیگر کی کیا گنجائش ہے اس سبب سے ناراض ہوئے۔ جب خواجہ محمد حنیف کو آنحضرتؒ کے عتاب کی خبر ملی۔ تو گھبرایا۔ اپنا مُنہ کالا کر کے سرہند آیا حضرت مروج الشریعت نے سفارش کی۔ آخر آنحضرت نے خواجہ صاحب کا قصور معاف فرمایا۔

اسی سال حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے چھوٹے فرزند شیخ محمد صدیق ہانسی حصار میں جہاں جمال ہانسوی کی اولاد رہتی ہے اور جو ہند میں چار قطب سے مشہور ہے منسوب ہوئے۔ آنحضرتؓ نے حضرت مروج الشریعت کو حضرت محمد صدیق کے ہمراہ شادی کے واسطے بھیجا۔ رخصت کے وقت آنحضرتؓ نے حضرت محمد صدیقؓ کو فرمایا کہ میں حضرت جیو صاحب محمد عبداللہ کو تمہارے ساتھ بھیجتا ہوں۔ خبردار ان سے برادرانہ سلوک کرنا کیونکہ وہ بجائے باپ ہیں۔ جو ادب میرا بجالاتے ہو وہی ان کا بجالانا چاہیے۔ حضرت مروج الشریعت حضرت محمد صدیق کو ساتھ لے کر ہانسی پہنچے۔ اور بڑی دھوم دھام سے شادی کی۔

حضرت قیوم رابع خلیفۃ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ اسی سال ایک دفعہ حضرت امام معصومؓ عشا کی نماز کے بعد خانقاہ کے گوشہ میں تنہا نفل ادا کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک برقعہ پوش آکر مقتدی بنا۔ نماز سے فارغ ہو کر اُس برقعہ پوش نے جانا چاہا۔ تو آنحضرتؓ نے برقعہ پوش کا پتہ پوچھا۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں۔ آنحضرتؓ آداب بجالائے۔ حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ مجھے مقتدی بننے کا بڑا شوق تھا۔ لیکن آپ کو اکیلا نہیں پاتا تھا۔ آج تنہائی میں پا کر مقتدی بنا ہوں۔ ذٰلک فضل اللہ۔

ذکر در بیان

سال چہل سوم از قیومیت حضرت ایشان عروۃ الوثقےٰ امام معصوم ثانی قیوم ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ تشریف فرمودن آنحضرت از سرہند بہ شاہجہان آباد و قضایا کہ دریں سال واقع شدہ اند:۔

اس سال شاہجہان بادشاہ فوت ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ اسکی لڑکی جہاں آرا بیگم جو باپ کی خدمت میں رہتی تھی۔ اور دارا شکوہ دونو بھن بھائی اورنگ زیب کے جانی دشمن تھے اور آپس میں ان کی بڑی محبت تھی۔ چنانچہ دارا شکوہ کو ولیعہدی اُس کی طفیل نصیب ہوئی۔ جب اورنگ زیب تخت نشین ہوا۔ تو جہاں آرا نے شاہجہان کے پاس رہنا شروع کیا۔ جب شاہجہان کی موت کا وقت قریب آگیا۔ تو جہاں آرا نے اُسے کہا کہ اَب مَیں تیرے بعد کیا کرونگی۔ باپ نے کہا اب میرے اختیار میں کچھ نہیں جہاں آرا نے کہا۔ میری سفارش سے اورنگ زیب کا قصور معاف کرو تاکہ میرا احسان اس پر ثابت ہو جائے۔ شاہجہان نے عین جان کنی کے وقت کاغذ قلم دوات منگا اپنے ہاتھ سے لکھا کہ مَیں نے جہاں آرا بیگم کے کہنے سے اورنگ زیب کی تمام تقصیرات معاف کیں۔ اور یہ کہا کہ اب میں اُس سے راضی ہوں۔ بعد ازاں مر گیا۔ جب اورنگ زیب کو باپ کے مرنے کی خبر پہنچی۔ تو ماتم پرسی کے لئے شاہجہان آباد سے اکبر آباد گیا جہاں آرا بیگم نے وہ کاغذ اورنگ زیب کو دیا۔ جس سے اورنگ زیب اس کا ممنون و احسانمند ہوا۔ اور اُسے اپنے ساتھ شاہجہان آباد لا کر بڑی عزت سے رکھا +

جب حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کو شاہجہان کے فوت ہونے کی اطلاع ملی۔ تو اُس کی بخشش کے لئے فاتحہ پڑھا۔ اور فرمایا کہ مجھ پر کشف ہوا۔ دیکھا کہ روز قیامت شاہجہان دارا شکوہ کے افعال شنیعہ کی حمایت کی وجہ سے طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہے۔ مَیں نے اُسے چھڑا کر دار الامان میں پہنچا دیا۔ شاہجہان کہتا ہے کہ میری دستار میں چار لعل تھے۔ جن میں سے تین گر کر ٹوٹ گئے۔ صرف ایک رہ گیا اُسے آنحضرت کے قدموں پر رکھ دیا۔ اُن چار لعل سے مراد اُس کے چار لڑکے ہیں۔ جن میں سے تین قتل ہوئے۔ اور اورنگ زیب سلامت رہا +

اسی اثنا میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کے خلیفہ شیخ بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ نے جو تجارت کے لئے گئے ہوئے تھے۔ آکر آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ بادشاہی آدمیوں نے چالیس مختلف مقامات پر مجھ سے محصول لیا ہے اور ہندوؤں سے جزیہ لینے میں وہ تغافل کرتے ہیں۔ بلکہ بادشاہ کا پسخوردہ جو امرا کو دیا جاتا ہے وہ مسلمانوں کے مال سے لیا جاتا ہے۔ اس کے عوض نقد روپیہ دیتے ہیں۔ آنحضرت یہ سُنکر نہایت خفا ہوئے۔ آخر جب آنحضرت شاہجہان کی ماتم پرسی اور بادشاہ کو چند نصیحتیں کرنے کے لئے سرہند سے شاہجہان آباد روانہ ہوئے۔ تو بادشاہ نے مطلع ہو کر اپنے ارکانِ سلطنت کو استقبال کے واسطے بھیجا۔ کہ ہر ایک منزل پر سامان مہیا کریں +

کہتے ہیں کہ آنحضرت چالیسویں سال قیومیت میں جس قدر خلفا اور مرید آئے تھے۔ سب کو لے کر شاہجہان آباد روانہ ہوئے۔ ہر منزل پر امرا اور شاہی فوجیں استقبال کو آئیں۔ گویا شہر کے شہر آنحضرتؓ کے ہمراہ تھے۔ کئی کوس تک جنگل آدمیوں سے بھرا ہوا تھا۔ جب شاہجہان آباد سے بیس کوس کے فاصلہ پر موضع سنپت میں پہنچے۔ تو بادشاہ خود بھی استقبال کیلئے حاضر خدمت ہوا روایت ہے کہ سنپت سے قلعہ تک بیس کوس کے اندر تمام آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔ پانچ ہزار سات سو خلفا صاحب ارشاد ہمراہ تھے۔ اسی سے دوسرے مریدوں کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ آنحضرت شاہجہان آباد میں خانجہان بہادر کے محل میں جو ایک نہایت وسیع عالیشان خوبصورت اور عدیم المثال عمارت ہے اُترے۔ اور خلفا اور مرید مختلف مسجدوں اور مدرسوں میں جاگزین ہوئے تمام مسجدیں اور مدرسے آنجناب کے مریدوں سے پُر ہو گئے۔ آنجناب دوسرے روز شاہجہان کے فاتحہ کے لئے بادشاہ کے ہاں تشریف لے گئے۔ تعزیت کی رسومات ادا کرنے کے بعد فرمایا کہ بادشاہی آدمی سوداگروں سے محصول زیادہ لیتے ہیں اسے روکنا چاہئے بادشاہ نے اسی وقت حکم دیا۔ کہ جب سوداگر سے ایک جگہ محصول لیا جاوے دوسری جگہ نہیں لینا چاہئے پھر فرمایا کہ تم میں نہ اسلامی محبت ہے نہ شاہی کہ کفار تمہارے کھانے کو مکروہ سمجھ کر نہیں لیتے۔ تم اس کے عوض روپیہ دیتے ہو۔ عوض کیا وارا شکوہ ایسا کیا کرتا تھا۔ میں نہیں کرتا۔ پھر فرمایا جزیہ لینے میں عمال کیوں تغافل کرتے ہیں۔ تعجّب ہے کہ جو چیز واجب ہے اس کے لینے میں سستی کرتے

ہیں۔ اور جو منع ہے وہ لیتے ہیں۔ بادشاہ نے عرض کیا۔ میں نے جزیہ لینے کے بارے میں سخت تاکیدکی ہے۔ میں نہیں جانتا کیوں اُس کے لینے میں سُستی کرتے ہیں۔ اور جو چیز منع ہے وہ لیتے ہیں۔ اُسی وقت حکم کیا کہ جزیہ بڑی سختی سے وصول کیا جائے +

جن دنوں آنحضرت رضؓ شاہجہان آباد میں تھے۔ ایک امیر کا بیٹا بیمار تھا۔ اس امیر کا ایک نوکر اُس بچے کو اٹھا ہر روز آنحضرت کی خدمت میں دعائے شفا کے لیئے لاتا ایک روز رستے میں وہ بچہ مر گیا۔ وہ نوکر امیر کے ڈر کے مارے لڑکے کو آنحضرت کی خدمت میں لایا۔ آنحضرت رضؓ نے ابھی چند ایک آیتیں پڑھ کر دم کی تھیں۔ کہ بچہ زندہ ہو گیا۔ وہ شخص اُسے لیکر خوشی خوشی گھر گیا۔ اور امیر سے سارا حال بیان کیا +

اِن دنوں آنحضرت رضؓ کے پاس خلقت کا اس قدر ہجوم تھا۔ کہ شاہزادہ اعظم شاہ باریاب نہ ہوسکا۔ کیونکہ وہ ازراہ ادب اپنے نوکر چاکر چھوڑ کر آتا۔ جب پہلے دن آدمیوں کی کثرت دیکھی تو واپس چلا گیا۔ دوسرے روز بڑی تکلیف سے آدمیوں میں گھسا اور جاکر شرف زیارت حاصل کیا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ شاہجہان آباد میں گیارہ روز رہکر سرہند واپس تشریف لے گئے۔ ان گیارہ دنوں میں تین دفعہ سوار ہوئے۔ ایک دفعہ بادشاہ کے ہاں جاتی مرتبہ۔ اور دو دفعہ جمعہ کی نماز کے لیئے۔ تیسرے بادشاہ آنحضرتؓ کی خدمت میں حاضر ہوا رخصت کے وقت بارہ کوس تک آنحضرت رضؓ کے ساتھ گیا۔ آنجناب نے بادشاہ کو فرمایا کہ یہ ہماری آخری رخصت ہے۔ پھر قیامت کو ملاقات ہوگی۔ بعد ازاں کچھ وصیتیں فرمائیں۔ بادشاہ یہ خبر سُن کر بہت غمگین ہوا +

اسی سال خواجہ محمد حنیف کی عرضی آنحضرت کی خدمت میں دوبارہ حاضر خدمت ہونے کی پہنچی۔ آنحضرت رضؓ نے اُس کے جواب میں لکھا۔ کہ لوگ حاضر خدمت اس واسطے ہوتے ہیں کہ مقامات قرب الٰہی حاصل کریں۔ سو تمہیں عنایت کیئے گئے ہیں +

آنحضرت رضی اللہ عنہ کے دوسرے خلیفہ خواجہ محمد صدیق نے بھی ایک عرضی آنجناب کی خدمت میں لکھی۔ اور مقامات اصالت کی خواہش ظاہر کی۔ آنحضرت نے جواب میں لکھا۔ کہ تم نے کس اصالت کی بابت سوال کیا ہے آیا وہ اصالت چاہتے ہو جس کے حاصل کرنے میں خواجہ نقشبند رضؓ نے اپنی عمر صرف کردی اور جس کے لیئے مولانا عارف رضؓ نے کئی دفعہ سفر حج کیا۔ تاکہ اصل کی بُو ہی حاصل کرسکے۔ سو وہ اصالت مدت سے خود تمہیں

حاصل ہے۔ اگر اس اصالت سے مراد طینت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے۔ تو یہ خیال خام ہے۔ یہ اصالت تمام امت میں حضرت دو تین شخصوں کو میسّر ہوئی ہے۔ مہدی موعود کو اصالت عیسوی علیہ السّلام نصیب ہو گی ◆

ذکر و بیان

سال چہل و چہارم از قیومیت حضرت ایشان عروۃ الوثقےٰ امام معصوم ثانی قیوم ثانی رضی اللہ عنہ۔ توجہ دادن آنجناب حضرت خواجہ محمد اشرف و حوالہ کردن و تقسیم نمودن تمام مریدان و خلفاء خود را بفرزندان بزرگوار و فرستادن آنحضرت خلفاء را باطراف و اکناف عالم:۔

اس سال حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے چوتھے فرزند خواجہ محمد اشرف پر توجہ قسری کی۔ توجہ قسری کا یہ مطلب ہے کہ ایک توجہ میں شیخ کامل سالک کو ابتدا سے لیکر انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ حضرت خواجہ محمد اشرف اپنے بیاض میں خود اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں۔ کہ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ محل میں بیٹھے تھے مجھے فرمایا کہ اب میری زندگی کا صرف ایک سال اور ہے۔ آؤ میں تم پر ایسی توجہ کروں کہ اب تک کسی نے اپنے مرید پر نہ کی ہو۔ اور نہ آیندہ کوئی کرے۔ پھر مجھے القائے نسبت کیا۔ اور کامل توجہ دیکر فرمایا۔ کہ ہم نے تمہیں کمالات الٰہی کے انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ جس کے آگے وہم خیال میں نہیں آسکتا۔ آنحضرت نے ولایت صغرےٰ۔ کبرےٰ۔ علیا۔ اور کمالات نبوّت و کمالات رسالت۔ حقیقت کعبہ حقیقت قرآن اور حقیقت صلوٰۃ۔ اور صباحت و ملاحت وغیرہ سب کچھ ایک ہی وقت میں مجھے حاصل کروائے۔ چنانچہ ان تمام مقامات کا احساس مَیں اپنے آپ میں کرنے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰے ذٰلِكَ ◆

اسی سال حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے مریدوں اور خلفا کو حسب ذیل طور پر اپنے فرزندوں کے سپرد کیا۔ حضرت محمد صبغۃ اللہؒ کو کابل اور اس کے گرد و نواح کے تمام پٹھان اور مغل مرید دئیے۔ حضرت خواجہ محمد نقشبند حجت اللہ کے سپرد بدخشان۔ ترکستان۔ دشت قبچاق۔ کاشغر۔ خطا۔ روم۔ شام۔ یمن کے تمام مرید اور ہند کے بعض آدمی سپرد کئے۔ حسب ذیل خلفا بھی ان کے سپرد ہوئے۔ خواجہ محمد حنیف کابلی۔ خواجہ محمد صدیق پشاوری

خواجہ عبد الصمد۔ اخون موسے ننگرہاروی۔ شیخ مراد شامی۔ خواجہ ارغون خطائی وغیرہ۔ شاہزادہ اورنگ زیب بھی آنجناب کے سپرد ہوا۔ جب حضرت حجت اللہ کابل گئے تو کابل کے تمام آدمیوں نے آپ سے رجوع کیا۔ حضرت خواجہ محمد عبید اللہ مروج الشریعت کو خراسان ماوراء النہر۔ توران۔ دارگنج۔ غورسد۔ انداب۔ قہستان۔ طبرستان اور سجستان کے علاقے سپرد کئے۔ اور حسب ذیل خلفا آپ کے ماتحت کئے۔ شیخ ابو المظفر برہان پوری شیخ حبیب اللہ بخاری۔ صوفی پائندہ طلا۔ شیخ ابو القاسم بلخی وغیرہ۔ اور ہند کے اکثر امرا اور شاہزادہ معظم شاہ بھی آپ کے سپرد ہوا۔ آخر انہوں نے بھی حضرت حجت اللہ سے رجوع کیا۔ آنحضرت کے وصال کے بعد مروج الشریعت اور حضرت خواجہ محمد اشرف اور دکن اور پنجاب کے اکثر مرید اور خلفا کو حوالہ کیا۔ حضرت شیخ محمد سیف الدین کے سلطان اورنگ زیب۔ اعظم شاہ جعفر خاں وزیر شائستہ خان۔ مکرم خاں محتشم خاں۔ سلطان عبد الرحمن سپرد کئے۔ اور حسب ذیل خلفا حوالے کئے۔ اخون میر محمد محسن سیالکوٹی۔ صوفی پائندہ ملاس۔ شیخ ابو القاسم بھکری وغیرہ۔ سلطان ہند نے آخر حجت اللہ سے رجوع کیا۔ حضرت محمد صدیق کو عرب بحرین اور مشرقی ہند کے اکثر شہر سپرد کئے +

بعد ازاں حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے تمام خلفا کو جہان کے مختلف حصوں میں بھیجا۔ چالیسویں سال قیومیت میں دنیا کے مختلف حصوں سے جو مرید خلفا حاضر خدمت ہوئے تھے سب کے سب موجود تھے تمام کو رخصت کیا۔ ایک ہزار سات سو خلفاء ترکستان اور دشت قبچاق میں بھیجے۔ ان کا سردار خواجہ محمد امین اور خواجہ عبد الرحمن کو بنایا۔ پانچسو خلیفے کاشغر اور خطا کی طرف بھیجے۔ اُن کا سردار خواجہ ارغون کو مقرر فرمایا۔ چارسو خلفا شام اور روم کی طرف بھیجکر اُن کا سردار شیخ مراد کو بنایا۔ سات سو خلفا خراسان۔ بدخشان۔ اور توران میں شیخ حبیب اللہ کے ماتحت کر کے بھیجے۔ ایک سو خلفا کابل میں اور ایک سو خلفا نواح پشاور میں بھیجے۔ بیس خلفا ننگرہار میں اُن سب کا سردار خواجہ محمد حنیف۔ خواجہ محمد صدیق۔ اور اخون موسے کو مقرر فرمایا۔ باقی خلفا کو ہندستان کے مختلف شہروں میں بھیجا۔ اس سال حضرت مروج الشریعت کے فرزند حضرت شیخ محمد ہادی کی شادی حضرت محمد اشرف کی بیٹی سے ہوئی +

ذکر در بیان

سال چہل و پنجم از قیومیت حضرت ایشان عروۃ الوثقٰے امام معصوم ثانی قیوم ثانی رضی اللہ عنہ۔ فرستادن آنحضرت شیخ صبغۃ اللہ بہ کابل حضرت شیخ محمد سیف الدین را بہ لشکر ہند و قضایا کہ در آنجا شیخ را رو دادہ اند:۔

اِس سال خواجہ محمد حنیف نے اس دار فانی سے کوچ کیا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو اُن کی وفات کا بہت افسوس ہُوا۔ اپنے بڑے بیٹے حضرت شیخ محمد صبغۃ اللہ کو کابل بھیجا۔ وہاں کے تمام وضیع و شریف آپ کے مطیع و مرید ہوئے۔ آپ کچھ مدت وہاں رہکر واپس سرہند حاضر خدمت ہوئے +

اسی سال آنحضرت نے اپنے پانچویں فرزند حضرت شیخ سیف الدین کو سلطان ہند کی تربیت کے لیے شاہجہان آباد روانہ کیا۔ بادشاہ نے آپ کی تشریف آوری کی اطلاع پاکر استقبال کیا۔ اور نہایت تعظیم و تکریم سے شہر میں لاکر قلعہ میں اپنے ساتھ رکھا۔ داراشکوہ نے قلعہ کے اندر سنہری اور روپہری ہاتھی بنوائے ہوئے تھے اور قلعہ کے دروازے پر بھی رنگ برنگ کی تصویریں بنوا رکھی تھیں۔ جب قلعہ میں داخل ہوتے وقت شیخ صاحب کی نگاہ اُن تصویروں پر پڑی تو فرمایا کہ ہم اس بتخانے میں نہیں جاتے۔ بادشاہ نے حکم دیا تو اُسی وقت تمام تصویریں تیروں سے مٹائی گئیں۔ چنانچہ آج تک اُن کے نشان موجود ہیں۔ ان ہاتھیوں کو بھی دور کیا۔ بعد ازاں آپ قلعہ میں داخل ہوئے۔ بادشاہ صبح شام آپ کے حلقہ میں شامل ہوتا۔ اور مریدانہ سلوک کرتا۔ توجہ باطنی حاصل کرتا +

ایک روز حضرت شیخ نے سُنا۔ کہ بادشاہ کا علم ظاہری کے استاد سید محمد قنوجی نے جو سلسلہ چشتیہ میں مرید تھا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کے مزار پر مجلس قائم کی ہے اور طریقہ چشتیہ کے مطابق اس مجلس میں گوئے مطرب گاتے ہیں اور چنگ رباب ڈھولک اور طنبورہ وغیرہ بجاتے ہیں۔ اور لوگ رقص و سماع کرتے ہیں اس وقت شہر کے اکثر گوئے اور قوال وہاں حاضر تھے۔ حضرت شیخ امر معروف کے اجتناب کے لئے معہ بارہ ہزار مریدوں کے اس طرف روانہ ہوئے۔ لوگوں کے اجتناب کے لئے ہر روز آپ کی سواری میں

سات سو لوہے کی لاٹھیاں ہوتیں۔ جب سید محمد قنوجی نے سنا کہ حضرت شیخ محمد سیف الدین احتساب کے لئے آرہے ہیں۔ تو خود اکیلا وہاں سے کسی طرف کو نکل گیا۔ باقی اہل مجلس بھی کھسک گئے۔ آپ کے مریدوں نے بدعت کے تمام ساز چنگ رباب ڈھولک اور طنبور وغیرہ توڑ ڈالے۔ اور جس کو وہاں پایا مارپیٹ کی ے

گروہے اہل بدعت فتنہ اندیش — نشستہ ہر یکے فارغ ز تشویش
چو روئے فوج شیخ از دور دیدند — ہمہ لاحول خواں از جا رمیدند
درآمد آں بکار شرع ممتاز — شکیبے ساز بدعت کرد آغاز

بعد ازاں جب تک حضرت سیف الدین رضی اللہ عنہ زندہ رہے شاہجہان آباد کے مزارات میں ایسی مجلس کبھی منعقد ہونے نہ پائی۔ بادشاہ نے سید محمد کو بہت ملامت کی۔ کہ تم نے عالم ہو کر ایسی بدعت کی اور مجھے شیخ صاحب سے شرمندہ کرایا۔ سید محمد نے شیخ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ کسی نے یونہی میرا نام لے دیا ہوگا میں تو وہاں موجود نہ تھا۔ آپ نے فرمایا ہاں ہم بھی جانتے ہیں۔ کہ تم عالم ہو کر کیوں ایسا کرنے لگے شیخ صاحب نے بادشاہ کو حکم دیا کہ تمام قوالوں مطربوں۔ گویوں اور اہل بدعت کو اپنے ملک سے نکال دو۔ بادشاہ دین پناہ نے اسی وقت قطعی حکم دے دیا کہ تمام گویوں مطربوں۔ گائنوں اور بے ریش ناچنے والے لڑکوں اور تمام اہل بدعت کو ہندوستان کے ممالک محروسہ سے نکال دیا جائے۔ تمام حکام نے شاہی حکم کے مطابق عمل کیا اہل بدعت کو دور کیا۔ اور ان کے ساز توڑ ڈالے۔ غیر شرع فقرا نے توبہ کی۔ مخالف شرع آدمیوں کو ملک بدر کیا گیا۔ اور جو باقی بچے وہ شرع کے پابند ہوگئے +

ایک روز بادشاہ شکار کے لئے نکلا تو جنگل میں تمام مطربوں اور گویوں نے ملکر یہ شعر گایا ے

در کوئے نیکنامی مارا گذر نہ دادند — گر تو نمی پسندی تغییر کن قضارا

بادشاہ نے کہا کہ حضرت شیخ سے جا کر کہو۔ انہوں نے جب شیخ صاحب کا نام سنا تو نا امید ہو کر چلے آئے۔ ہر ایک ڈھولک۔ طنبور۔ چنگ رباب وغیرہ ساز بدعت لاکر توڑے گئے۔ جب مطربوں اور گویوں کو کامل یقین ہو گیا۔ کہ اب بادشاہ بدعت کا کوئی کام نہیں کرتا۔ تو ایک جنازہ بنا بادشاہ کی سواری کے آگے آگے نکالا۔ بادشاہ

نے پوچھا کس کا جنازہ ہے کہا سرود اور نغمہ مر گیا ہے۔ اُسے دفن کرنے جاتے ہیں۔ بادشاہ نے کہا ایسا دفن کرنا کہ قیامت تک نہ نکلے ؛

دکن میں بادشاہ کے ایک امیر نے پوشیدہ مجلس سرود قائم کی۔ لیکن اپنے ہمنشینوں کو کہا۔ کہ اگر حضرت شیخ صاحب کو اطلاع ہو گئی۔ تو میری سخت بے عزتی ہوگی۔ یہ کہکر گویوں کو رخصت کیا ؛

انہیں دنوں اعظم شاہ کی شادی دارا شکوہ کی لڑکی سے ہوئی شیخ صاحب نے فرمایا کہ اس مجلس میں کوئی خلاف شرع کارروائی ہوئی۔ تو میں ناراض ہو جاؤنگا۔ شاہزادہ نے ڈر کے مارے کوئی بدعت کا کام نہ کیا۔ حتےٰ کہ ایک لاکھ روپیہ کے صرف سے آتشبازی کا سامان تیار ہوا تھا۔ اُسے بھی استعمال نہ کیا۔ بادشاہ شاہزادہ کو لئے ایک مقام پر بیٹھا تھا۔ کہ ابھی شیخ صاحب آکر اپنے ہاتھ سے سہرہ باندھتے ہیں۔ جب شیخ صاحب تشریف لائے۔ اور ایک اور جگہ ہو بیٹھے۔ تو بادشاہ اور شاہزادہ دونو وہیں حاضر خدمت ہوئے آنجناب نے خود دست مبارک سے سہرہ باندھا۔ شیخ صاحب نے حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کی طرف ان تمام امور کی شکرگذاری لکھی۔ اور بادشاہ کے بعض باطنی امور بھی عرض کئے۔ آنحضرت نے شیخ صاحب کی طرف لکھا جس میں بادشاہ کی حالت یوں بیان فرمائی۔ کہ بادشاہ فنائے قلب میں جو ولایت کا پہلا قدم ہے پہنچ چکا ہے۔ بادشاہ اس خوشخبری سے پھولا نہ سمایا۔ حق تعالےٰ کا شکر بجا لایا۔ پھر شیخ صاحب سرہند تشریف لائے۔ اور اپنے والد بزرگوار کے فائض الانوار سے مشرّف ہوئے ؛

کہتے ہیں کہ حضرت شیخ صاحب کے لئے سرہند میں دیبا کا ایک خیمہ جواہرات اور مروارید سے ٹکا ہؤا نصب ہوتا۔ جس کی چوبوں پر یاقوت جڑے ہوتے اس خیمہ کے اندر ایک جڑاؤ کرسی رکھی جاتی جس پر آنجناب جلوہ افروز ہوتے۔ اور جن کے گرداگرد نقیب اور چوبدار ہاتھوں میں سنہری اور روپہری عصا لئے ہوئے کھڑے ہوتے بادشاہ۔ شاہزادے اور امرا حاضر خدمت ہو کر کھڑے رہتے۔ جب تک حکم نہ ہوتا نہ بیٹھتے ؛

اسی سال ایک روز حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت مروج الشریعت

کے فرزند حضرت شیخ محمد ہادی کو القائے نسبت خاص اور توجہ سے سرفراز فرماکے حضرت مروج الشریعت کو فرمایا کہ یہ فرزند جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میر سامان ہوگا۔ قیامت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں یہی اہتمام کریگا۔ اور باقی تمام اہل اہتمام اُس کے ماتحت ہونگے +

اسی سال حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ نے اس جہانِ فانی سے اپنے ارتحال کے قریب ہونے کی خبر دی۔ لوگ یہ سُنکر سخت غمگین ہوئے +

اسی سال حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے مکتوبات کی تیسری جلد میر شرف الدین حسین نے حضرت شیخ سیف الدین کے نام سے جمع کی +

ذکر در بیان

برخے کمالات و تصرفات حضرت ایشان عروۃ الوثقےٰ امام معصوم زمانی قیوم ثانی رضی اللہ عنہ :-

حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کی جلالت و قدرت اس قدر نہیں کہ میں چند ایک کرامتیں بیان کرکے اُسے ادا کرسکوں۔ میں نے تاریخ نویسوں کے قاعدہ کے مطابق جو اکثر اولیا۔ انبیا کے حالات لکھتے وقت ان کی کرامتوں اور معجزوں کا ذکر کرتے ہیں۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی چند ایک ان کرامتوں کا ذکر لکھ دیا ہے۔ جو آنجناب کے معتبر فرزندوں سے سُنیں ہیں +

کرامت - میرے (مصنفؒ) کے جد بزرگوار حضرت شیخ محمد ہادی رضی اللہ عنہ کو اکب دریہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص کو مالوہ کے جنگل میں رات آگئی۔ جہاں کوسوں تک آبادی کا نام و نشان نہ تھا۔ بہت گھبرایا اور حضرت عروۃ الوثقےٰ رضہ کی طرف متوجہ ہؤا۔ اتنے میں ایک لشکر عظیم دکھائی دیا۔ لشکر کے دیکھنے سے قدرے تسلی ہوئی۔ جب لشکر میں آیا تو لوگوں نے بڑی آؤبھگت کی۔ بادشاہ کے پاس لائے بادشاہ اٹھکر بغلگیر ہؤا۔ اور خوب ضیافت کے سامان کئے۔ ان میں سے ایک شخص نے کسی کام کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ تو اس کا ہاتھ کئی گز لمبا ہوگیا۔ جسے دیکھ کر وہ شخص ڈرا۔ جب انہیں معلوم ہؤا کہ وہ ڈر گیا ہے تو اس سے پوچھا کیا تم ڈر گئے

ہو۔ کہا ہاں۔ بادشاہ نے کہا میں جنوں کا بادشاہ اور حضرت عروۃ الوثقےٰ کا مرید ہوں اس ملک میں رہتا ہوں۔ آنحضرتؒ نے اس وقت مجھے حکم دیا ہے کہ میرا فلاں مرید جنگل میں ہے اس کی خبر گیری کرو۔ اس واسطے میں نے تمہیں بلایا ہے۔ تم میرے پیر بھائی ہو۔ آج رات ہمارے پاس رہو۔ کسی قسم کا وسواس نہ کرو۔ کل جہاں چاہو گے تمہیں پہنچا دینگے۔ وہ رات بھر عیش و عشرت میں رہا۔ صبح انہیں کہا کہ مجھے شہر ونج میں کچھ کام ہے۔ مجھے وہاں پہنچا دو۔ جنوں کے بادشاہ نے کہا۔ تمہاری مہمانداری میں ہم سے کوتاہی ہوئی ہے۔ یہ لو روپیہ تمہارے کام آئیگا۔ اور آنکھیں بند کرو اس نے بدرہ ہاتھ میں لے آنکھیں بند کیں۔ تو ایک گھڑی بعد جب آنکھیں کھولیں تو سر ونج کے پاس تھا۔ بدرہ کھولکر جب روپیہ گنا تو پانچ ہزار اشرفی تھی جس سے وہ فارغ البال ہو گیا +

کرامت ۔ طبقات معصومی میں لکھا ہے کہ ایک روز حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ خانقاہ میں بیٹھے تھے۔ کہ اچانک جناب کا دست مبارک اور آستین تر ہو گئے۔ لوگ حیران رہگئے۔ جب وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میرا ایک سوداگر مرید غرق ہونے کو تھا اُس نے میری طرف توجہ کی۔ اور اپنی نجات کے لئے مجھ سے مدد طلب کی میں نے اپنے ہاتھ سے اس کے جہاز کو غرقاب سے نکال ساحل پر پہنچایا ہے۔ مدت بعد وہ سوداگر نذر لیکر حاضر خدمت ہوا۔ تو اس غرقابی سے اپنے بچنے کا حال بیان کیا +

کرامت ۔ خواجہ عبدالرحمٰن ترمذی فرماتے ہیں کہ ترمذ کے بہت سے لوگ آنحضرت کی زیارت کے ارادے سے روانہ ہوئے میں بھی اُن کے ساتھ تھا۔ آنحضرت نے ہر ایک کے حال پر مہربانی کی۔ اور سب کو بطور تبرک کچھ نہ کچھ عنایت فرمایا۔ لیکن مجھے تبرکاً کچھ بھی نہ دیا۔ میرے دل میں تبرک کی آرزو ہی رہی۔ جب ہم وطن کو لوٹے۔ تو مجھے اس بات کا بہت قلق تھا۔ کہ اوروں کو تو تبرک ملگیا۔ اور میں محروم رہگیا۔ شائد میں بدنصیب ہوں۔ اتنے میں شہر میں شور مچ گیا کہ حضرت عروۃ الوثقےٰ تشریف لائے ہیں۔ لوگ آنجنابؒ کے استقبال کے لئے جا رہے تھے۔ میں بھی اُنکے ساتھ ہولیا۔ شہر کے باہر آکر دیکھا کہ آنحضرت ابلق گھوڑے پر سوار آ رہے ہیں آنجنابؒ نے ازراہ لطف و کرم مجھے فرمایا کہ عبدالرحمٰن! کیوں خفا ہو۔ یہ لو کلاہ

جب میں نے کلاہ لی۔ تو آپ نظر سے غائب ہو گئے۔ اور جو آدمی ہمراہ تھے اُن میں سے
بھی کوئی نظر نہ آیا ٭

کرامت شیخ محمد شاہ کی تاریخ میں لکھا ہے کہ آنحضرت کی سواری کے وقت
ایک سید بپاس ادب پاپیادہ جا رہا تھا۔ انبوہ کے باعث وہ سید ایک کوچہ میں جا
پڑا۔ اور دل میں کہا۔ کہ میں سید ہو کر آنحضرت کی سواری میں ایسا ذلیل ہوں۔ یہ
خیال آتے ہی حضرت نے فرمایا۔ سید صاحب میں نے آپ کو کب کہا تھا کہ ضرور میری
سواری میں پیدل چلو اور ذلیل بنو۔ اُس نے اپنے خیال سے توبہ کی ٭

کرامت۔ مقامات معصومی میں لکھا ہے کہ آنحضرت کا ایک مخلص امیر لیض
ہو گیا۔ جسے تمام اطبائے ہند نے لاعلاج قرار دیا۔ مرض دن بدن ترقی پر تھا زندگی کی کوئی امید
نہ تھی۔ آخر آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں اطبا کے علاج کی
وجہ سے زندگی سے ناامید ہو چکا ہوں۔ اگر جناب توجہ فرماویں تو زیست کی امید قوی
ہے۔ آنجناب نے فرمایا خاطر جمع رکھو اس مرض سے شفائے کلی نصیب ہو گی۔ اپنے
وضو کا پانی اسے پینے کے لئے دیا۔ جس کے پیتے ہی کامل شفا پائی اور توانا و تندرست ہو گیا ٭

کرامت۔ آنجناب کا ایک خاص مرید بیان کرتا ہے کہ میں حد درجے کا مفلس
ہو گیا۔ حتیٰ کہ نان شبینہ کا محتاج ہو گیا۔ روٹی کھانے کو نہ ملتی۔ میں نے اپنی حالت آنحضرت
سے عرض کی۔ کہ مجھے اس افلاس سے بچایا جائے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے پوچھا دنیاوی
جمیعت چاہتے ہو یا دینی۔ میں نے عرض کیا۔ دینی اور دنیاوی دونو۔ مسکرا کر میرے
حق میں دعا کی۔ اور پھر خوشخبری دی کہ حق تعالےٰ نے تجھے دین و دنیا کی جمیعت عطا فرمائی
ہے۔ ابھی ایک مہینہ نہیں گذرنے پایا تھا۔ کہ دنیاوی مال و اسباب بکثرت مل گیا امید
ہے۔ کہ قیامت کے دن بھی مجھے جمعیت حاصل ہو گی ٭

کرامت۔ آنجناب کے ایک عزیز مخلص نے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ میری
آنکھ میں درد ہوا۔ بہتیرا علاج کیا۔ لیکن بے سود۔ ایک شخص ایک دوائی لایا جس کی اُس نے
بڑی تعریف کی۔ جب وہ میری آنکھ میں ڈالی گئی۔ تو میں اندھا ہو گیا۔ چند روز اسی حالت
میں رہا۔ انہی دنوں آنحضرت سفر حج سے واپس تشریف لائے۔ ایک شخص میرا ہاتھ پکڑ کر
آنحضرت کی خدمت میں لے گیا۔ اور حال بیان کیا آنحضرت نے سخت افسوس کیا اور اپنا

لعاب دہن میری آنکھوں پر لگا کر فرمایا۔ کہ دونو ہاتھوں سے آنکھیں بند کر کے گھر جا کر کھولنا حسب الحکم گھر جا کر آنکھیں کھولیں۔ تو دونو بالکل روشن تھیں +

کرامت۔ حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ کے خاص مرید حافظ حامد بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت رضی اللہ عنہ نے حج کا ارادہ کیا۔ تو مجھے بھی حج کا حد سے زیادہ شوق ہوا۔ سفر کی تیاری کی۔ اور ضروریات سفر بہم پہنچائیں۔ اسی اثنا میں ایک روز آنحضرت نے فرمایا۔ کہ حامد ہم تو حج کو جاتے ہیں لیکن تمہارا جانا نہیں معلوم ہوتا اچھا ہم حج سے ہو آئیں اتنے میں تم قرآن شریف حفظ کر لو۔ میں حیران رہگیا۔ کہ ہر طرح سے ساز و سامان کر چکا ہوں پھر میرا جانا کیونکر نہ ہوگا۔ چند روز بعد میں ایسا بیمار اور لاغر ہو گیا۔ کہ چلنے کی طاقت نہ تھی۔ آنحضرت رضؓ حج کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور میں بہ سبب ضعف پیچھے رہگیا۔ جب اس مرض سے افاقہ ہوا تو آنحضرت سمندر پار تھے۔ میں نے قرآن شریف حفظ کرنا شروع کیا۔ آنجناب رضؓ نے فرمایا کہ ہم حج سے فارغ ہوئے اور تم قرآن شریف کے حفظ سے +

کرامت۔ حضرت قیوم رابع خلیفۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نماز کے وقت قرأت پڑھتے تو آنجناب کے پیچھے بعض اوقات سفر یا سیر میں سو سو صف بھی ہوتی۔ لیکن آواز اس قسم کی تھی کہ جتنی اونچی آواز پہلی صف والوں کو سنائی دیتی۔ اتنی ہی آخری صف والوں کو +

کرامت۔ ناصر علی شاعر کا بیان ہے کہ مجھے شعر کہنے کا از حد شوق تھا۔ لیکن کہنا نہیں آتا تھا۔ ایک روز میں حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آنجناب وضو کر رہے تھے۔ از راہ عنایت مجھے فرمایا کہ علی جو چاہو مانگو۔ میں نے عرض کیا زبان چاہتا ہوں۔ فرمایا ارے کم ہمت! اچھا یہ لو میرے وضو کا پانی پی لو۔ کافی ہوگا میں نے حسب الارشاد وضو کا پانی پیا۔ پیتے ہی میرا سینہ معرفت الٰہی سے منور اور میرا دل مظہر فیض الٰہی ہو گیا۔ میری زبان سے اس قسم کے شعر نکلنے لگے کہ جن سے بڑھ کر وہم و قیاس میں بھی نہیں آسکتے۔ میرا شعر بلحاظ فصاحت و بلاغت اور نزاکت و لطافت کے تمام جہان کے شاعروں سے بڑھ کر تھا ؎

بایں شوخی غزل گفتن علی از کس نمے آید
یاراں مے فرسیم تا کہ مے گوید جوابش را

حسب ذیل دو شعروں میں اپنے عرفان کا اظہار کیا ہے ؎

بترس از من کہ مقبول الہم | نیم شاعر گدائے بادشاہم
ز تیغ غیرتم جاں را نگہدار | سپر کن شرم و ایماں را نگہدار

کرامت حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے ایک مرید کا بیٹا بیمار ہو گیا۔ بہتیرا علاج کیا۔ لیکن کچھ افاقہ نہ ہوا۔ مرض دن بدن ترقی پر تھا۔ ماں باپ ناامید ہو کر لڑکے کو آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائے۔ لڑکا مر گیا۔ اور باپ بھی بے قراری کی وجہ سے زمین پر گر پڑا۔ اور قریب المرگ ہو گیا۔ جب آنحضرت رضؓ نے آکر لڑکے کو مرا ہوا۔ اور باپ کو بھی مُردوں کی طرح پڑا ہوا دیکھا۔ تو اس کے حال پر رحم آیا۔ اس لڑکے پر توجہ فرمائی۔ اور دیر تک کھڑے رہ کر اس لڑکے پر مراقبہ کیا۔ دیر بعد تھوڑا سا پانی لے کر کچھ آیتیں پڑھ کر دم کیں۔ اور وہ پانی لڑکے پر چھڑکا۔ جس کے چھڑکتے ہی لڑکا اٹھ بیٹھا۔ گویا مرض کا نام و نشان تک نہ تھا۔ حاضرین یہ حال دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اور پہلے کی نسبت اُن کا اعتقاد زیادہ ہو گیا +

کرامت حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے ایک بھتیجے نے جو آنجناب کا داماد بھی تھا۔ پوشیدہ طور پر ایک اور عورت سے نکاح کر لیا۔ آنجناب کی بیٹی ناراض تھی۔ اُس نے دوسری بہنوں کو اکٹھا کر کے آنحضرت رضؓ سے خاوند کی شکایت کی آنجناب کی زبان مبارک سے بے اختیار نکل گیا ضرور مر جائیگی۔ اب اُس کے لئے دعائے خیر کرو تاکہ اس کا خاتمہ بالخیر ہو۔ اس بات کے تیسرے روز مر گئی +

کرامت ایک دفعہ کاشغر کا بادشاہ جو آنحضرت کا مرید تھا۔ غزنی کے کافروں سے سخت لڑائی لڑا۔ جس میں شاہ کاشغر مغلوب ہوا۔ فوج بھاگ گئی۔ صرف چند ایک آدمی رہ گئے۔ غنیم بہت قریب آگیا۔ اور قریب تھا کہ اُسے پکڑ کر لے جائے۔ اس وقت اُس نے آنحضرت کی طرف توجہ کی۔ اور مدد کا خواستگار ہوا۔ اسی اثنا میں ایک فوج نمودار ہوئی لوگوں نے کہا۔ کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ سلطان کاشغر کی مدد کے لئے آئے ہیں۔ آنحضرت فوج میں گھوڑے پر سوار ہیں۔ اس فوج کو دیکھتے ہی دشمن بھاگ اٹھا۔ بادشاہ نے اُس کا تعاقب کیا۔ اور ان کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ غزنیوں کو قتل کیا۔ جب فتح کر کے لوٹا اور آنحضرت کی زیارت کرنے کے لئے فوج کے قریب آیا تو فوج مذکور

غائب ہوگئی +

کرامت - ایک دفعہ والئے لاہور سے کوئی خطا سرزد ہوئی - دار اشکوہ ولیعہد اُس پر سخت ناراض ہوا - شاہی آدمیوں کو بھیجا - کہ اُسے پکڑ کر لے آؤ جب آدمی اُسے لاہور سے بادشاہ کے پاس لیجارہے تھے - تو اثنائے راہ سرہند پہنچکر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا - اور اپنی حالت عرض کی - آنحضرت نے فرمایا خاطر جمع رکھو تمہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچے گی - اُس نے عرض کیا کہ دارا شکوہ نے میرے قتل کی ٹھان لی ہے آنحضرت نے فرمایا تمہیں ذرہ بھر تکلیف نہیں پہنچا سکیگا - بلکہ تیرا قرب اور بھی زیادہ ہو جائیگا آنجناب کے فرمانے سے اس کی تسلی ہوئی - جب اُسے دارا شکوہ کے پاس لے گئے - تو دارا شکوہ نے کہا گو میں نے اس کے قتل کا ارادہ کر لیا تھا - لیکن اب جو میں نے اُسے دیکھا تو بے اختیار میرے دل میں اس کی محبت پیدا ہو گئی ہے - اس وقت مہربان ہو کر ملتان اور لاہور کی حکومت اُسے سپرد کر کے رخصت کیا - جب وہ سرہند پہنچا تو آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر کامل اعتقاد سے مرید ہوا +

کرامت - آنحضرت کے ایک مرید کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی - ایک روز اُس نے اس بارے میں آنحضرت سے التماس کی - کہ میں نے عورت بھی کی لونڈیاں بھی رکھیں - لیکن کسی سے اولاد نہیں ہوئی - آنحضرت نے فرمایا جاؤ اس سال تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہوگا - جو صاحب معنی ہوگا - اسی سال اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا - جب وہ سن رشد و تمیز کو پہنچا - تو آنحضرت کا مرید بنا - اور سلوک حاصل کر کے اعلےٰ مقامات حاصل کئے - واقعی جیسا آنحضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا +

کرامت آنحضرت کے ایک مرید نے بیان کیا - کہ مجھے افلاس نے تنگ کیا تو میں نے گھبرا کر آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا - کہ افلاس کے ہاتھوں سخت لاچار ہوں - آنحضرت نے مجھے روپیوں کا بدرہ دیا - اور فرمایا کہ اسے گننا مت جس قدر چاہو خرچ کئے جاؤ - میں حسب ضرورت اس میں سے وقتاً فوقتاً خرچ کرتا رہا حتےٰ کہ ایک لاکھ روپیہ میں اُس میں سے صرف کر چکا لیکن وہ اتنے کا اتنا ہی تھا - ایک روز میری بیوی نے وہ روپیہ گنا - تو سات سو نکلا - اس کے بعد جب ہم نے خرچ کیا - تو ختم ہو گیا +

کرامت ایک دفعہ آنحضرت کو مرض لاحق ہوا۔ بادشاہ نے آنحضرت کے واسطے انگور بھیجے۔ جب آنحضرت نے انگور دیکھے۔ تو فرمایا کہ یہ انگور بارگاہ الٰہی میں عاجزی اور منت وسماجت کرتے ہیں۔ کہ ان میں شفا رکھی جائے حقتعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان دانوں میں شفا رکھ دی ہے۔ جو مریض ان دانوں کو کھائیگا شفا پائیگا۔ پہلے چند دانے آنحضرت نے تناول فرمائے۔ بعد میں باقی اور مریضوں کو تقسیم کیئے۔ جس جس نے کھائے وہی تندرست گیا +

کرامت ایک شخص نے آنحضرت کے حضور میں ایک شیعہ کے بعض بدعقیدوں کا بیان کیا۔ کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتا ہے۔ آنحضرت سنکر سخت ناراض ہوئے۔ خربوزہ کھا رہے تھے۔ آپ نے چھری ہاتھ میں لیکر خربوزے پر رکھ کر فرمایا۔ کہ لو ہم اس رافضی کا سر کاٹتے ہیں۔ خربوزے کو دو ٹکڑے کیا۔ اسی روز رافضی مرگ مفاجات سے مرگیا +

کرامت۔ ایک مجلس میں آنحضرت کا ذکر خیر ہوا۔ تو آپ کا ایک دشمن جو اس مجلس میں موجود تھا۔ آپ کے حق میں نامناسب کلمات کہنے لگا۔ جنہیں آپکے ایک موجود مخلص نے سُن کر سخت ناراض ہوکر کہا کیا تو اللہ تعالےٰ کے قہر وغضب سے نہیں ڈرتا۔ کہ حضرت امام معصوم کے حق ایسی باتیں کرتا ہے۔ اسی رات تجھ پر مصیبت نازل ہوگی۔ اسی رات اس مخالف نے گوز بکثرت کھائے جس سے اس کا پیٹ پھول گیا۔ دونو ہاتھوں سے سر پیٹنا شروع کیا۔ ابھی صبح نہ ہوئی تھی۔ کہ اس دنیا سے چل بسا +

کرامت۔ آنحضرت کے ایک مرید نے کسی امیر کو دوائی دی۔ جو اتفاقیہ مخالف پڑی۔ وہ امیر اس کے دکھ دینے کے درپے ہوا۔ اس نے آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ میں طبیب ہوں۔ میں نے یہ دوا کسی شخص کی زبانی سُن کر اُسے دی۔ جو اس کے مزاج کے موافق نہیں آئی۔ اب مجھے وہ تکلیف دیتا ہے۔ آنحضرت نے مسکرا کر فرمایا۔ تو پہلے طبیب نہ تھا۔ اب ہمارے کہنے سے طبیب ہوا ہے۔ اسے جا کر دوا دو۔ تندرست ہوجائیگا۔ اور جسے جو دوائی بھی دوگے شفا پائیگا۔ اُس نے بانا اسے دوائی لیکر اُسے دی۔ جس سے وہ بفضل خدا و توجہ

آنحضرت صحت یاب ہوا۔ اس روز سے جو دوا وہ کسی مریض کو دیتا۔ شفا کامل نصیب ہوتی +

کرامت آنحضرت رض کے ایک مرید کا بیان ہے کہ ایک روز حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ ہندوستان کے میوے کھا رہے تھے۔ اور نگ زیب بادشاہ ان میووں کو اپنے ہاتھ سے صاف کرکے آنحضرت رض کے دست مبارک میں دے رہا تھا۔ بے اختیار میرے دل میں خیال آیا۔ کہ حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ بارگاہ الٰہی کے مقرب ہیں انہیں دنیاوی میوے کھانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ میوے جو بادشاہ انہیں دے رہا ہے۔ اگر مجھے عنایت کریں تو بادشاہ کے ہاں میری عزت زیادہ ہو جائے گی یہ خیال آتے ہی آنحضرت نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ جو کچھ میں کھاتا ہوں یا پہنتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق کرتا ہوں۔ نہ کہ اپنے نفس کی رضامندی کے لئے۔ بعد ازاں جو میوے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے آنجناب کی خاطر صاف کئے تھے۔ مجھے مرحمت فرمائے۔ اور فرمایا کہ دنیاوی بادشاہوں کے ہاں عزت کی کیا خواہش کرتے ہو۔ کوشش یہ کرو کہ اللہ تعالےٰ کے ہاں عزت پاؤ +

آنحضرت رضی اللہ عنہ کی کرامات اس قدر نہیں کہ حیطہ تحریر میں آسکیں۔ یہ چند ایک کرامتیں بطور تبرک و تیمناً لکھ دی ہیں۔ بہت سی کرامات آپ کے حالات سنوات میں لکھ دی ہیں +

ذکر در بیان

بعضے مکاشفات حضرت ایشاں عروۃ الوثقےٰ امام معصوم نامی قیوم ثانی رضی اللہ عنہ :-

حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ کشف میں ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اس آخری زمانے میں باطنی احوال میں شریعت غرا کے تابع ہیں۔ اس بات کی کوشش کرو۔ کہ سرِ مو شرع کی مخالفت نہ کرو۔ سنت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہئے۔ جو کچھ علمائے مجتہدین نے مقرر کیا ہے اس پر عمل کرنا چاہئے۔ کیونکہ تمام علمائے مجتہدین بہر وجوہ تمام اولیا سے افضل ہیں۔ عہد نبوت کا

قرب ان کے حق میں ثابت ہے +

اس بارے میں حدیث نبوی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم وارد ہے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم سب سے اچھا زمانہ میرا ہے اس سے کم ان کا جو مجھ سے ملتے ہیں۔ اس سے کم ان کا جو ان سے ملتے ہیں +

اکثر مجتہد تابعین اور تبع تابعین میں داخل ہیں۔ اس واسطے اُن کا کہنا سند کلی اور حجت کامل ہے۔ اور اس کا قبول کرنا خلقت پر واجب ہے جس نے قیامت تک شریعت کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے مجتہدین کے کہنے پر عمل نہ کیا۔ وہ گمراہ ہوئے اور باطن سے محض بے نصیب ہے۔ اگر ایسے شخصوں سے بطور خرق عادات کچھ ظاہر ہو۔ تو اُسے استدراج سمجھو +

مکاشفہ ۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ جلد اوّل کے دسویں مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عجب معاملہ ہے ظاہر میں باطنی خدمات کی کوشش کرتا ہے اور اس کی ترقی کے کوشاں رہتا ہے۔ لیکن باطن اس سے محض بیگانہ رہتا ہے اسکی وجہ یہ ہے۔ ظاہری طاعت اور مجاہدات سے حسن و طراوت زیادہ ہوتے ہیں نہ کہ اس کی معشوقیت کا وصف جو ناز اور استغنا ہے کمال کو پہنچتا ہے۔ یہی سبب ہے۔ کہ انتہا میں نسبت باطنی کا ادراک نہیں ہوسکتا۔ یہ معاملہ اس وقت تک رہتا ہے۔ جب تک بدن عنصری موجود ہے جب روح بدن سے جدا ہوتی ہے تو پھر باطن بڑی آب و تاب سے پردہ خلوت میں ظہور کرتا ہے اس وقت اس کا ادراک بھی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پہلے ظاہر اس کے لئے بمنزلہ حجاب ہوتا ہے چونکہ موت قیامت کے مقدمات سے ہے اس لئے مشہود وہاں پر اتم و اکمل ہے۔ چونکہ موت اور نیند آپس میں بہنیں ہیں۔ اس لئے بعض کمالات نیند کی حالت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ جو موت کی حالت کے مشابہ ہوتے ہیں +

مکاشفہ ۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ مکتوبات کی پہلی جلد میں لکھتے ہیں کہ حق تعالےٰ کی طرف سے فیض و انعام دائمی ہے۔ بندے پر اگر صوری اور معنوی فیض ایک گھڑی یا ایک لمحہ کے لئے منقطع ہو جائیں۔ تو بندے کا نام و نشان تک مٹ جائے۔ کیونکہ وجود اور کمالات اس کے وجود کی تابع ہیں اس واسطے انسان کو

لازم ہے کہ ایک لحظہ بھی اللہ تعالےٰ سے غافل نہ ہو۔ بلکہ دوام حضور سے موصوف ہو۔ نہایت نقصان اور شرمندگی ہے۔ کہ منعم حقیقی تو نعمت دینے کے درپے ہو اور نعمت لینے والا اس کی طرف متوجہ نہ ہو۔ بلکہ اس سے منہ پھیر لے +

مکاشفہ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ عوام کا ایمان غیب ظلماتی اور نورانی پردوں کے پیچھے ہے۔ چند ایک خواص کا ایمان ظلماتی حجاب سے بالکل مبرا ہے۔ لیکن نورانی پردوں سے بالکل نہیں نکلا سو وہ اسی میں گرفتار رہتے ہیں۔ اور وہ اس کے شہود کو شہود مطلوب تصور کر لیتے ہیں اور جو عاشقی تفس مطلوب سے ہو سکتی ہے کرتے ہیں۔ اخص الخاص نے دوسرے گروہ کے مشہود کو بھی پس پشت ڈال رکھا ہے اور وراء الورا میں گرفتار ہیں یہ یقین کیا ہے۔ یقیناً انہیں اس نشہ میں مرتبہ مقدسہ سے سوائے ایقان کے اور کچھ نصیب نہیں۔ کیونکہ رویت کا وعدہ آخرت کا ہے۔ اگرچہ کسی قسم کا حجاب مائل نہیں۔ لیکن ضعف بصیرت و بصر مانع درک و شہود ہے ان دونوں میں بڑا بھاری فرق ہے +

مکاشفہ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ جو زندگی دنیا کے متعلق ہے۔ اس کے لئے دو چیزیں مطلوب ہیں۔ حرکت اور حس۔ اور جو نشاء برزخ کے متعلق ہے۔ حس بغیر حرکت کے ہے حق تعالےٰ نے ہر مقام کے موافق زندگی دی ہے برزخ میں حس ضروری ہے تاکہ درد اور لذت نہ ہو۔ حرکت کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن دنیاوی اور اخروی نشار میں دونو درکار ہیں +

آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مکاشفات کو کہاں تک لکھوں اُن کے لکھنے کے لئے دفتر درکار ہیں۔ صرف اتنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ بعض مکاشفات حج کے دنوں میں زیادہ لکھے گئے ہیں۔ اگر آنحضرت کے مکاشفات دیکھنا چاہو تو آنحضرت کے مکتوبات کا مطالعہ کرو۔ آنحضرت کے مکتوبات کی تین جلدیں ہیں پہلی جلد کو حضرت مروج الشریعت نے جمع کیا ہے۔ دوسری جلد کو حاجی عاشور نے حضرت حجۃ اللہ قیوم ثالث کے نام سے جمع کئے ہیں۔ تیسری جلد میر شرف الدین حسین نے حضرت شیخ سیف الدین کے نام سے جمع کئے ہیں +

ذکر در بیان

شب و روز و ماہ و سال و عادات و عبادات و بیان لباس وشمائل حضرت ایشان عروۃ الوثقےٰ امام معصوم زمانی قیوم ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ :-

حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کا عمل سنت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق تھا۔ نہایت محتاط روایت کے مطابق عمل کرتے تھے۔ رخصت کو عمال میں ہرگز دخل نہ دیتے تھے۔ مریدوں کو بھی اس بات کی سخت تاکید کرتے تھے۔ کہ سنت نبوی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اور بال بھر بھی بدعت کو دخل نہ دو۔ آنحضرت کا تقوےٰ طاقت بشری سے بڑھ کر تھا ؛

کتاب نجم الہدےٰ میں لکھا ہے۔ کہ ایک روز ایک شخص نے آنجناب کی عالم پناہ خانقاہ سے استنجیٰ کیا۔ ابھی ہاتھ نہ دھو چکا تھا۔ کہ ڈول پکڑ کر کنوئیں میں ڈالا۔ اور پانی نکالکر وضو کیا۔ تین چار روز تک لوگ اس کنوئیں کا پانی استعمال کرتے رہے۔ بعد میں جب آنحضرت کو اطلاع ہوئی۔ تو فرمایا ممکن ہے کہ اس کے ہاتھ پر بول کی چھینٹیں ہوں۔ اس واسطے ڈول اور کنواں دونو ناپاک ہو گئے۔ جن جن لوگوں نے اس کنوئیں کا پانی استعمال کیا ہے۔ ان کے بدن برتن اور لباس ناپاک ہو گئے ہیں۔ سب غسل کریں اور برتنوں اور کپڑوں کو پاک کریں۔ ہمارے کپڑے اور برتن بھی صاف کریں آنحضرت کے حکم کے مطابق عمل کیا گیا خود آنحضرت ؓ نے غسل کیا۔ اور نیا لباس زیب تن فرمایا۔ کہتے ہیں۔ کہ اس دن نصف سے زیادہ شہر نے غسل کیا۔ تمام شہر میں جابجا کنوئں پر لوگوں کا ہجوم تھا۔ جو غسل کے لئے کھڑے تھے۔ اس دن اس کنوئیں سے پانی بھرنا موقوف کیا۔ جوق در جوق بیرونی کنوؤں پر غسل کے لئے گئے۔ جہاں جہاں پانی تھا وہاں ہزاروں کا ٹھٹھ موجود تھا مشتبہ کنوئیں کی نسبت آنحضرت نے فرمایا کہ اس کنوئیں کا سارا پانی نکال دو۔ اس بات سے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے تقوے کا اندازہ ہو سکتا ہے ؛

سفر وحضر میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کا یہ طریقہ تھا۔ کہ تیسرا حصہ رات لیکر بیدار

ہوتے۔ کمال احتیاط سے جس سے زیادہ ممکن نہیں وضو کر کے تہجد ادا کرتے۔ اور اس نماز میں سورۂ یٰسین پڑھتے۔ بعد ازاں تھوڑی دیر بعد سو جاتے۔ تاکہ دو خواب کے درمیان تہجد ہو۔ نماز تہجد میں آنحضرت رضؓ پر مقطعات قرآنی کے اسرار ظاہر ہوتے +

فجر کی نماز بہت سویرے ادا کر کے اصحاب ہمیت حلقہ کر کے مراقبہ کرتے جب دن اچھی طرح نکل آتا۔ تو مراقبہ سے فارغ ہو کر دو سلام سے چار رکعت نماز پڑھتے بعد ازاں خاص مریدوں کو القائے نسبت اور توجہ باطنی فرماتے۔ ایک ایک کو بلا کر زانو سے زانو ملا کر بٹھاتے۔ اور مراقبہ کرتے۔ اور مراقبہ کے بعد ہر ایک کو اس کے کمالات باطنی کی خوشخبری دیتے۔ چاشت کے وقت آٹھ رکعت نماز چار سلام سے ادا کر کے قرآن شریف کی تلاوت کرتے۔ تلاوت کے وقت آنجناب پر عجیب ظہورات ہوتے تھے +

کواکب دریہ میں لکھا ہے کہ جس وقت آنحضرت قرآن شریف کی تلاوت کرتے۔ اس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ پر تمام قرآن شریف کے اسرار اور معانی منکشف ہوتے۔ ایک آدمی آنحضرت رضؓ کے سامنے تکیہ لگائے ورق گردانی کرتا رہتا اور آنجناب بڑے وقار سے تلاوت کرتے۔ اس وقت تمام مرید آنجناب کے اردگرد مراقبہ کئے بیٹھے رہتے +

آنحضرت کی منازل تلاوت یہ ہیں۔ منزل اوّل تا آیت کنتم خیر امۃ دوم سورہ انعام سوم تا آیت وقالت الیہود عزیر ابن اللہ چہارم سورہ ابراہیم پنجم سورہ انبیاء ششم سورہ قصص ہفتم سورہ حم ہشتم سورہ محمد نہم سورہ ملک دہم اخیر تک +

تلاوت کے بعد تقریباً آدھا دن محل کے اندر تشریف لے جاتے۔ اور اہل و عیال سے مل کر کھانا تناول فرماتے۔ آنحضرت رضؓ کے دسترخوان پر بادشاہوں کی طرح کھانے چنے جاتے۔ آنحضرت کو مٹھائی اور حلوے وغیرہ میٹھی چیزوں کا بہت شوق تھا۔ آنحضرت رضؓ کے باورچیخانے میں دن رات کھانا پکتا رہتا۔ لوگ جو کھانا تقسیم کرنے پر مقرر تھے وہ صبح سے ظہر تک طعام تقسیم کرتے۔ رات کا کھانا شام سے آدھی رات تک تقسیم کرتے رہتے +

کہتے ہیں۔ کہ ہر صبح و شام آپ کے باورچیخانے سے پانچہزار آدمی کھانا کھاتے ہر ایک کو پیٹ بھر گیہوں کی روٹی چاول اور گوشت ملتا۔ آنحضرت رضؓ کے

خلفاء کے لئے دو ہزار دستر خوان جاتے جن میں طرح طرح کے کھانے۔ میوے اور حلوہ جات ہوتے تھے۔ روایت ہے کہ چالیس آدمی صرف برتن جمع کرنے پر مقرر تھے +

آنحضرت رضی اللہ عنہ سنت نبوی صلے اللہ علیہ آلہٖ وسلم کے مطابق دوپہر کے وقت تھوڑی دیر خواب قیلولہ کرتے۔ بعد ازاں اٹھ کر وضو کرتے چار رکعت نماز فے الزوال ادا کر کے نماز ظہر پڑھتے۔ ظہر کے بعد خاص مریدوں کو القائے نسبت فرماتے بعد ازاں کبھی فقہ کلام۔ حدیث اور تفسیر کی کتابوں کا سبق پڑہاتے اور کبھی چار رکعت طویل عصر کی نماز تک پڑھتے۔ عصر کے بعد دربار عام ہوتا۔ عصر اور مغرب کے مابین لوگوں کو عمدہ عمدہ وعظ و نصیحت فرماتے۔ پھر نماز مغرب ادا کر کے چھ رکعت نماز تین سلام سے ادا کرتے۔ اس نماز میں سورہ واقعہ بار بار پڑھتے۔ بعد ازاں یاروں کو بلا کر صحبت سکوت میں ان کی احوال پرسی کرتے جب رات کا تیسرا حصہ گذر جاتا۔ تو عشاء کی نماز ادا کرتے۔ سنّت کے بعد چار رکعت نماز قیام الیل ادا کرتے۔ پہلی رکعت میں سورۃ الم سجدہ پڑھتے۔ دوسری میں سورہ حٰم، دخان تیسری میں سورۃ ملک اور چوتھی میں سورہ قیامت پڑھتے۔ بعد ازاں وتر ادا کر کے بلند آواز سے سبحان الملک القدوس پڑھتے پھر دیر تک فاتحہ پڑھتے +

بعد ازاں محل کے اندر تشریف لیجا کر کھانا تناول فرماتے۔ طعام کے بعد وظائف پڑھ کر آرام کرتے۔ آنحضرت کے مختلف اوقات کے وظائف مثلاً وضو کرنا۔ کھانا سونا اور اور دن رات کے ورد وظائف الگ ایک کتاب کی صورت میں لکھ کر اُس کا نام "وظائف معصومی" رکھا ہے۔ جسے آنحضرت رضؓ کے وظائف دیکھنے کا شوق ہو وہ اس کتاب کا مطالعہ کرے +

آنحضرت منتہی سالک کو کلمہ طیبہ کے تکرار کی تاکید کرتے تھے اور خود بھی پڑہا کرتے تھے۔ فجر کی نماز فریضہ اور مغرب کی سنتوں کے بعد التحیات کے جلسہ پر بیٹھے دس مرتبہ کلمہ تمجید پڑھتے اور مریدوں کو بھی اس کے پڑھنے کا حکم کرتے آنحضرت رضؓ نے سات درود جمع کئے ہیں۔ جسے درود ہفتہ کہتے ہیں۔ اُن میں سے ہر روز ایک پڑھتے ہیں۔ ذکر۔ وظائف اور تسبیحات کو کبھی جہر نہ کرتے۔ جمعہ کی نماز اپنی مسجد میں ادا کرتے۔ سنت احتیاط کو بھی ادا کرتے۔ نماز جمعہ کے پہلے سورہ کہف سورہ

ہود۔ اور سورۂ آل عمران پڑھتے تھے۔ جمعہ کی نماز کے بعد شہر کے باہر سیر کیلئے تشریف لے جاتے۔ اور وہاں پر لوگوں کو طرح طرح کے میوے اور مٹھائیاں تقسیم کرتے۔ باغ کی سیر کے لئے بکثرت جایا کرتے۔ دونو عیدوں کی نماز کیلئے ہزاروں آدمیوں کے ساتھ عیدگاہ میں جاتے۔ عید الضحےٰ کو خود دست مبارک سے اونٹ اور بھیڑ بکری کو نہر یا ذبح کرتے۔ ماہ رمضان میں نماز تراویح میں تین مرتبہ قرآن شریف ختم کرتے۔ پہلے دس دن اپنی مسجد میں خود پڑھتے۔ تیسرے عشرے میں حضرت مروج الشریعت پڑھتے اور آنحضرت سنا کرتے۔ آنحضرت ہر نماز کے وقت خود امام بنتے۔ اور رمضان مبارک کے آخری عشرے میں معتکف ہوتے +

آنحضرت رضی اللہ عنہ مریض کی بیمار پرسی اور مردہ کی تعزیت کے لئے تشریف لے جایا کرتے۔ ہر سال دو عرس کرتے۔ ایک جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور دوسرا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا۔ ان دونو عرسوں پر حافظ لوگ قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ طرح طرح کے کھاتے حلوے میوے اور مٹھائیاں لوگوں کو بانٹی جاتیں +

آنحضرت رضی اللہ عنہ کا قد خاصہ تھا۔ اور بدن مبارک پُر گوشت رنگ گندمی ابرو کشادہ۔ ناک اونچی۔ آنکھیں بڑی بڑی۔ داڑھی سفید اور تمام اعضا نہایت متناسب اور خوش شکل تھے۔ آنحضرت کا لباس نہایت لطیف بلکہ الطف ہوتا عمامہ سر پر ہوتا۔ کبھی ہندی لباس زیب تن فرماتے +

آنحضرت رضی اللہ عنہ کے دن رات کے حالات اور اوراوضاع واطوار بجنسہٖ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے اوضاع واطوار کی طرح تھے۔ جو اس کتاب کے پہلے حصے میں لکھے گئے ہیں۔ اس واسطے اس حصہ میں مجملاً اور مختصراً لکھے گئے ہیں +

ذکر و بیان

خصائص حضرت ایشان عروۃ الوثقےٰ امام معصوم زمانی قیوم ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے خصائص بے شمار ہیں۔ یہاں پر صرف مشہور

مشہور لکھے جاتے ہیں ۔

خاصہ ۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا وجود مبارک جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خمیر طینت کے بقیہ سے بنایا گیا ۔

خاصہ ۔ اللہ تعالٰے نے آنحضرت کو تمام مخلوقات کا قیوم بنایا ۔

خاصہ ۔ اللہ تعالٰے نے آنحضرت کو محبوبیت ذاتی جو حضرت خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ ہے عطا فرمائی ۔

خاصہ ۔ آنحضرت کو خلعت ابراہیمی علیہ السلام مرحمت ہوئی ۔

خاصہ ۔ آنحضرت کو جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کونین برد نصیب ہوا ۔

خاصہ ۔ مقطعات قرآنی کے اسرار آنجناب پر منکشف ہوئے ۔

خاصہ ۔ اللہ تعالٰے نے آنجناب کو "والسابقون اولئک المقربون" کے زمرہ میں داخل کیا ۔

خاصہ ۔ باوجود ضمنیت آنحضرت کو اصالت بھی عطا ہوئی ۔

خاصہ ۔ اللہ تعالٰے نے آنحضرت کو اس قدر مناصب اور کمالات باطنی عطا فرمائے ۔

خاصہ ۔ سالک آنحضرت کی خدمت میں صرف ایک ہفتہ رہنے سے فنا حاصل کر لیتا اور ایک ماہ میں باطنی سلوک ختم کر کے خلافت لے لیتا ۔

خاصہ ۔ اللہ تعالٰے نے آنجناب کو حق الیقین سے مشرف فرمایا ۔

خاصہ ۔ آنحضرت کو ولایت صغرے کبرے علیا ۔ کمالات نبوت و رسالت حقیقت کعبہ ۔ حقیقت قرآن ۔ حقیقت صلوٰۃ عطا ہوئیں ۔

خاصہ ۔ تمام کمالات ۔ مقامات اور مناصب آنحضرت کے فرزندوں کو عنایت ہوئے اب تک وہ کمالات اُن کے مریدوں میں پائے جاتے ہیں ۔

خاصہ ۔ اللہ تعالٰے نے آپ کی دنیا کو بمنزلہ آخرت بنایا ۔

خاصہ ۔ اللہ تعالٰے نے آنجناب کو ولایت کے انتہائی مقام مقامِ رضا سے مشرف فرمایا ۔

خاصہ ۔ آنحضرت کی ولایت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور آپ خالص

محمدی المشرب ہیں +

خاصہ۔ آنحضرت کو علم لدنی حاصل ہوا +

خاصہ۔ کعبہ شریف آنحضرت کی زیارت کے لئے سرہند میں آیا +

خاصہ۔ کعبہ شریف آنحضرت کے استقبال کے لئے آیا +

خاصہ۔ اللہ تعالےٰ نے آنجناب کے فرزندوں کو تمام اولیاء امت سے افضل بنایا +

خاصہ۔ اللہ تعالےٰ نے آنجناب کے فرزندوں کو قیومیت اصالت اور محبوبیت ذاتی عنایت فرمائی +

خاصہ۔ آنحضرت کا ارشاد اس قدر ہوا کہ اس سے پہلے کسی ولی یا بزرگ کا نہیں ہوا۔ چنانچہ سات لاکھ آدمی آپ کے مرید ہوئے۔ اور سات ہزار خلفاء صاحب ارشاد ہوئے +

خاصہ۔ مہدئے موعود آنجناب کے طریقہ میں مبعوث ہونگے +

خاصہ۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے آنجناب کے حق میں فرمایا ہے کہ حقائق اشیاء میری قیومیت کی نسبت آنجناب کی قیومیت پر زیادہ راضی ہیں +

خاصہ۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے آنجناب کے حق میں فرمایا ہے کہ جو استعداد میرے فرزند محمد معصوم کو عطا ہوئی ہے۔ اگر مجھے مرحمت ہوتی۔ تو میں اس پر فخر کرتا +

خاصہ۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کو فرمایا کہ تمہارے فرزند میری طرح ہونگے +

خاصہ۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کو فرمایا کہ میرے جیسے تمہارے ہم نشین ہونگے +

خاصہ۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کے بارے میں فرمایا۔ کہ محمد معصوم میں اس دولت کی ذاتی قابلیت ہے +

خاصہ۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کے حق میں فرمایا۔ کہ محمد معصوم نے ہماری نسبتوں کا اس طرح اقتباس کیا۔ جیسے شرح وقایہ والے نے وقایہ کے حفظ و تعلیم میں کہ اس کے دادا تصنیف کر کے اُسے پڑھاتے تو وہ ساتھ ساتھ

حفظ کرتا جاتا۔ جتنا کہ اتنے میں انہوں نے تصنیف کیا۔ اتنے میں اس نے حفظ کر لیا +

خاصہ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عروۃ الوثقےٰ کا خطاب دیا +

خاصہ۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کا انتظار دیر تک دھوپ میں کھڑے رہکر کیا +

خاصہ۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کو آنجناب کے بارے میں بہ سبب محبوبیت ذاتی نکاح کا حکم نہ ہوا +

خاصہ۔ حضرت قیوم اول رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کو بارہ سال کی عمر میں قطبیت کی خوشخبری دی +

خاصہ۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کو خلعت قیومیت پہنائی۔ اور طینت مع اصالت اور محبوبیت ذاتی کی خوشخبری دی۔ اور اپنے تمام بدن اور خلق کو آنجناب کا تابع کیا +

خاصہ۔ پہلے پہل جب آنحضرت نے بات چیت کرنی شروع کی۔ تو توحید۔ فنا۔ اور بقا کی گفتگو کی۔ اور حقیقت جامع اور تجلی ذات کی خبر دی +

خاصہ۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت کو تین سال کی عمر میں اولیائے امت کے تمام کمالات عنایت فرمائے +

خاصہ۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت پر ظاہر کیا کہ جہان کی قطبیت قیامت تک آنجناب کی اولاد میں رہے گی +

خاصہ۔ حضرت قیوم اول رضی اللہ عنہ کے حضور میں آنجناب قطب الاقطاب اور قیوم زمان ہوئے +

خاصہ۔ اللہ تعالےٰ نے آنجناب کو امام معصوم کا خطاب اور اسم باسمی عنایت فرمایا +

خاصہ۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت کو امت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گنہگاروں کو دوزخ سے چھڑانے کی خدمت سپرد کی +

آنحضرت کے خصائص کہاں تک لکھوں۔ قلم ان کی تحریر سے عاجز ہے +

ذکر در بیان

وفات حضرت ایشان عروۃ الوثقٰے امام معصوم زمانی قیوم ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ :-

حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کو قدیم سے وجع المفاصل کا مرض تھا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے ◆

قیومیت کے پینتالیسویں سال اس مرض کا بہت غلبہ ہو گیا۔ بہتیرا علاج معالجہ کیا۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ مرض دن بدن بڑھتا گیا۔ جب لوگ علاج کرتے تھے۔ تو آنحضرت فرماتے تھے۔ کہ اس مرض کو کوئی دوا فائدہ نہیں دیگی۔ اللہ تعالےٰ نے ان سے اثر اٹھا لیا ہے۔ اور یہ میری آخری بیماری ہے۔ مَیں عنقریب اس جہان فانی سے عالمِ بقا کو سدھارونگا۔ کیونکہ دنیا میں میرے رہنے کی غرض صرف ارشاد تھی۔ سو اب ارشاد کا معاملہ آخری حد تک پہنچ گیا ہے۔ اور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا سلسلہ مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال تک تمام دنیا میں پھیل چکا ہے۔ جہان بھر کے سرکش اور سردار اس سلسلہ کے مطیع ہو چکے ہیں۔ ساتوں ولایتوں کے بادشاہ مرید ہو چکے ہیں۔ تمام بڑے بڑے علما مشائخ۔ وضیع و شریف بادشاہ اور اہل جہان غلام بن چکے ہیں۔ اب مجھے الہام ہوا ہے کہ تمہارے ارشاد کا سلسلہ انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ اس قسم کا ارشاد نہ اس سے پہلے کسی کو نصیب ہوا۔ اور نہ اس کے بعد کسی کو ہو گا۔ ہم نے تمہیں اس بات کا اختیار دیا ہے کہ اگر چاہو تو آجاؤ۔ اگر چاہو تو حسب منشا دنیا میں رہ لو۔ سو مَیں نے لقائے پروردگار اختیار کیا ہے۔ یہ سن کر تمام لوگ رونے چلانے لگے۔ اور بہت پریشان ہوئے ◆

آنحضرت رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات فرمانے کے بعد اپنا تمام کتب خانہ چھ فرزندوں کو بانٹ دیا۔ کتب خانہ کی تقسیم سے سب کو یقین ہو گیا۔ کہ آنجناب کا وصال اب قریب ہے۔ بہت غمگین ہوئے ◆

جب آنحضرت کو گھٹنے کا درد بشدت ہوا۔ تو تپ بھی ہو گیا تمام طبیب حاضر خدمت ہو کر علاج کرنے لگے۔ لیکن کوئی علاج بھی مفید نہ پڑا۔ اورنگزیب نے

فرنگستانی ڈاکٹروں کو علاج کے لئے بلایا۔ انہوں نے حتی المقدور تدبیریں کیں حتے کہ زانوئے مبارک چیر پھاڑ کر اس میں دوائی رکھی۔ آنحضرت اس قدر تکلیف کے باوجود بڑے وقار و تمکین سے بیٹھے وظیفہ پڑھتے رہے۔ کسی کو معلوم نہ ہوا۔ کہ آنحضرت کو اس چیر پھاڑ کا درد محسوس ہوا ہے۔ آخر آنجناب فرنگیوں کی ہمنشینی سے بیزار ہو گئے لیکن لوگوں کی خاطر کچھ نہ فرمایا۔ حضرت مروج الشریعت نے آنحضرت کی اس بیزاری کو تاڑ کر فرنگیوں کو جواب دے دیا۔ کہ آئندہ علاج کے لئے نہ آنا۔ آنحضرت نے اُن کے حق میں دعا کر کے فرمایا۔ کہ سوائے حضرت میانجیو صاحب کے کوئی مرض شناس اور میرا مُحب نہیں۔ بعد ازاں حضرت مروج الشریعت نے تمام اطبا کو فرمایا کہ آنحضرت رضہ کا علاج جیسا کہ اللہ تعالٰے کو منظور رہے ہو جائیگا۔ آئندہ کوئی شخص علاج کے لئے نہ آئے +

عاشورہ کے دن دسویں محرم کو حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے اشراق کی نماز کے بعد لوگوں کو حاضر ہونے کا حکم دیا۔ شہر اور مفصلات کے تمام وضیع و شریف آنحضرت کی خانقاہ میں جمع ہوئے۔ آنحضرت نے نہایت عمدہ وعظ و نصیحت کے بعد فرمایا کہ مَیں نے پہلے بھی تمہیں کہا تھا۔ کہ اب میں دنیا سے جانے والا ہوں۔ سو اَب میرے ارتحال کے دن قریب آگئے ہیں۔ میں تمہیں اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ قرآن حدیث اجماع اور اقوال مجتہدین پر عمل کرنا۔ خلاف شرع فقراء سے بچنا کیونکہ وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور اوروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ جو شخص بال بھر بھی شرع کے خلاف ہو۔ اسے نہ مانو۔ کیونکہ اگر اس کی پیروی کرو گے۔ تو تمہارے دین کو نقصان ہوگا۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے کمالات مثلاً تجدید الف۔ قیومیت۔ طینت۔ اصالت وغیرہ کے قبول کرنے کو واجب جانو۔ جو شخص آنحضرت رضی اللہ عنہ کے کمالات کو قبول نہیں کریگا۔ وہ گمراہی اور غضب خدا میں گرفتار ہوگا۔ کیونکہ حق تعالٰے نے قیامت تک دین و دنیا کا کارخانہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیا ہے۔ مہدئے موعود بھی آنحضرت کے طریقہ میں مبعوث ہونگے۔ عرفان الٰہی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔ اگر آنحضرت کی امداد کی ضرورت ہو تو قیوم وقت کو مانو +

بعد ازاں فرزندوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ قیامت تک جتنے اقطاب

ہو نگے۔ سب تمہاری اولاد سے ہونگے *

حضرت محمد پارسا کے فرزند شاہ محمد پارسا اپنے والد بزرگوار کی زبانی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت حجۃ اللہ اور مروج الشریعت کی اولاد سے قطب وقت ہوا کرینگے *
بعد ازاں لوگوں کو فرمایا کہ اب میں تو تم سے جاتا ہوں لیکن اپنے چھ فرزندوں کو جن میں سے ہر ایک بزرگی اور قرب حق میں میری طرح ہے تمہارے پاس چھوڑتا ہوں یہ چھیوں تمام اولیائے امت سے افضل ہیں۔ تم ان کی متابعت کرنا۔ تاکہ نجات پاسکو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی اولاد کی عزت وحرمت کرنا۔ کیونکہ حق تعالےٰ نے انہیں تمام اہل عالم پر شرف دیا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے کلام پر کاربند رہو گے۔ تو تمہیں کسی قسم کی دینی یا دنیاوی تکلیف نہ ہوگی حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کی وصیتیں بکثرت ہیں یہاں پر صرف تھوڑی سی بیان کی گئی ہیں۔ تاکہ کلام طویل نہ ہو جائے *

یہ باتیں سن کر لوگ زار وزار رونے لگے۔ اور آنحضرت محل کے اندر تشریف لے گئے۔ دوسرے دن حضرت مخدوم کی زیارت کیلئے گئے۔ دیر تک فاتحہ پڑھتے رہے اور دوسرے مقبروں پر بھی متوجہ ہوئے۔ فرمایا کہ ان قبروں والوں کو اللہ تعالےٰ نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی طفیل بہت نعمت عطا فرمائی ہے۔ بعد ازاں حضرت امام رفیع الدین کے مزار مبارک پر گئے۔ وہاں بھی یہی معاملہ ہوا۔ حضرت قیوم ثانی رضہ ان دنوں اکثر حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک میں رہتے۔ اور فرماتے کہ حضرت قیوم اول بار بار ظاہر ہو کر فرماتے ہیں۔ کہ آجاؤ۔ ان دنوں آنحضرت نے بہت سے مشائخ کو رقعے لکھے۔ جن میں لکھا تھا۔ کہ تم لوگ میرے ایمان کے لئے دعا کرو۔ سب نے آنحضرت کی خدمت میں لکھا کہ ہمارے واسطے دعا کریں کہ ہمارا خاتمہ بالخیر ہو۔ ایک نے آنحضرت کے رقعہ کے جواب میں لکھا ؎

یقیں میداں کہ شیران شکاری　　دریں رہ خواستند از مور یاری

ماہ صفر کے اخیر میں جب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے عرس کا موقعہ آیا تو حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے حسب سابق عرس کیا۔ طرح طرح کے کھانے میوے اور حلویات حضرت قیوم اول رضی اللہ عنہ کی روح پر فتوح کے لئے لوگوں کو تقسیم کئے۔

عین عرس کے موقعہ پر آنحضرت نے پھر لوگوں کو وصیت فرمائی۔ کہ ہمارا دل بے اختیار اس بات پر مائل ہے۔ کہ ربیع الاول کے پہلے ہفتے ہم جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں۔ امید ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے اس مدعا کو پورا کریگا۔ عرس کے بعد آنحضرت پر مرض کا زیادہ غلبہ ہوگیا۔ اورنگ زیب صبح شام آنحضرت کی صحت کی خبر منگاتا۔ اس خبر رسانی کا سلسلہ اس طرح قائم تھا کہ شاہجہان آباد سے سرہند تک ہر ایک کوس پر ایک ایک آدمی بیٹھا تھا۔ جو ایک دوسرے کو اطلاع دیتے تھے۔ اسی طرح ہوتے ہوتے بادشاہ کو خبر پہنچتی تھی۔ بادشاہ آنحضرت کی بیماری کے سبب سخت بے قرار تھا۔ کئی مرتبہ آنحضرت کی بیمار پرسی کے لئے آنا چاہا لیکن آنحضرت نے منع فرمایا۔ بادشاہ نے اپنے تمام ارکانِ سلطنت کو آنحضرت کی خدمت میں بھیجا۔ تب اور دیگر امراض کا آنحضرت پر اس قدر غلبہ ہوا۔ کہ ہاتھ پاؤں میں حرکت کی سکت نہ رہی۔ لیکن آنحضرت بدستور عبادت قدیم و وظائف میں مشغول رہے۔ فریضہ نماز باجماعت ادا کرتے۔ اس شدت مرض میں کبھی بے قرار نہ ہوئے۔ کبھی اُف تک نہ کیا بلکہ بڑے وقار سے عبادات میں مشغول رہے۔ کسی کو یہ بھی معلوم نہ ہوتا تھا۔ کہ آنحضرت بیمار بھی ہیں یا نہیں ✦

بیسویں ربیع الاول روز جمعہ کو مسجد میں نماز جمعہ پڑھکر فرمایا۔ کہ امید نہیں کہ ہم کل اس وقت تک دنیا میں رہیں۔ پھر چند ایک نصیحتیں کرکے خلوت میں تشریف لیگئے اس اثنا میں سخت آندھی آئی۔ اور اس شدت کا زلزلہ ہوا۔ کہ درخت جڑھوں سے اکھڑ گئے۔ اکثر عمارتیں گر گئیں۔ "ان زلزلۃ الساعۃ لشئ عظیم" کا ظہور ہوا لیکن یہ زلزلہ کبھی زیادہ ہوتا تھا کبھی کم۔ شام تک یہی کیفیت رہی۔ مغرب کے وقت عین زلزلہ کی شدت کے وقت کوچہ بکوچہ اور گھر بگھر ایک شخص منادی کرتا تھا کہ لوگو خبردار ہو جاؤ قطب وقت اور قیوم زمان دنیا سے رخصت ہوتا ہے۔ اس کے جانے کے سبب زمین کانپ رہی ہے لوگوں نے اُسے پکڑنا چاہا۔ لیکن کسی کے ہاتھ نہ آیا۔ جب آنحضرت نے یہ خبر سُنی تو فرمایا کہ کیوں معترض ہوتے ہو۔ وہ فرشتہ ہے تمام رات زلزلہ رہا جب صبح ہوئی۔ تو آنحضرت نے صبح کی نماز تعدیل ارکان سے ادا کی۔ بعد ازاں مراقبہ کیا۔ نماز اشراق بڑے خشوع و خضوع سے ادا کی پھر آنحضرت پر

سکرات موت کی علامات ظاہر ہونے لگیں۔ سانس اس قدر جلدی آتا تھا کہ بات بھی ٹھیک طور پر نہیں کر سکتے تھے +

کواکب دریہ میں میرے (مصنف رحمۃ اللہ علیہ) جد امجد لکھتے ہیں کہ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک آخری وقت بڑی تیزی سے حرکت کرتی تھی جب میں نے کان لگا کر سُنا۔ تو آنحضرت سورۃ یٰسین پڑھ رہے تھے +

مرأت جہاں نما میں لکھا ہے کہ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے آخری وقت میں "السلام علیک یا نبی اللہ" فرمایا +

صحیح روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے فرزند حضرت مروج الشریعت نے اپنے وصال کے وقت یہی کہا۔ ممکن ہے کہ دونو بزرگوں سے ایک ہی بات ظہور میں آئی ہو +

حضرت قیوم رابع خلیفۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے آخری نماز ادا کی تو فرمایا کہ اس وقت مجھ پر عرش کا انکشاف ہُوا ہے۔ میری اور میرے موجودہ یاروں کی نماز عرش پر واقع ہوئی ہے۔ آنحضرت کی نماز از روئے باطن ہمیشہ عرش پر ادا ہوا کرتی تھی۔ لیکن یہ بشارت اس وقت اور یاروں کے حق میں بھی فرمائی +

آنحضرت رضی اللہ عنہ پیر کے دن دوپہر کے وقت ۹۔ ربیع الاول ۱۰۹۷ھ کو اس جہان سے فردوس اعلےٰ میں تشریف فرما ہوئے۔ وصال کے وقت آنحضرت مسکرا رہے تھے۔ چاروں طرف سے آہ و فغاں ہونے لگا ؎

فغاں افتاد در عالم ز ہر سو	کہ ختمِ اولیا از اولیا رفت
درِ ارشاد بستہ شد ہدایت	چو آں راہِ حقیقت رہنما رفت
نجاتِ طالباں چوں بُود مقصود	ہماناں بہرِ ایں نزد خدا رفت
دل اندر سینہ ام دیوانہ اش بود	ز دستِ غم ندانم کجا رفت
ز ختمِ اولیا نہ سال افگند	پس آنگہ گفت ختمِ اولیا رفت
نہیں فرزند محمد خواجہ معصوم	نسیم آسا بآں گلشن سرا رفت
چراغ صبح قُبّہ امت بر نیاید	کز یں ظلمت کدہ شمع ہدا رفت

بقا باللہ فانی بود فی اللہ — ازیں دار الفنا سوئے بقا رفت
بسال تسع تسعین ز الف ثانی — چنیں قسنہ نہ تد شاہ اولیا رفت

لوگوں نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے وصال کی بہت سی تاریخیں کہی ہیں ان میں سے چند ایک یہاں لکھی جاتی ہیں :-

نصف شبنہ نہم ربیع الاول سیح دنیا رحلت نمود - بخدا پیوست بجنت خوابید خلوت بگزید از صحبت مایان ملول شد ماہ با خلوت - آہ بکہ شد مقام قیومیت +

حضرت مروج الشریعت نے یہ تاریخ کہی "ہو عند ملیک مقتدر" +

عالم گیر باد شاہ نے یہ تاریخ کہی ہے "نور عالم برفت - عالم تاریک شد" +

میر مفاخر حسین نے حسب ذیل تاریخ کہی ہے :-

مرشدے کز عصمتش کلک قضا — نام پاکش را بمعصومی رقم
اے کہ در سایہ نشیند آفتاب — قد او آنجا کہ افسر از دعلم
میسزد گر بے بروئے احسان او — کاسہ دریوزہ گردد جام جم
چشم ہمت را ز دنیا بست و زد — چوں فزائے گلبن رضواں قدم
خواند تاریخش ز دل ام الکتاب — نو بہاری شد بہ گلزار ارم

ناصر علی شاعر نے حسب ذیل تاریخ کہی ہے :-

چراغ خاندان شرع اسلام — فروغ دین احمد خواجہ معصوم
بسوئے گلشن جنت قدم زد — ازیں ویرانہ آباد کہن بوم
دلم ار گفتم از سال وصالش — ندا آمد ز عالم رفت معصوم

شیخ عبد الاحد نے حسب ذیل تاریخ کہی ہے :-

قیوم زماں خلیفۃ اللہ — دانندۂ سرہائے مکتوم
در دائرہ وجود نابود — بودش بجہاں مثال معدوم
نقاش ازل بصفحۂ کون — نقشے بہ از و نکردہ مرقوم
اسرار صفات ذات والا — حقا کہ جز او نکردہ مفہوم
خور داد و بربیع اول ماہ — چوں شاہ رسل رحیق مختوم
چابک قدم بکوہ وحدت — ہرگز بہ از و نگشتہ معلوم

تاریخ وصالِ او خرد گفت رفتہ زجہاں امام معصوم

ذکر در بیان

تجہیز و تکفین حضرت ایشان عروۃ الوثقےٰ امام معصوم زمانی قیوم ثانی رضؓ و در بیان واقعاتے کہ بعد دفن آنحضرت رُوے دادہ اند و ذکر ردِّ آفتاب :-

آنحضرت کے ارتحال کے بعد موسلا دھار مینہ برسا۔ اس مینہ برستے ہی میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کو اُسی محل میں غسل دیا گیا۔ جس کے اندر آپ کا وصال ہوا۔ فوت ہوتے وقت بھی آنحضرت مسکرا رہے تھے۔ غسل کے وقت بھی آنجناب کی مبارک لبوں پر تبسم تھا۔ آنحضرت کے غسل کے وقت حاجی عاشور۔ خواجہ عبدالرحمن صوفی احمد اور شیخ انور وغیرہ پانی ڈالتے تھے۔ اور بدن مبارک پر ہاتھ سے ملتے تھے لیکن بدن پر کسی قسم کا میل نہ تھا۔ کسی کی نگاہ آنحضرت کے ستر پر نہ پڑی پہلے ناف سے لیکر زانو تک چادر باندھ کر پھر لباس دور کیا۔ آنحضرت کے کفن میں تین سفید چادریں تھیں۔ لفافہ۔ تہ بند اور قمیص۔ قمیص کندھوں پر سے پھاڑی ہوئی تھی۔ پھر نعش مبارک اٹھا کر عین بارش میں نماز کے لئے لیگئے۔

کہتے ہیں جس وقت آنجناب کا جنازہ اُٹھایا گیا۔ تمام چھوٹے بڑوں امیروں بادشاہوں اور وضیع وشریف نے گریبان چاک کئے۔ سر پاؤں سے ننگے سر پیٹتے تھے۔ بسبب کثرت گریہ وزاری اور شور وفغاں زمین وزمان میں تھلکہ مچ گیا تھا بعض تو شدت غم سے بیہوش ہو گئے تھے۔ جنہیں اپنے آپکا ہوش بھی نہ تھا۔ مردے کی طرح پڑی تھے بعض مرغ نیم بسمل کی طرح بارش کے کیچڑ میں تڑپ رہے تھے۔ بعض درد والم کی وجہ سے حواس باختہ ہو کر دیوانہ وار جنگل میں نکل گئے۔ بعض قطب عالم قیوم زمان کے حادثہ سے بنات النعش اور فرقدان کی طرح منتفرق اور پراگندہ ہو گئے۔ اس حادثہ کی کیفیت خارج از بیان ہے۔ شائد ایسا سخت ماتم اس سے پیشتر کبھی نہ ہوا۔ اگرچہ مشائخ کا ماتم سخت ہوتا ہے۔ لیکن خلقت کا اس قدر ہجوم اور ان کی اس قدر بے قراری کبھی نہیں ہوئی۔ ظن غالب ہے کہ آیندہ بھی کبھی ایسا نہ ہوگا۔ شیخ عبدالاحد نے اس ماتم

کے احوال کا ایک شستہ حسب ذیل نظم میں بیان کیا ہے ؎

ازیں زندان فانی در گذشتہ — شہے کیں نہ طبق را بود سرپوش
غریو از شش جہت بخزاست آندم — کہ مرغ گلشن حق گشتہ خاموش
ز داغ غم بہ صحرا رو نہادہ — چو لالہ نازنینان خانہ بردوش
جہاں را آتش اندر خرمن افگند — خود اندر خلوت وصلش ہم آغوش
بساکیں خانماں بر باد دادہ — بساکیں رفتہ رفتہ رفتہ از ہوش
پئے تابوت آں قطب زمانہ — چو رعد نعرہ زن احباب درجوش
بنات النعش شد امروز ہیہات — ہماں مجمع کہ سرایں دیدش دوش
در پیر مغاں بستند افسوس — کنوں کو رند کو میخانہ گو نوش

کو اکب در یہ میں میرے (مصنفؒ) جدامجد تحریر فرماتے ہیں کہ آنحضرتؒ کی نعش مبارک آدمیوں کے کندھوں کے اوپر اوپر خود بخود چلتی تھی۔ لوگ بہتیرا پکڑنا چاہتے لیکن کسی کے ہاتھ نہ آتی۔ قصر معصومی کے شمال کی طرف کے میدان میں جو نہایت وسیع تھا۔ اور جہاں اب عمارات بکثرت ہیں۔ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ صفوں کی لمبائی قلعہ آباد شاہی سے لے کر ملک حیدر آباد تک تھی۔ جن کا باہمی فاصلہ تقریباً دو کوس ہے۔ پھر بھی لوگ تنگ کھڑے تھے۔ بہت سے آنحضرت کی نماز جنازہ کے شرف سے محروم رہ گئے۔ حضرت مروج الشریعت نے آنحضرت کی نماز جنازہ کی امامت کی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اتنے میں بارش بھی تھم گئی۔ مطلع صاف ہو گیا اور سورج نکل آیا۔ ایک ٹکڑا بھی بادل کا آسمان پر دکھائی نہیں دیتا تھا۔ جہاں پر آنحضرت کی نعش مبارک نماز کے واسطے رکھی گئی وہاں پتھر اور چونے کا ایک چبوترہ بنا دیا۔ اور قبلہ کی طرف بطور مسجد ایک دیوار بنائی۔ اب وہ چبوترہ صندل پورہ کے بازار میں ہے۔ جو عام و خاص کی زیارت گاہ ہے۔ بعد ازاں آنحضرت کی نعش مبارک کو لاکر اس زمین میں جو آنحضرت کے قصر کے جنوب کی طرف حضرت مروج الشریعت کی ملکیت ہے۔ دفن کیا گیا۔ آنحضرتؒ کے فرزندوں نے آنجناب کے جسد مبارک کو مرقد میں رکھا۔ جب دفن کر چکے تو ناصر علی شاعر دیدار کے لئے آیا۔ شیخ عبدالاحد نے کہا

ع بے خبر دیر رسیدی در منزل

اُس نے کہا مخدوم زادہ! یہ صحیح میرا ہے۔ سو میں نے ایسے موقع پر آپ کا نیاز کیا۔ حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کا وصال دو پہر کے وقت ہوا تھا۔ تجہیز و تکفین میں شام کا وقت ہو گیا۔ لوگوں کی نماز عصر قضا ہو گئی۔ حضرت مروج الشریعت نے آسمان کی طرف رخ کر کے حسب ذیل شعر پڑھا ؎

اے فلک آہستہ رو کارے کہ بر ما کردہ

ماہ سیمین مرا در خاک پنہاں کردہ

یہ شعر پڑھتے ہی آفتاب پھر نکل آیا لوگوں نے نماز عصر کی ادا کی +

غروب آفتاب کے بعد دوبارہ سورج کا نکلنا اس سے پیشتر دو دفعہ ہوا ہے۔ ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد مبارک میں جب کہ آنحضرت ؑ گھوڑوں کو دیکھ رہے تھے۔ کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ آنحضرت نے خفا ہو کر گھوڑوں کے پر کاٹ دیئے چنانچہ گھوڑوں کے زانوؤں پر اب تک نشان قائم ہے۔ اللہ تعالے نے پھر آفتاب نکالا +

دوسرے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے واسطے۔ امیر المؤمنین کرم اللہ وجہہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے کوئی کام کر رہے تھے۔ کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو سورج پھر نکل آیا۔ حضرت علی کرم وجہہ نے نماز ادا کی +

تیسرے حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت چونکہ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب اتم و وارث کامل تھے۔ اس واسطے سنت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق آنحضرت کی وفات کے بعد آفتاب دوبارہ نکلا +

حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ نے وفات کے دوسرے روز حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ سے منکر نکیر کی بابت سوال کیا۔ کہ اُن سے کیونکر معاملہ ہوا فرمایا نہائیت خوبصورت فرشتے جو خوبصورتی اور رعنائی میں عدیم المثال تھے۔ نہایت پر تکلف لباس میں میرے پاس آکر نہایت ادب سے کھڑے ہوئے۔ لیکن مجھ سے کوئی سوال نہ کیا۔ ایک گھڑی بعد چلے گئے۔ پھر حضرت مروج الشریعت نے پوچھا کہ کیا پہلی رات

اولیائے اکمل کو قبر میں خفگی ہوتی ہے۔ فرمایا مجھے تو سوائے رحمت اور خوشی کے اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ جب میں دنیا سے دار البقا میں آیا۔ اسی وقت مجھے الہام ہوا۔ کہ بیٹھ جاؤ۔ پھر مجھے اختیار دیا گیا۔ کہ چاہو تو گھر چلے جاؤ۔ سو اگر میں چاہوں تو تمہارے ساتھ اس طرح گھر چلا جاؤں جیسا بحالت زندگی جایا کرتا تھا۔ لیکن ایسا کرنے سے امت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فتنہ عظیم پیدا ہونیکا اندیشہ ہے۔ کیونکہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا +

حضرت قیوم ثالث حجت اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ وصال کے بعد حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ مجھ پر ظاہر ہوئے۔ میں نے پوچھا۔ کہ کارخانہ خدائی کی کیفیت آنجناب نے کیا دیکھی فرمایا تمام کارخانہ الٰہی میں سوائے رحمت کے اور مجھے کچھ نہیں ملا۔ ایک دفعہ حضرت مروج الشریعت رح اپنے والد بزرگوار کے فراق میں آنحضرت کے روضہ منورہ میں جاکر روتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے ؎

بگرد روضہ ات گشتیم گستاخ ۔۔۔ دلم چوں پنجرہ سوراخ سوراخ

بعد ازاں روضہ مبارک کو کھولکر اندر گئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب میں روضہ میں گیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت کی قبر شق ہو گئی ہے اور قبر سے نکل کر مجھ سے بغل گیر ہوئے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ تم اس قدر غمگین کیوں ہو۔ اگر کہو تو میں ابھی تمہارے ساتھ گھر چلا جاؤں۔ لیکن ایسا کرنے سے امت محمدیؐ میں فساد برپا ہوگا اس واقعہ کے بعد مجھے تسلی ہوئی۔ یہ واقعہ میں نے ظاہری آنکھوں سے دیکھا ہے حضرت مروج الشریعت فرماتے ہیں کہ میں ایک دن آنحضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے روضہ منورہ کی زیارت کے لئے گیا۔ جب اندر گیا تو دیکھا کہ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ قبر پر سوار ہیں اور فرماتے ہیں "الانبیاء یمیلون الیّ والاولیاء یقبلون اقدامی" انبیا میری طرف مائل ہیں اور اولیا میرے قدم چومتے ہیں۔ یہ معاملہ بھی میں نے ظاہری آنکھوں سے دیکھا ہے +

حضرت محمد اشرف فرماتے ہیں کہ میں ایک رات حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک میں بیٹھا تھا کہ آنحضرت نے روضہ مبارک سے نکل کر روضہ مبارک کے محراب میں پڑے ہوئے کوزوں کے پانی پر دم کر کے فرمایا کہ یہ فلاں فلاں مریض کو

دئے دو۔ اگر پیئینگے تو شفا پائینگے۔ صبح میں نے وہ کوزے مریضوں کو بھیجے۔ اور خوشخبری سنائی۔ انہوں نے پانی پیا۔ تو پیتے ہی انہوں نے کامل شفا پائی۔ اُس روز سے لوگ پانی کے کوزے بھر کر روضہ مبارک کے محراب میں رات کے وقت رکھ دیتے۔ صبح وہ پانی مریضوں کو پلاتے۔ مشہور ہے کہ آنحضرت ہر رات ان کوزوں پر دم کرتے ہیں +

شیخ عبدالاحد نے حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اپنے بیاض میں دس سوال لکھ کر آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجے آنحضرت رضہ نے اُن میں سے نو کا جواب لکھا۔ شیخ صاحب نے عرض کیا کہ جناب نے نو سوالوں کا جواب لکھا ایک کا نہیں لکھا۔ تو آنحضرت رضہ نے فرمایا کہ غلطی سے رہگیا ہے۔ بیاض بھیج دینا اسے بھی لکھ دونگا۔ بیاض کے بھیجنے کا اتفاق نہ ہوا۔ کہ اتنے میں آنحضرت کا وصال ہو گیا۔ تو شیخ صاحب مُنہ دیکھتے ہی رہ گئے۔ سخت افسوس ہوا۔ آنحضرت کی طرف متوجہ ہو کر التجا کی۔ کہ اس دسویں سوال کا جواب مطلوب ہے ایک رات آنحضرت کو خواب میں دیکھا۔ جو فرماتے ہیں کہ عبدالاحد! میں نے اب تمہارے دسویں سوال کا جواب لکھ دیا ہے۔ اپنے بیاض میں دیکھو۔ جب صبح کو دیکھا تو بیاض میں دسویں سوال کا جواب بھی اسی قلم سے لکھا تھا۔ جس سے پہلے نو کے جواب لکھے تھے شیخ صاحب یہ دیکھ کر حیران رہگئے۔ لوگوں میں یہ واقعہ عام طور پر مشہور ہو گیا۔ آنحضرت کے ایک امیر مخصوص مرید کئی ہزار اشرفیاں بطور نیاز شیخ صاحب کی خدمت میں لایا کہ وہ بیاض جس میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کے دستخط ہیں مجھے عنایت فرما دیں۔ شیخ صاحب نے فرمایا کہ اگر تمام دنیا مجھے دو گے تو بھی میں آنحضرت کے دستخط نہیں دونگا۔ پھر وہ حضرت شیخ سیف الدین کی خدمت میں گیا۔ جو آنحضرت کے ہمراہیوں میں سے تھے حضرت شیخ نے خود آکر بیاض شیخ صاحب کے حوالے کیا +

شیخ محمد تقی سعیدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں شاہجہان آباد میں بادشاہ کے پاس سے اٹھ کر ابھی آیا ہی ہوں۔ کہ ایک شخص نے مجھے کہا کہ حضرت قیوم ثانی رضہ کا وصال ہو گیا ہے۔ اور وہی وقت تھا جب سرہند میں آنحضرت کا وصال ہوا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے وہ خبر دینے والا شخص فرشتہ تھا۔ میں یہ خبر سُن کر گھبرایا ہوا

بادشاہ کے پاس گیا۔ اور اطلاع دی۔ بادشاہ نے کہا میرے آدمی کوس بکوس بیٹھے ہیں اگر ایسا ہوتا تو پہلے مجھے اطلاع ہوتی۔ رات کے وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کے وصال کی خبر بادشاہ کو پہنچی۔ بادشاہ کی زبان سے بے اختیار نکلا" نور عالم برفت "جہان کا نور جاتا رہا" عالم تاریک شد" جہان سیاہ ہوگیا۔ دونوں سے آنحضرت کی تاریخ وفات نکلتی ہے۔ بادشاہ آنحضرت کی ماتم پرسی کے لئے سرہند آیا۔ پہلے آنحضرت کے روضہ مبارک پر فاتحہ پڑھا۔ بعدازاں آنحضرت کے فرزندوں کے پاس جُدا جُدا ماتم پرسی کی۔ فرزندوں نے قطب الاقطابی اور ولیعہدی کا دعوے کیا۔ کیونکہ آنحضرت نے حضرت حجت اللہ کو خلوت میں قیومیت اور قطبیت کی خوشخبری دی تھی۔ اس واسطے بھائیوں میں اختلاف ہوا۔ مناظرہ اور مذاکرہ کی نوبت پہنچی۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے جو جو آدمی اپنی زندگی میں اپنے فرزندوں کو سپرد کئے تھے۔ وہ انہیں قطب الاقطاب اور آنحضرت کا قائم مقام مانتے تھے۔ آنحضرت کے مرید اور خلفا جو جہان کے اطراف و جوانب میں پھیلے ہوئے تھے۔ سب آنحضرت کے فاتحہ اور ماتم پرسی کے لئے تمام ملکوں کے بادشاہوں نے مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال تک جو آنحضرتؓ کے مرید تھے اپنے اپنے وکلاء کو معہ تحف و ہدایا بنیاز تعزیت اور فاتحہ کے واسطے سرہند بھیجے۔ ہزارہا امیر بادشاہ خان۔ بادشاہوں کے وکیل چھوٹے بڑے۔ بوڑھے۔ جوان فاتحہ کے واسطے آتے تھے۔ جس جس فرزند کے ماتحت تھے اُسی سے تجدید بیعت کی۔ کہتے ہیں کہ کئی سال تک آنحضرت کے مرید اور خلفا بادشاہ اور ان کے وکلا آنحضرت کی ماتم پرسی کے لئے آتے رہے۔

کہتے ہیں کہ جب آنحضرت رضی اللہ عنہ کے فرزندوں میں اختلاف ہوا۔ اور مناظرہ عظیم ہوا۔ تو آنحضرت کے خلیفہ اخون میر محسن سیالکوٹی نے سرہند جانا ترک کیا لوگوں نے اخون صاحب سے جو پوچھی کہ آپ سرہند کیوں نہیں جاتے۔ تو فرمایا وہاں شیروں کی لڑائی ہے میں ڈرتا ہوں کہ کسی شیر سے مجھے تکلیف نہ پہنچ جائے۔ آنحضرت کے فرزند حضرت حجۃ اللہؒ اور حضرت مروج الشریعتؒ دونو اپنے آپ کو قیوم اور قطب کہتے تھے۔ دوسرے چاروں قیومیت کا انکار کرتے تھے۔ لیکن اپنے آپ کو قطب بتلاتے تھے۔ آخر حضرت مروج الشریعت اور حضرت محمد اشرف نے حضرت

حجت اللہ کی قیومیت کا اقرار کر لیا۔ ان دونوں بزرگوں کی اولاد حضرت حجت اللہؒ کی مرید ہوئی۔ اب بھی وہ آنجناب ہی کے مرید ہیں۔ لیکن باقی تین بزرگ تادمِ مرگ اپنے آپ کو قطب کہتے رہے۔ ان کی اولاد اور ان کے مرید تادمِ حال اسی اعتقاد پر ہیں۔ لیکن اس بات پر سب متفق ہیں کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے چھیوں فرزند تمام اولیائے امت سے افضل ہیں۔ انشاء اللہ تعالٰے اس کتاب کے تیسرے حصہ میں اس کا حال لکھا جائیگا۔

ذکر در بیان

بنائے روضۂ منورہ حضرت ایشان عروۃ الوثقےٰ امام معصوم زمانی قیوم ثانی رضی اللہ تعالٰے عنہ:۔

جہاں پر اب حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کا روضہ مبارک ہے وہ جگہ حضرت مروج الشریعت کی ملکیت تھی۔ جب آنحضرت کا وصال ہوا تو حضرت مروج الشریعت نے آنحضرت کو اپنی جگہ میں دفن کر کے نہایت عالیشان روضہ بنانا چاہا شاہجہان کی لڑکی روشن آرا نے عرض کیا کہ یہ سعادت عظمےٰ میں حاصل کرنا چاہتی ہوں آنجناب نے اُسے منظور فرمایا اور تعمیر روضہ کا اذن دیا۔ اس پردہ بیگم نے ایران سے نہایت اعلےٰ درجے کے معمار اور استاد منگائے۔ اس خاتون نے مرید ہونے سے پہلے عجیب قسم کا محل خواب میں دیکھا تھا۔ جس پر آنحضرت کھڑے تھے وہ محل اسے بڑا دلچسپ معلوم ہوا۔ اسی کا نقشہ کاغذ پر بنا کر معماروں کو دیا۔ کہ اس قسم کا محل بناؤ۔ پہلے پتھر اور چونے کا ایک چبوترہ قد آدم کے برابر اونچا بنایا مرقد شریف پر جو چبوترہ میں تھا مٹی ڈالکر چبوترہ کے برابر کر دیا۔ آنحضرت نے حضرت مروج الشریعت پر ظاہر ہو کر فرمایا کہ اس قدر مٹی تم نے میرے سینے پر کیوں رکھی ہے اس کو دور کر دو۔ اسی وقت حضرت مروج الشریعتؒ نے حسب الارشاد صفہ کے درمیان سے جگہ خالی کرائی۔ اور تہ خانہ میں مرقد اعلےٰ بنایا۔ اس کے مقابلہ میں چبوترے پر بھی ایک مرقد بنایا پھر اس چبوترے پر نہایت عالیشان محل بنایا۔ جو آئینہ کی طرح چمکتا تھا اور جو طرح طرح کے نقش و نگار سے منقش تھا۔ چین و فرنگ کے نقوش سے آراستہ تھا۔

اس محل پر سنگ رخام کا نہایت اونچا گنبد بنوایا۔ اس محل کے چاروں کونوں میں چار برج بنائے۔ یہ گنبد اور چاروں برج سنہری بنوائے۔ اس محل کے گرداگرد اونچا چبوترہ بنوایا اس محل کی چاروں طرف چار بڑے محراب بنوائے۔ ہر محراب میں دو حجرے بنوائے۔ محل کے اندر نقاش کا کام بکثرت کیا۔ دیبا کی قسم کے فرش بنوائے۔ بعض نے وعدہ کیا کہ ہم نوبت بنوبت مہیا کرائینگے۔ دروازوں کے پردے شامیانے اور مزارپوش زربفت کے تھے۔ شامیانہ کے لئے اور سامان۔ قبر کے فرش کے لئے پتھر اور عود جلانے کے لئے۔ سونے چاندی کی انگیٹھیاں غرضیکہ ہر قسم کا اعلےٰ سے اعلےٰ شاہانہ سامان وہاں چھوڑا۔ اس قسم کی خوبصورت اور عالیشان عمارت سارے ہندوستان میں نہیں ناصر علی سرہندیؒ نے ایک قصیدہ میں اس روضہ کی بابت لکھا ہے ؎

اے زمیں مولد قدسی نسب و ہفت سما	رفعت بام تو از عالم ایجاد ورا
مغربی روضۂ تو ہست چوں بیت المعمور	گشت فردوس بریں مرقدش دہر آرا
مظہر نور خدا ہست مزار ملکوت	مرقد خواجہ کہ نام تو با عرش خدا

اپنے دیوان میں جو غزل اس روضہ کی شان میں لکھی ہے۔ اس کا مطلع یہ ہے ؎

در فیض است منشیں از کشائش نا امید اینجا
برنگ دانہ از ہر قفل مے روید کلید اینجا

اس روضہ کی تاریخ بنا جو دیوار روضہ پر لکھی ہے یہ ہے "مرقد محبوب حق قطب زماں" ایک اور شخص نے یوں تاریخ بنا رکھی ہے "بہشتے بنا شد"۔

آنحضرتؒ کے خلیفہ شیخ عطاء اللہ نے اپنے ہاتھ سے نہایت جلی قلم سے جس کا خط تقریباً دو انگل چوڑا ہے قرآن شریف لکھ کر روضہ مبارک میں رکھا ہوا ہے اس قرآن شریف کی جلد کا طول دو گز اور عرض ایک گز ہے۔

آنحضرتؒ کے فرزندوں نے اپنے حلقہ اور مراقبہ کے لئے روضہ مبارک کے گرداگرد چھوٹی چھوٹی عمارتیں بنوائی ہیں۔ حضرت مروج الشریعت نے اپنے واسطے مغرب کی طرف روضہ مبارک کے بالمقابل ایک چھوٹا سا محل بنوایا۔ اور حضرت حجۃ اللہ کو دے دیا۔ اور حضرت شیخ سیف الدین نے حضرت مروج الشریعت سے اجازت لیکر مشرق کی طرف محل بنوایا۔ دوسرے فرزندوں نے بھی اپنے اپنے لئے عمارتیں بنوائیں

حضرت مروج الشریعت نے روضہ مبارک کے شمال کی طرف ایک عالیشان مسجد بنوائی۔ اور اسی مسجد پر اونچے مینار بنوائے۔ ایک بڑا وسیع حوض لوگوں کے وضو کرنے واسطے بنوایا۔ روضہ مبارک اور مسجد کی عمارت اس قدر مضبوط بنوائی ہے کہ کئی مرتبہ روضہ مبارک کے گنبد پر بجلی گری۔ لیکن نقصان نہ پہنچا۔ حضرت قیوم رابع خلیفۃ اللہ کے وقت میں جب سرہند پر کافر غالب آئے۔ تو کئی ہزار بدکار کافر آنحضرت کے روضہ مبارک پر چڑھ گئے اور گنبد کو گرانا چاہا لیکن نہ گرا سکے۔ تین سو کافر گنبد سے گر کر ہلاک ہوئے۔ مجبور ہو کر روضہ سے بھاگ گئے +

آنحضرت رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک کے اندر آٹھ قبریں ہیں۔ (۱) آنحضرت رضی اللہ عنہ کی (۲) حضرت مروج الشریعت کی (۳) حضرت قیوم رابع کے والد ماجد حضرت ابو العلی کی (۴) حضرت محمد شرف کی (۵) حضرت محمد صبغۃ اللہ کی (۶) میرے مصنفؒ دادا حضرت شیخ محمد ہادی کی (۷) حضرت محمد پارسا کے فرزند شیخ الاسلام کی (۸) حضرت محمد پارسا کے پوتے نور معصوم کی۔ یہ تینوں قبریں پانچ قبروں کی پائنتی کی طرف ہیں۔ روضہ مبارک کے باہر چبوترہ کے ایک کونے میں حضرت محمد پارسا کا گنبد ہے حضرت محمد صدیق کا روضہ مبارک آنحضرت کے روضہ منورہ کے شمال کی طرف ہے۔ مسجد کے مقابل حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ کے روضہ کی بلندی اس قدر ہے کہ کئی میلوں سے نظر آتا ہے +

کہتے ہیں کہ اس روضہ منورہ کی عمارت اور سامان فرش فروش پر ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ خرچ ہوا۔ پانچ ہزار اشرفی گنبدوں پر صرف ہوئیں۔ چالیس ہزار روپیہ مسجد پر خرچ ہوا +

ذکر و بیان

اولاد امجاد حضرت ایشان عروۃ الوثقےٰ امام معصوم ثانی قیوم ثانی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آنحضرت رضی اللہ عنہ کی اولاد بے واسطہ میں چھ لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہیں فرزندان نرینہ کے اسماء یہ ہیں :-

حضرت محمد صبغۃ اللہ۔ حضرت خواجہ محمد نقشبند حجۃ اللہ۔ حضرت خواجہ محمد عبداللہ مروج الشریعت۔ حضرت محمد اشرف۔ حضرت شیخ سیف الدین حضرت شیخ محمد صدیق رضوان اللہ تعالےٰ عنہم۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ان چھ کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ تمام اولیائے امت سے افضل ہیں۔ آنجناب کی بیٹیوں کے اسمائے مبارک یہ ہیں۔ امۃ اللہ۔ عائشہ۔ عارفہ۔ عاقلہ۔ صفیہ ؀

حضرت شیخ محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ عنہ۔ آپ حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ کے بڑے فرزند ہیں۔ آپ ۱۰۳۳ھ ہجری کو حضرت مجدد الف ثانی کی زندگی میں پیدا ہوئے حضرت قیوم اوّل رضی اللہ عنہ نے آپ کے حق میں حضرت قیوم ثانی کو فرمایا کہ محمد معصوم! اس فرزند میں اصلی نور دکھائی دیتا ہے۔ اس کا نام صبغۃ اللہ رکھو ؀

میرے (مصنفؒ) قبلہ گاہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک روز میں بھائیوں سمیت بیٹھا تھا۔ کہ حضرت قیوم اول کی حضرت صبغۃ اللہ کو بشارت دینے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ بعض نے کہا اصل سے مراد طینت ہے۔ بعض نے کہا اصل سے مراد اسماء و صفات کے کمالات علیین ہیں۔ اس اثنا میں حضرت صبغۃ اللہ کی سواری آپہنچی۔ لوگوں نے کہا کہ آؤ انہیں سے پوچھ لیں۔ آنحضرت کی خدمت میں آکر اس بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ اصل سے مراد ظلال سے اوپر کے کمالات ہیں۔ جو علیین اسماء و صفات سے تعلق رکھتے ہیں۔ سوائے حضرت قیوم ثانی کے اور کسی کو یہ طینت حاصل نہیں ؀

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شیخ محمد صبغۃ اللہ حضرت مجدد الف ثانی رضہ کے حضور میں بیمار ہوئے۔ مرض اس قدر غالب آیا کہ زیست کی امید باقی نہ رہی حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ سے اپنے فرزند کی شفا کے بارے میں دعا کے لئے التجا کی۔ تو حضرت قیوم اول رضہ نے فرمایا کہ اس فرزند کے بارے میں کچھ فکر نہ کرو۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک بوڑھا ہاتھ میں عصا لئے ہوئے ہے۔ اور ہزارہا مرید اس کے گرد کھڑے ہیں۔ واقعی حضرت مجدد الف ثانی کی خوشخبری جو انہوں نے حضرت صبغۃ اللہ کے بارے میں دی تھی۔ پوری ہوئی۔ حضرت صبغۃ اللہ کی عمر قریباً سو سال کی ہوئی۔ ہزارہا لوگ مرید ہوئے۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ سفر اجمیر سے واپس آئے تو انہیں دیکھ کر فرمایا۔ "السلام علیکم یا صبغۃ اللہ" حضرت

صبغۃ اللہ نے علوم معقول منقول۔ فروع اور اصول انتہائی درجے تک حاصل کیا بعد ازاں والدِ ماجد کی خدمت میں باطنی علم حاصل کیا۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے تمام خصائص و کمالات حاصل کئے۔ آنحضرت نے اس فرزند کو ولایت کابل اور غور کی خلافت مطلق دے کر رخصت فرمایا۔ اس ولایت کے تمام چھوٹے بڑے آپ سے رجوع ہوئے ہزارہا آدمی مرید ہوئے۔ آپ کے حلقہ میں ہر صبح و شام ہزارہا آدمی شامل ہوا کرتے تھے +

میرے (مؤلف) حضرت قبلہ گاہ فرماتے ہیں کہ کابل میں ایک روز حضرت صبغۃ اللہ استنجا کر رہے تھے بعد ایک کونے میں پھر رہے تھے۔ ہاتھ میں اسی طرح استنجا کا ڈھیلا تھا۔ اتنے میں ایک فقیر نے آکر سوال کیا۔ آنجناب نے وہی ڈھیلا اُسے عنایت کیا۔ اس فقیر نے کہا کیا آپ مجھے استنجا کا ڈھیلا دیتے ہیں۔ آنجناب نے ناراض ہو کر فرمایا کہ لے لو۔ اس نے مجبوراً لے لیا۔ جب غور سے دیکھا تو وہ خالص سونا تھا۔ آنحضرت پیٹ کے درد کے وقت چنوں کی روٹی جو سراسر مخالف مرض ہے کھایا کرتے۔ تو پیٹ کا درد دفع ہو جاتا +

ایک روز آپ حقہ پی رہے تھے۔ کہ اتنے میں ایک شخص آپ کی زیارت کے لئے آیا۔ جو حقے کا سخت مخالف تھا۔ لیکن وہ ادب کی وجہ سے کچھ نہ کہ سکا۔ لیکن آپ نے اس کے خیال سے واقف ہو کر فرمایا۔ کہ دیکھ اس حقہ میں کیا بھرا ہے۔ جب چلم اُلٹ کر دیکھا۔ تو بجائے تمباکو کے چنبیلی کے پھول تھے۔ جن پر آگ کا اثر نہیں ہوا تھا۔ وہ شخص آنحضرت کا ارادت معتقد ہو گیا +

حضرت خلیفۃ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں تین آدمی افضل تھے۔ ایک حضرت حجۃ اللہ۔ دوم حضرت مروج الشریعت سوم حضرت محمد صبغۃ اللہ۔ میں نے ان میں سے دو کو دیکھا۔ ایک حضرت حجۃ اللہ۔ دوم حضرت محمد صبغۃ اللہ۔ حضرت صبغۃ اللہ کا وصال ۹۔ ربیع الثانی ۱۱۲۰ھ ہجری جمعہ کے روز عصر کے وقت غلبہ کفار میں شہر سرہند کے اندر ہوا۔ باوجود کفار کے غلبہ کے آنجناب کا جنازہ نہایت بلند آواز سے صلوٰۃ و تکبیرات کہکر ہزارہا مسلمان ساتھ تھے اور بڑی عزت اور دھوم دھام سے حضرت عروۃ الوثقےٰ کے روضہ مبارک میں لا کر دفن کیا۔ لیکن کافروں نے دم نہ مارا۔ یہ آنحضرت کا تصرف تھا حضرت صبغۃ اللہ کی قبر حضرت

امام معصوم رضی اللہ عنہ کے گنبد میں مغربی دروازہ کے اندر حضرت محمد اشرف کی مرقد کے پہلو میں واقع ہے۔ آپ کی اولاد چار لڑکے اور سات لڑکیاں ہیں +

شیخ ابوالقاسم - آپ حضرت محمد صبغۃ اللہ کے بڑے فرزند ہیں۔ آپ کی عمر حضرت قیوم ثانی کی زندگی میں پچیس سال کی تھی۔ باطن سلوک حضرت قیوم ثانی رضہ سے حاصل کیا۔ آنحضرت آپ پر بدرجہ غایت مہربان تھے۔ ظاہری علم اپنے والد بزرگوار اور چچوں سے انتہائی درجہ تک حاصل کیا۔ شیخ ابوالقاسم حضرت محمد صبغۃ اللہ کے سارے فرزندوں سے بڑھکر مقبول و منظور تھے۔ آپ حضرت حجت اللہ کے داماد اور حضرت مروج الشریعت کے متبنٰے اور حضرت محمد اشرف کے شاگرد تھے۔ تمام کتابیں تحصیل کر کے حضرت شیخ سیف الدین کی خانقاہ کے میر سامان ہوئے۔ حضرت محمد صدیق کے ہم عمر تھے ۱۰۸۱ھ ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک میں چبوترے کے باہر جنوب کی طرف مدفون ہوئے۔ سب سے پہلے قبر جو حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک میں بنی یہ تھی +

کہتے ہیں حضرت مروج الشریعت نے اپنے دست مبارک سے شیخ ابوالقاسم کو قبر میں اُتارا۔ نہایت غمگین ہوئے۔ آنحضرت کے تمام فرزندوں نے آپ کی وفات پر اظہار افسوس کیا۔ آپ دنیا سے لاولد گئے +

شیخ محمد اسمٰعیل - آپ حضرت محمد صبغۃ اللہ رضہ کے دوسرے فرزند ہیں آپ پہلے حضرت قیوم ثانی رضی اللہ کے مرید تھے۔ بعد ازاں اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں باطنی سلوک طے کر کے خلافت پائی۔ والد بزرگوار نے شیخ محمد اسمٰعیل کو اپنے فرزندوں سے اپنا قائم مقام بنایا۔ اور تمام مریدوں پر خلیفہ مقرر فرمایا۔ ایک سال خود حضرت شیخ کابل میں تشریف لیجاتے تھے اور ایک سال شیخ محمد اسمٰعیل کو اپنا قائم مقام بنا کر کابل بھیجتے تھے تمام مریدوں نے آپ سے رجوع کیا۔ حضرت محمد صبغۃ اللہ کی وفات کے بعد تمام مریدوں نے شیخ محمد اسمٰعیل سے بیعت کی۔ شیخ محمد اسمٰعیل بھی اپنے آباؤ اجداد کے طریقے پر ثابت قدم رہے۔ آپ حضرت مروج الشریعت کی بیٹی سے منسوب تھے ۱۱۲۳ھ ہجری میں وفات پائی۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک میں مدفون ہوئے۔ آپ کی اولاد میں چار لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہیں +

شیخ محمد صبغۃ اللہ - آپ شیخ محمد اسمٰعیل کے بڑے بیٹے اپنے دادا کے مرید تھے۔ سلوک باطنی بھی انہیں سے حاصل کیا۔ میرے (مصنفؒ) والد ماجد فرماتے تھے۔ کہ شیخ صبغۃ اللہ حضرت حجت اللہ کی اولاد میں مستثنےٰ ہیں۔ لڑکپن میں ایک دفعہ آپ بیمار ہوئے۔ حتےٰ کہ زیست کی کوئی امید باقی نہ رہی۔ آپ کی والدہ جو حضرت مروج الشریعت کی بیٹی تھیں۔ باپ کے پاس آکر ملتجی ہوئیں۔ آنحضرت نے ظاہر ہو کر اس کا مرض اپنے پر لیا۔ آپ کو شفا ہوئی۔ آنجناب مریض ہوئے اور اسی مرض میں وفات پائی۔ شیخ صبغۃ اللہ ورع تقوےٰ اور استقامتِ حضرات سرہند سے موصوف تھے لیکن آپ کی اولاد سے کوئی زندہ نہ رہا +

شیخ غلام معصوم - آپ شیخ محمد اسمٰعیل کے دوسرے فرزند اپنے دادا کے مرید ہیں۔ سلوک باطنی بھی انہیں سے حاصل کر کے خلافت سے مشرف ہوئے۔ دادا صاحب کے تمام مریدوں نے آپ سے رجوع کیا۔ آج کل حضرت محمد صبغۃ اللہ کے قائم مقام ہیں۔ اور اکثروں کو خلافت بھی عطا فرمائی ہے۔ احمدیہ معصومیہ طریقے پر ثابت قدم ہیں۔ آپ اپنے وقت کے مشہور آدمی تھے۔ آپ کی مشیخیت اس زمانے ابنائے جنس میں ممتاز ہے آپ حضرت قیوم رابع کی بہن اور حضرت ابوالعلی کی بیٹی سے منسوب ہیں آپ کے دو لڑکے اور ایک لڑکی تھی +

غلام احمد - آپ حضرت قیوم رابع کے بھانجے اور شیخ معصوم کے بڑے بیٹے ہیں۔ صالح اور متقی مرد تھے +

غلام محمد - آپ شیخ غلام معصوم کے دوسرے بیٹے ہیں آپ نے سلوک باطنی باپ سے حاصل کر کے خلافت پائی۔ آپ کو ان کے والد ماجد نے اپنا قائم مقام اور خلیفہ بنایا۔ آپ کے سات لڑکے ہیں۔ لیکن اُن کے نام معلوم نہیں۔ آپ کے سات اور لڑکے بھی ہیں۔ اُن کے بھی نام معلوم نہیں۔ آپ کی صرف ایک لڑکی ہے جو حضرت شیخ محمد ہادی کے پوتے نور سبحان کی منسوبہ تھیں۔ شیخ محمد اسمٰعیل کی مذکورہ بالا اولاد حضرت مروج الشریعت کی بیٹی سے ہوئی +

محمد اسحاق - آپ شیخ محمد اسمٰعیل کے تیسرے فرزند اعلےٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار ہیں۔ اور اپنے بزرگوں کے طریقہ پر ثابت قدم تھے +

عبدالرزاق - آپ شیخ محمد اسمٰعیل کے چوتھے فرزند اور اپنے باپ کے مرید تھے نہایت صالح اور اپنے آباواجداد کے طریقے پر مستقل تھے ۔

شیخ محمد اسمٰعیل کی پانچ لڑکیاں ہیں - ایک منور خانم جو شیخ حسام الدین سے منسوب ہے، دوسری منیرہ مخدومہ - تیسری منیرہ جو شیخ کلمۃ اللہ سے منسوب تھی - چوتھی خدیجہ خانم جو محمد فاروق کی منسوب تھی - پانچویں فاطمہ خانم جو محمد معاذ کی منسوبہ تھی ۔

شیخ اہل اللہ - آپ حضرت صبغۃ اللہ کے تیسرے فرزند نہایت قابل اور نیکو خصال مرد تھے آپ اپنے والد بزرگوار کے مرید تھے۔ آپ کی اولاد میں سے صرف ایک بیٹی تھی جو شیخ محمد سے منسوب تھی ۔

شیخ پیر - آپ حضرت محمد صبغۃ اللہ کے چوتھے فرزند ہیں اپنے والد ماجد کی خدمت میں باطنی سلوک طے کر کے خلافت پائی - آپ اپنے آباواجداد کے طریقہ پر ثابت قدم تھے ۔

حضرت محمد صبغۃ اللہ کی ایک بیٹی صائمہ شیخ محمد کاظم قدس سرہ سے منسوب تھی دوسری آضیہ جو نہایت عالمہ اور محدثہ تھیں شیخ محمد کاظم کی منسوبہ تھیں - تیسری عالیہ شیخ محمد موسےٰ سے منسوب تھیں - چوتھی ماریہ میر صفا احمد کی منسوبہ تھیں - پانچویں افعہ جو شیخ عبدالحی کی منسوبہ تھیں - چھٹی باقیہ المشہور بہ ہودنہ بیگم جو شاہ گدا سے منسوب تھیں - ساتویں روشن آرا جو شیخ محمد برکت اللہ کی منسوبہ تھیں ۔

صوفی عبدالرشید - آپ حضرت صبغۃ اللہ کے خلیفہ ہیں - سلوک باطنی آنجناب سے حاصل کر کے خلافت پائی حضرت خلیفۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس اکثر آیا کرتے تھے - مستقیم الاحوال تھے - شجرہ نقشبندی کو آپ نے منظوم کیا - جس کا مقطع یہ ہے ؎

رشیدی کلب ایشاں امید است   کہ یابد لقمہ از خوان ایشاں

صوفی عبداللطیف - آپ حضرت محمد صبغۃ اللہ کے خلیفہ ہیں طریقہ احمدیہ پر پورے پورے ثابت قدم تھے - بہت لوگوں کو آپ سے فائدہ ہوا ۔

سرہ شاہ عالم - آپ حضرت محمد صبغۃ اللہ کے خلیفہ ہیں - کہتے ہیں آپ نے شیخ غلام معصوم سے سلوک باطنی حاصل کر کے خلافت پائی - بہت سے پٹھان آپ کے مرید ہوئے آپ ملک مالوہ میں رہتے تھے - حضرت صبغۃ اللہ کے خلفا بکثرت ہیں کہاں تک لکھے

حالات لکھوں ٭

حضرت خواجہ محمد نقشبند حجۃ اللہ قیوم ثالث رضی اللہ عنہ - آپ حضرت قیوم ثانی رضؓ کے دوسرے فرزند تھے ۔ انشاء اللہ تعالےٰ آپ کے حالات اور آپکے فرزندوں اور خلفا کے حالات اس کتاب کے تیسرے حصہ میں لکھے جائینگے ٭

حضرت امام الطریقت مروج الشریعت خواجہ محمد عبید اللہ رضی اللہ عنہ

کے مجمل حالات

زساز دگر پردہ بنیاد کن — زنقشِ عبید الٰہی یاد کن
طراوت دہ گلشن خاکیاں — معطر کن بزم افلاکیاں
شریعت ازو یافت زیب و دگر — طریقت ازو یافت تازہ زسر
بدو گفت آں والد نامدار — کہ اے در طریقت شہِ کامگار
بقطبیت گر بخواھم سزا است — بقیومیت گر بگویم رواست

آنجناب حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ کے تیسرے فرزند ہیں - آپ ۲۱ - شعبان ۱۰۳۴ ہجری کو پیدا ہوئے ٭

حضرت قیوم رابع خلیفۃ اللہ رضی اللہ عنہ حضرت قیوم ثالث رضی اللہ عنہ کی زبانی فرماتے ہیں - کہ حضرت مروج الشریعت کی ولادت کے دن فرشتے آسمان سے اترے جن سے تمام روئے زمین پر ہو گیا - فرشتے بحکم خدا یہ آیت پڑھتے تھے - جو حضرت یحییٰ علیہ السلام کے حق میں وارد ہے "یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا[۵]" اور حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ کو مبارکباد دیتے ہیں ٭

ترویجہ میں لکھا ہے کہ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے فرزند محمد عبید اللہ کی ولادت کے روز جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مع دوسرے انبیاء علیہم السلام تشریف آور ہوئے اور اس فرزند کے دائیں کان میں اذان بائیں میں تکبیر پڑھکر فرمایا کہ یہ فرزند صاحب طینت و اصالت ہے اپنے باپ دادا کی طرح تمام اولیائے امت سے افضل ہوگا ٭

---

[۵] جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرا اور جس دن اٹھیگا زندہ ہو کر ٭ پ ۱۶ ع ۴

حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کا اسم شریف محمد عبید اللہ، لقب ہادالدین اور کنیت ابو العباس مقرر فرمائی۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کو آپ سے اس طرح محبت تھی جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام سے تھی۔ کبھی ان کے پلنگ کو اپنے سے جدا نہ کیا۔ ایک روز حضرت مروج الشریعت باغ کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اتفاقاً رات ہوگئی۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے خود دست مبارک سے رقعہ لکھا کہ اے فرزند! جلدی جلدی پہنچو۔ کیونکہ میری طبیعت تمہاری طرف متوجہ ہے۔ دین و دنیا کے کام تمہارے آنے پر موقوف ہیں۔ چونکہ آنحضرت قیوم زمان تھے اس واسطے آپ کے کسی اور طرف متوجہ ہونے سے اہل زمانہ کے کاروبار میں فرق پڑتا تھا حضرت مروج الشریعت خط کے دیکھتے ہی والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضرت بسبب کثرت محبت اس فرزند کو حضرت جیو صاحب کہا کرتے تھے۔ اسی واسطے حضرت مروج الشریعت کو حضرات سرہند حضرت جیو کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے ؎

حضرت صاحب کہ شاہ دلبران است — سراپا دلبراں را دلبراں است
چو عنصر نہ فلک سرگشتہ او — بہ جسم و روح و عقل اول آن است
نہ علم و حلم او آخر چہ گویم — علی وقت زین عارفان است
ہمہ اسرار علم بندہ او — عبید اللہش فخر جہان است
حضرت صاحب کہ مہرش در دل من — نہ جسم و جان بل خود جان جان است
میان بوستان شرع اسلام — خراماں ہمچو سرو بوستان است
بہارش را خزاں ہرگز مبادا — کہ او سرو رواں و راحت جان است

حضرت مروج الشریعت کی والدہ ماجدہ فرماتی تھیں کہ مجھ پر حضرت جیو صاحب کا احسان کلی ہے کیونکہ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے ان کی ولادت کے بعد مجھے فرمایا کہ تو نے ایسا بچہ جنا ہے کہ آئندہ تمہاری زندگی میں میں اور کسی عورت سے نکاح نہیں کرونگا۔ ایک لونڈی جو اس سے پہلے موجود تھی اُسے بھی جواب دے دیا۔

حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا تھا کہ تیرے فرزند میری طرح ہو نگے۔ ان فرزندوں سے مراد محمد نقشبند اور

محمد عبید اللہ ہیں۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت مروج الشریعت کو علیت واصالت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشخبری دی تھی۔ نیز آنحضرت اس فرزند کو فرماتے تھے۔ کہ تم میرے ساتھ برابر جاتے ہو۔ بیچ کی انگلی سبابہ سے اشارہ کر کے فرماتے تھے۔ کہ میرا اور تیرا عروج برابر ہے اور میرا اور تیرا نزول عدم صرف کے نقطہ میں ہے۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت جیو صاحب کو خاص حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری دی +

حضرت قیوم رابع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب کبھی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں۔ وہاں پہلے ہی مروج الشریعت کو موجود پاتا ہوں

ذکر دربیان

نشستن حضرت جیو صاحب خواجہ محمد عبید اللہ بر مسند ارشاد و رجوع کردن اصاغر واکابر عالم بخدمت آنحضرت وخطاب یافتن حضرت مروج الشریعت و بیان سال اول ارشاد آنحضرت رضی اللہ عنہ :-

حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت جیو صاحب نے سوموار کے روز ۱۱- ربیع الاول ۱۰۷۹ھ ہجری کو مسند ارشاد پر جلوس فرمایا۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے اکثر مریدوں اور خلفا نے آنحضرت سے بیعت کی۔ بہت سے بڑے بڑے علما اور مشائخ نے اپنی مشیخیت ترک کر کے آنحضرت کے حلقہ مریدی میں داخل ہوئے ہر روز گروہا گروہ خلقت اطراف وجوانب عالم سے آنجناب کی خدمت میں آکر مرید ہوتی تھی۔ اور اس قدر ہجوم ہوجاتا۔ کہ مراقبہ کے لئے بیٹھنے کے واسطے جگہ نہ ملتی۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے جس خلیفہ نے آپ سے بیعت کی۔ وہ شیخ ابو المظفر برہانپوری تھے۔ بعدازاں باقی کے مرید اور خلفا بھی حاضر خدمت ہوگئے۔ آپ نے خلفائے معصومی کو از سر نو خلافت عنایت فرمائی۔ اور باقی مریدوں کو اپنی طرف سے خلافت عنایت کر کے روئے زمین کے مختلف حصوں میں بھیج دیا۔ جہاں جہاں آنجناب کے خلفا گئے۔ ہزارہا آدمی ان کے مرید ہوئے۔ حضرت عروۃ الوثقےٰ کی خانقاہ کی رونق وطراوت حضرت جیو صاحب سے بدستور قائم رہی۔ اور آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے نائب مناب اور قائم مقام بنے

۵) عبید اللہ شاہ اولیا بود | مہین فرزند قیوم زماں بود
زمعصوم ازل محبوبیت یافت | زنور فیض بر عالم از آں تافت
جبینش از اصالت گشتہ پر نور | چو در مصحف نمایاں آیتے نور
زہر جامش جہان مست و مدہوش | بہر کشور زفیض جوش در جوش

حضرت جیو صاحب کے چچا کے بیٹے شیخ سعدالدین شیخ عبدالاحد اور شیخ خلیل اللہ آپ کے مرید ہوئے۔ شیخ سعدالدینؒ فرماتے ہیں۔ کہ ایک رات میں نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ جو فرماتے ہیں۔ کہ محمد عبید اللہ قرب الٰہی میں میری طرح ہیں۔ جو شخص میرے خاص کمالات حاصل کرنا چاہتا ہے اُسے لازم ہے کہ محمد عبید اللہ سے رجوع کرے۔ صبح آکر آنجناب کا میں مرید ہو گیا۔ شیخ عبدالاحد کو قدیم سے حضرت جیو صاحب سے خصوصیت تھی۔ جیسا کہ پینتیسویں سال قیومیت میں بیان ہو چکا ہے۔ سو وہ حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضرت جیو صاحبؒ کے حلقہ مراقبہ میں بیٹھا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب کبھی میں آنجناب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تو حضرت امام معصومؒ اور حضرت جیو صاحبؒ کو کمالات الٰہی میں یکساں دیکھتا ہوں +

شیخ خلیل اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت قیوم ثانی رضہ سے پوچھا کہ آنجناب کے بعد بھی کوئی صاحب طینت اصالت ہے یا نہیں فرمایا میرے فرزند محمد معصوم عبید اللہ میں طینت و اصالت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اور وہ میرا قائم مقام ہے۔ میں نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت جیو صاحب سے رجوع کیا۔ جس قسم کا فیض حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ سے حاصل کرتا تھا اسی طرح کا حضرت جیو صاحب سے حاصل کیا +

میں (مصنفؒ) نے شیخ خلیل اللہ کی زبانی سنا ہے جو فرماتے تھے کہ اگر حضرت صاحب زندہ ہوتے تو میں کسی اور کی طرف رجوع نہ کرتا۔ حضرت مجدد الف ثانی رضہ کی اکثر اولاد نے باطنی رجوع حضرت سے کیا۔ اور فیض حاصل کیا حتےٰ کہ حضرت امام معصومؒ کے فرزندوں نے بھی آنحضرت کے کمالات کا اقرار کیا +

میرے (مصنفؒ) جد امجد کو اکب دریہ میں لکھتے ہیں کہ ایک روز میں حضرت

شیخ سیف الدین کے پاس بیٹھا تھا۔ کہ حضرت شیخ نے فرمایا۔ کہ کیا حضرت قیوم ثانی رضی
کے بعد کسی کو طینت و اصالت حاصل ہے۔ مَیں نے کہا حضرت حجۃ اللہ اور مروج الشریعت
کو طینت و اصالت حاصل ہے پھر حضرت شیخ نے پوچھا۔ یہ کیونکر معلوم ہوا۔ میں نے
کہا حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت مروج الشریعت کو طینت کی خوشخبری
دی ہے۔ حضرت صاحب نے اس خوشخبری کو اپنے دست مبارک سے لکھا ہے
اگر آپ اپنے بھائی کے دستخط پہچان سکتے ہیں تو میں لاؤں۔ فرمایا ہاں پہچانتا ہوں۔
وہ کاغذ لاؤ۔ دوسرے روز وہ کاغذ میں لایا۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ فلاں را حضرت
قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے مجھے طینت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشخبری دی
ہے اور بعض اعضا بھی مقرر فرمائے ”اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ“ جب حضرت
شیخ نے اس کاغذ کو دیکھا۔ تو مطالعہ کے بعد فرمایا کہ حضرت عروۃ الوثقےٰ کے بعد
شیخین مکرمین اس لائق ہیں کہ انہیں طینت و اصالت حاصل ہو۔ ان شیخین سے
مراد حضرت حجۃ اللہ اور مروج الشریعت ہیں۔ اس سال حق تعالےٰ نے حضرت صاحب
کو مروج الشریعت کا خطاب دیا +

آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ایک روز میں فجر کی نماز کے بعد مراقبہ
کئے بیٹھا تھا کہ ایک باغ دکھائی دیا۔ جس میں دو محل ہیں۔ ایک چھوٹا دوسرا اونچا
مَیں نیچے کے محل میں بیٹھ گیا۔ کہ اچانک مجھے اونچے محل میں لے گیا۔ الہام ہوا۔
کہ تجھے تمہارے محل سے تمہارے جد امجد کے محل میں پہنچایا گیا ہے۔ جد امجد سے
مراد حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ یعنی حضرت صاحب کے کمالات
حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے کمالات کی طرح ہیں۔ بعد ازاں الہام ہوا
کہ تمہیں مروج الشریعت کا خطاب دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت صاحب لکھتے ہیں
کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ کہ تم مروج الشریعت ہو +

ذکر در بیان

سال دوم ارشاد حضرت مروج الشریعت و بنا مسجد کہ در روضۂ
منورہ حضرت ایشاں است و بیان دیگر وقائع و قضایا کہ وقوع شد

اس سال حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ نے حج کا ارادہ کیا۔ آنجناب کے ہر ایک مرید و مخلص نے اپنے حسب مقدور اس سفر کی تیاری کے لئے روپیہ بطور ہدیہ و نذر پیش کیا۔ اتفاقاً بعض وجوہات سے سفر کا ارادہ ملتوی ہو گیا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ روپیہ سفر حج کے واسطے جمع کیا ہوا ہے۔ یہ روپیہ اپنے مصرف میں نہیں لانا چاہئے۔ بہتر یہ ہے کہ اس روپیہ سے ایک مسجد بنوائی جائے۔ حکم دیا کہ روضہ مبارک کے شمال کی طرف ایک عالیشان مسجد بنائیں۔ تھوڑے عرصہ میں اینٹ پتھر اور چونے کی نہایت خوبصورت اور عالیشان مسجد بنکر تیار ہو گئی۔ دیواریں اور محراب پکے بنائے گئے۔ دونو طرف دو اونچے مینار اور تین بڑے گنبد اس مسجد پر بنائے۔ اور ان کے اندر بیل بوٹے کا نہایت عجیب و غریب کام کروایا۔ مسجد کے شمال کی طرف ساٹھ گز مربع ایک حوض بنوایا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد قدیم حوض کو بند کیا گیا۔ اور ایک اور عمارت بنوائی گئی۔ اور مسجد کے جنوب کی طرف روضہ مبارک اور محل کے مابین حوض مقرر کیا۔

اسی سال حضرت مروج الشریعت حضرت حجۃ اللہ قیوم ثالث رضی اللہ عنہ کی دوسری شادی کے لئے آنجناب کے ساتھ کابل تشریف لے گئے۔ اس سفر میں حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے تین فرزند ہمراہ تھے۔ یعنی حضرت حجۃ اللہ رض۔ حضرت مروج الشریعت اور حضرت محمد صدیق۔ حضرت مروج الشریعت کا یہ طریقہ تھا۔ کہ اپنے خاص مریدوں سمیت آدھی رات کو سفر کرتے اور صبح ہوتے منزل پر پہنچ جاتے۔ باقی کے ہمراہی فجر کے وقت روانہ ہو کر دوپہر کو منزل پر پہنچتے۔ اثنائے راہ میں ایک رات ایک خرقہ پوش نے آکر سلام کیا۔ اور کہا کہ آپ نے کابل میں مجھ سے ایک ہزار روپیہ قرض لیا تھا۔ اب ادا کر دیں۔ آنحضرت نے فرمایا میں تو کبھی کابل نہیں گیا۔ اور نہ تیری صورت کا آشنا ہوں۔ اسنے کہا ضرور بالضرور آپ ہی نے مجھ سے لئے ہیں۔ آنجناب رض نے فرمایا۔ اگر ہزار روپیہ لینا چاہتے ہو۔ تو منزل پر اتر کر دینگے۔ اس نے کہا میں ایک قدم آگے نہیں جانے دونگا۔ اسی جگہ لونگا۔ آنحضرت از راہ خُلق وہیں کھڑے ہو گئے۔ اور ایک شخص کو پیچھے بھیجا کہ ہزار روپیہ لے آؤ۔ جب روپیہ لایا گیا۔ تو اس مکار نے روپیہ لینے کے بعد کہا۔ جب آپ نے مجھ سے قرض لیا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس کا وزن

اس سے زیادہ تھا یا کم اگر کم و بیش ہے۔ تو میں نے بخشا۔ اور روپیہ مجھے بخشو حضرت صاحب نے مسکرا کر فرمایا میں نے بخش دیا۔ بعد ازاں آدمیوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اس مرد نے اپنی عاقبت کو بھی پاک کر لیا ہے +

اسی سفر کی اثنا میں ایک روز فجر کی نماز کے بعد مراقبہ کیا اور فرمایا کہ لوح محفوظ مجھ پر منکشف ہوئی۔ وہاں میں نے لکھا دیکھا۔ کہ محمد معصوم صدیق دلی۔ ایک شخص نے کہا۔ اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ محمد معصوم ولی صادق ہے۔ آنحضرت نے فرمایا نہیں بلکہ اس سے مراد میرے بھائی محمد صدیق ہیں +

حاجی عبید اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مروج الشریعت حضرت حجۃ اللہ کا نکاح پشاور میں کر کے واپس لاہور پہنچے تھے۔ کہ خوارزم کے مشہور شیخ شیخ عبد الرحمن خوارزمی آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مرید ہوئے۔ انہوں نے کہا مرید ہونے کا سبب یہ ہے کہ ایک رات تہجد کی نماز کے بعد میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک جنگل میں ایک مرشد تخت پر بیٹھے ہیں۔ اور اُن کے گرداگرد ہزار ہا آدمی کھڑے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں۔ اور یہ گرد و نواح کھڑے ہوئے کون ہیں کہا یہ بزرگ محمد عبید اللہ مروج الشریعت ہیں۔ اور یہ لوگ شریعت اور طریقت کے رکن ہیں جنہیں حق تعالےٰ نے ان کی تابع کیا ہے۔ اس خواب کو دیکھنے کے بعد آنحضرت کی زیارت کا شوق از حد ہوا۔ حتےٰ کہ بے قرار ہو کر سفر ہند کا ارادہ کیا۔ جب آنحضرت کے دیدار فائض الانوار سے مشرف ہوا۔ تو خواب بالانظارہ دیکھا +

شیخ عبد الرحمن آنحضرت کے بڑے خلفا سے ہیں جب تینوں بھائی سرہند میں آئے۔ تو حضرت صاحب اور حضرت محمد صدیق کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوئی تھیں۔ دونو کو حضرت مروج الشریعت کی خدمت میں لایا گیا۔ کہ اپنی نسل کو پہچانتے ہیں یا نہیں آنحضرت نے اپنی لڑکی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ کہ یہ ہماری بیٹی ہے۔ اُس کا نام حسن النسا مقرر کیا +

ذکر دربیان

سال سوم ارشاد حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ طلبیدن آنحضرت

(اسلطان عالمگیر وابا کردن آنجناب از رفتن و بیان دیگر قضایا):-

پہلے بیان ہو چکا ہے۔ کہ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے سلطان عالمگیر کو حضرت شیخ سیف الدین کے حوالے کیا۔ ان دنوں حضرت شیخ بعض دشمنوں کے کہنے سے بادشاہ سے ناراض ہو گئے۔ حالانکہ بادشاہ محض بے قصور تھا۔ بادشاہ نے بہتیرا کہا کہ کسی۔ نے میری طرف سے محض جھوٹ آپ کی خدمت میں کہا ہے۔ لیکن حضرت شیخ نے بادشاہ کی طرف پھر توجہ نہ کی۔ بادشاہ اس بات سے بہت گھبرایا۔ اور حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے باطن کی طرف متوجہ ہوا۔ ایک رات آنحضرت رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ جو فرماتے ہیں کہ میرا فرزند محمد عبید اللہ صاحب طینت اصالت ہے اور قرب الٰہی میں میرے برابر ہے جا کر اس کے مرید ہو جاؤ۔ بادشاہ یہ خواب دیکھ کر نہایت خوش ہوا۔ اپنے ہاتھ سے ایک عرضی حضرت مروج الشریعت رضی کی خدمت میں لکھی۔ کہ آنجناب کی ملازمت کا اشتیاق حد سے زیادہ ہے۔ طبیعت بے اختیار چاہتی کہ آنجناب کی خدمت میں حاضر ہوؤں لیکن بعض امور کی وجہ سے میرا وہاں آنا نہیں ہو سکتا۔ اگر آنجناب از راہ کرم اس طرف قدم رنجہ فرمائیں۔ تو بہت لوگ گرداب ضلالت سے نکل کر ساحل نجات پر پہنچیں گے اور مذکورہ بالا خواب عرضی میں لکھ دیا۔ آنجناب نے اس عرضی کے جواب میں لکھا کہ میرا شاہ جہان آباد آنا سخت مشکل ہے۔ ہم دعائے غائبانہ میں جو صریح الاثر ہے مشغول ہیں۔ بادشاہ نے دوبارہ آنحضرت کی طلب کے لئے عرضی لکھی۔ آنجناب رضی نے بھی ویسا ہی جواب لکھا حتیٰ کہ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے چودہ خط لکھے۔ لیکن ایک بھی مفید نہ پڑا۔ آنجناب نے بادشاہ کے پاس جانا منظور نہ فرمایا +

حضرت قیوم رابع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ انہیں دنوں ایک رات عشا کی نماز کے بعد حضرت حجۃ اللہ رضی اور مروج الشریعت رضی بیٹھے تھے۔ کہ ایک شخص نے آ کر عرض کیا میں نے دونوں بزرگوں کی دعوت کی ہے۔ میرے غریب خانہ پر تشریف لے چلو۔ دونوں صاحبوں نے سنت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق دعوت قبول فرمائی۔ اور اس کے ساتھ روانہ ہوئے۔ لوگوں نے اس سے گھر کا پتہ پوچھا۔ کہا پاس ہی ہے۔ دونوں بزرگ پیادہ پا ہوئے۔ اُس نے پھر عرض کیا۔ کہ مجھ میں اتنے آدمیوں کو کھانا کھلانے کی طاقت نہیں۔ آپ دونوں بھائی اکیلے تشریف لے چلو حضرت مروج الشریعت نے تمام یاروں کو

رخصت کیا۔ جب تھوڑا راستہ طے کر چکے تو پوچھا کہ تمہارا گھر کہاں ہے کہا۔ آپ کے سامنے۔ حتیٰ کہ شہر کے باہر ایک جھونپڑی میں لے گیا۔ حضرت حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں سخت درد تھا۔ آہستہ چلنے کے باعث اور بھی زیادہ تکلیف ہوئی۔ وہ شخص تھوڑی سی کھچڑی جو ایک آدمی کی خوراک کا تیسرا حصہ تھی لایا۔ جسے دونو بھائی کھا کر واپس آئے۔ حضرت قیوم رابع فرماتے ہیں۔ کہ یہ دعوت کرنے والا وہی شخص ہے۔ جس کی سفارش آنجناب نے بادشاہ سے کئی مرتبہ کی۔ جب کہ بادشاہ سرہند میں آیا۔ جب اس کے کام میں ذرا دیر ہوتی۔ تو وہ دعوت یاد دلاتا۔

انہیں دنوں حضرت حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ کابل تشریف لے گئے۔ حضرت مروج الشریعت رضہ بھی بھائی کے ساتھ گئے۔ جب ستلج پار ہوئے۔ تو حضرت کو تپ دق کا عارضہ ہوا۔ آنجناب وہیں سے سرہند میں واپس آگئے۔ اس مرض کا اس قدر غلبہ ہوگیا۔ کہ اسی آزار سے آپکا وصال ہوگیا۔

اسی سال شیخ شاہ محمد حضرت مروج الشریعت رضہ کے مرید ہوئے۔ آپکے مرید ہونیکا سبب یہ ہوا۔ کہ ایک رات جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اور حضرت مروج الشریعت تمام امت کے احوال آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کر رہے ہیں۔ اور اہل دنیا کے کام سرانجام کروا رہے ہیں۔ اس نے بھی اپنے مقصد کو ظاہر کیا۔ آنجناب نے اس کا کام بھی درست کرایا۔ اور فرمایا تو فلاں روز ہمارے پاس آئیگا۔ تو تمہارے دوسرے کام بھی ٹھیک ٹھاک کر دونگا۔ اس خواب کے دوسرے روز میں نے آنحضرت رضہ کی زیارت کا ارادہ کیا۔ حاضر خدمت ہو کر مرید ہوا۔ حضرت مروج الشریعت رضہ نے اُسے کچھ عرصہ اپنے پاس رکھ کر خلافت دیکر رخصت کیا۔

ذکر دربیان

سال چہارم ارشاد حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ تشریف بردن آنحضرت از سرہند بہ شاہجہان آباد و مرید شدن سلطان عالمگیر وبیان دیگر واقعاتے کہ روداده اند۔

اس سال خراسان اور ماوراءالنہر کے بہت سے لوگ آکر حضرت مروج الشریعت رضہ کے

مرید ہوئے۔ ان کے مرید ہونے کا سبب یہ ہوا۔ کہ بخارا کے جید عالم خواجہ ابراہیم خراسانی نے خواب میں دیکھا۔ کہ بہت سے لوگ ایک بڑے وسیع دریا کے کنارے کھڑے ہیں۔ لیکن گذرنے کا کوئی رستہ نہیں ملتا۔ اتنے میں ایک مرد خدا تخت پر بیٹھا ہوا ظاہر ہوا۔ دریا بیچ میں سے پھٹ گیا۔ اور اس مرد خدا کو رستہ دے دیا۔ وہ کھڑے ہوئے لوگ سب اس کے پیچھے ہو لئے۔ ایک شخص نے منادی کی۔ کہ جو شخص دریا پار ہونا چاہتا ہے وہ آئے۔ اور اس عزیز کے پیچھے دریا پار ہو جائے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس مرد بزرگ کی خاطر دریا پھاڑ دیا ہے۔ بہت سے آدمی اس بزرگ کے پیچھے روانہ ہوئے۔ جب پار ہو گئے تو دریا کا پانی پھر مل گیا۔ خواجہ صاحب نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ مرد خدا کون ہے؟ کہا۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے فرزند شیخ محمد عبید اللہ مروج الشریعت رضی اللہ عنہ ہیں حق تعالےٰ نے انہیں باپ دادا کی طرح تمام اولیائے امت سے افضل بنایا ہے۔ اور طینت و اصالت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عنایت فرمائی ہے۔ دوسرے روز خواجہ آنحضرت کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے۔ خواجہ صاحب خراسان اور ماوراء النہر میں نہایت معتبر تھے۔ اس لئے بہت سے لوگ آپ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ شیخ حبیب اللہ بخاری نے بھی ان کے ہاتھ ایک عرضی معہ تحف و ہدایا حضرت مروج الشریعت کی خدمت میں بھیجی۔ جب وہ لوگ سرہند پہنچے۔ آنجناب نے ان پر بہت مہربانی کر کے انہیں مرید کیا۔ اور خواجہ ابراہیم کو عرصہ اپنے پاس رکھ کر خلافت عنایت فرمائی۔

اسی سال حضرت حجۃ اللہ نے کابل سے ایک خط آنجناب کی خدمت میں لکھا جس میں اپنی قیومیت کا اظہار کیا۔ آنحضرت نے اس خط کو جمعہ کی نماز کے بعد جب کہ تمام وضیع و شریف موجود تھے۔ بلند آواز سے پڑھا۔ اور فرمایا کہ سب سے پہلے خواجہ محمد نقشبند حجۃ اللہ کی قیومیت کو میں تسلیم کرتا ہوں۔ سبحان اللہ حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ کا انصاف دیکھو۔ کہ باوجود ان کمالات کے حضرت حجۃ اللہ کی قیومیت کے مقر ہوئے۔

اسی سال آنحضرت رضی اللہ عنہ پر مرض کا بہت غلبہ ہوا۔ بادشاہ نے پھر آنحضرت کی خدمت میں عرضی بھیجی۔ کہ اس تپ دق کے مرض میں سیر کرنا بہت مفید ہے۔

اگر بطور سیر اس طرف تشریف لائیں۔ تو یہاں اس مرض کا علاج بھی عمدہ طور پر کیا
جائیگا۔ لیکن آنجنابؓ نے شاہجہان آباد جانا منظور نہ فرمایا۔ بادشاہ نے اسی مضمون کا
ایک خط حضرت مروج الشریعت کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں ارسال کیا۔ کہ آنجناب کو
یہاں بھیج دیں۔ چونکہ والدہ صاحبہ تیمارداری میں مشغول تھیں۔ دل میں خیال آیا کہ
شائد اسی طرح ہی مرض زائل ہو جائے۔ اپنے فرزند (حضرت مروج الشریعت) کو فرمایا کہ
شاہجہان آباد چلے جاؤ۔ حضرت صاحب والدہ صاحبہ کے فرمان سے مجبور ہو کر
شاہجہان آباد کی طرف روانہ ہوئے۔ جب بادشاہ کو حضرت مروج الشریعت
کے آنے کی اطلاع ہوئی۔ تو ارکان سلطنت کو معہ شاہزادہ معظم بہادر شاہ آنحضرتؓ کو
استقبال کے لئے بھیجا۔ خود بھی بارہ میل تک استقبال کے لئے گیا۔ اور بڑی تعظیم و
تکریم سے شہر میں لایا۔ اور خاص قلعہ میں اپنے محل کے قریب فروکش کیا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے
تجدید بیعت اور اخذ فیض کیا۔ جب حضرت صاحبؓ نے بادشاہ کو القائے نسبت
اور توجہ باطنی سے مشرف فرمایا۔ تو بادشاہ کے دل کی کیفیت دگرگوں ہوگئی۔ توجہ لینے
کے بعد بادشاہ نے کہا کہ مجھ پر ایسی حالت طاری ہوئی ہے۔ جسے میں بیان نہیں
کر سکتا۔ یہ حالت کبھی کبھی حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے وقت مجھ پر طاری
ہوتی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ آج آسمان تلے آپ جیسا کوئی نہیں۔ آنجنابؓ نے
فرمایا۔ کہ اگر میرے بڑے بھائی حجۃ اللہ سے توجہ لو۔ تو ان حالات سے بھی زیادہ
ترقی کرو۔ اس روز سے بادشاہ کو حضرت حجۃ اللہ کی زیارت کا بہت شوق ہو گیا
صبح شام آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر رہتا۔ صبح شام آپ کے حلقہ میں ہزارہا
آدمی حاضر ہوتے تھے۔ تمام شاہی آدمیوں۔ ارکان سلطنت اور وضیع و شریف نے
حضرت مروج الشریعت سے بیعت کی۔ اور آنجناب کے مرید ہوگئے۔ ایک روز آنحضرت
شاہجہان آباد میں اشراق کی نماز کے بعد مسجد چوبین سے جو کہ قلعہ کے اندر ہے محل کے
اندر چلے گئے۔ اس اثنا میں ایک فقیر سر پاؤں سے ننگا بدن کو آلودہ کئے ہوئے
آیا۔ اور آنجناب سے بڑے زور سے بغلگیر ہوا۔ لوگوں نے اُسے دور کرنا چاہا۔ لیکن
آنحضرت نے تاکیداً لوگوں کو منع فرمایا۔ وہ فقیر دیر تک پکڑے کھڑا رہا۔ پھر چھوڑا
کسی نے معلوم نہ کیا۔ کہ وہ کون تھا۔ میرے (مصنفؒ) قبلہ گاہ فرماتے ہیں کہ وہ

فرشتہ آزمائش تھا +

شاہزادہ عظیم شاہ کی بیگم حضرت مروج الشریعیتؒ کی مرید تھی۔ آنحضرتؓ کی زیارت کے لئے آئی۔ اور چند روز رہکر گھر چلی آئی۔ شاہزادہ نے اس سے پوچھا اتنے دن کہاں رہی ہو۔ اُس نے کہا۔ میں اپنے پیر کی زیارت کے لئے گئی ہوئی تھی۔ شاہزادہ نے کہا وہ ہمارے دشمن ہیں۔ وہ معظم کی سلطنت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ یہ کہکر اس بیگم پر سخت ناراض ہؤا۔ شاہزادے کے پہلے لڑکے بھی مر چکے تھے اب جو باقی تھا وہ بھی اتنا بیمار ہؤا۔ کہ زندگی کی امید باقی نہ رہی۔ بیگم نے کہا حضرت صاحب کا تصرف دیکھا۔ شاہزادے نے کہا۔ اب کیا کروں۔ اس نے کہا اس کا علاج بادشاہ سے ہوگا۔ شاہزادہ نے باپ سے لڑکے کی حالت بیان کی بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے آنحضرتؓ کی طرف عرضی لکھی۔ کہ محمد بیدار بخت کی حالت بہت نازک ہوگئی ہے۔ اگر اُس کو یہاں لایا جائے تو شک ہے کہ جو دم باقی ہے شاید وہ بھی ختم ہو جاوے۔ اگر جناب کا مزاج شریف بحال ہو۔ تو قدم رنجہ فرمائیں تاکہ جناب کے قدوم میمنت لزوم سے میرے فرزند کو اللہ تعالےٰ شفاے کامل نصیب کرے۔ آنحضرت سوار ہو کر معہ فرزندوں کے اعظم شاہ کے گھر تشریف لائے +

آنحضرت رضی اللہ عنہ کے بڑے فرزند شیخ محمد ہادی فرماتے ہیں کہ جب ہم آنحضرتؓ کے ساتھ اعظم شاہ کے گھر گئے۔ اس وقت وہ لڑکا پلنگ پر مردہ پڑا تھا۔ بہتیرا غور کیا لیکن زندگی کی کوئی علامت نہ پائی جاتی تھی۔ آنحضرت نے بچے پر نگاہ کر کے فرمایا کہ یہ مردہ ہے دیکھئے کلام خدا کا کیا اثر ہوتا ہے آنحضرتؓ نے کچھ پڑھکر اُس پر دم کیا۔ دم کرتے ہی لڑکے کا پلنگ ہلنے لگا۔ آنجناب نے دوبارہ دم کیا تو لڑکا رونے لگا تیسری مرتبہ جب دم کیا تو لڑکا پلنگ سے پر اُٹھ کر زمین پر جو بیٹھا اور کھیلنے لگا گویا بیماری کا نام و نشان تک نہ تھا۔ اعظم شاہ یہ تصرف دیکھکر آنحضرت کے قدموں پر گرا اور نہایت معتقد ہوگیا۔ بادشاہ کے وزیر اعظم جعفر خاں نے جو ہر روز جناب کی خدمت میں حاضر ہؤا کرتا تھا اور بڑا معتقد تھا +

ایک روز عرض کیا کہ میں آنجناب کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ اگر قبول فرمائیں آنجناب نے اس کی التماس کو منظور فرمایا اور اس کام کے لئے ایک روز مقرر کیا شاہزادہ نے طرح طرح کے کھانے پکائے۔ حلوے اور میوے مہیا کئے۔ اور اپنے

گھر کو سجایا۔ لوگوں کو آنحضرتؓ کے لانے کے لئے بھیجا۔ ایک شخص کی زبان سے نکلا کہ جعفر خاں نے ہزارہا روپیہ بطور تحفہ و ہدیہ مقرر کئے ہیں۔ جب آنجناب نے یہ بات سنی تو سخت ناراض ہو کر فرمایا۔ شاید جعفر خاں نے ہمیں مول لیا ہے۔ کہ اس قسم کی باتیں کرتا ہے۔ کل اور کوئی ہمیں مول لے گا۔ ہم اس کے گھر نہیں جاتے۔ اُس نے کہا۔ یہ بات مجھ سے بھول کر نکل گئی ہے۔ آنحضرتؓ نے فرمایا۔ خواہ تم نے کسی طرح کہی ہے۔ لیکن ہم نہیں جائیں گے۔ جعفر خاں نے خود آ کر منت و سماجت کی لیکن آپ نے منظور نہ فرمایا۔ اس کے گھر نہ گئے۔

انہیں دنوں بادشاہ کا متبنّےٰ تو سر مرید ہونے کے لئے آیا اس وقت ظاہرا کوئی خلاف شرع بات اس میں نہ پائی جاتی تھی۔ لیکن آنحضرت نے سخت ناراض ہو کر اُسے دور کر دیا۔ اُس نے بہتیرا کہا۔ کہ میں توبہ کرتا ہوں۔ پھر ایسا نہ کروں گا لیکن آنحضرتؓ نے ذرا توجہ نہ کی۔

انہیں دنوں بعض آدمیوں نے بعض کے بہکانے سے بادشاہ کو کہا کہ حضرت صاحب رضی اللہ عنہ قرضدار ہو گئے تھے اس واسطے آئے ہیں۔ بادشاہ نے پچیس ہزار روپیہ ادائے قرض کے لئے بھیجا۔ جب وہ روپیہ آنحضرت کی خدمت میں لایا گیا۔ اور ساتھ ہی رقعہ کا مطالعہ کیا۔ تو روپیہ واپس کیا۔ اور بادشاہ کی طرف ایک رقعہ لکھا کہ میں قرضدار نہیں کسی نے تمہیں جھوٹ کہا ہے۔ بادشاہ نے جب آنحضرت کا رقعہ دیکھا۔ تو جن شخصوں نے کہا تھا۔ انہیں اپنے پاس سے دور کر دیا انہیں دنوں ایک وزیر بادشاہ نے ایک نہایت نفیس دوشالہ قیمتی چار سو روپیہ بطریق تحفہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔ آنحضرت اس دوشالے کو کندھے پر ڈال ایک کونے میں نماز اوابین ادا کر رہے تھے۔ اور وہاں کوئی شخص تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ کسی شخص نے پیچھے سے آکر وہ دوشالہ مجھ سے کھینچ لینا چاہا اس دوشالے کا ایک کونہ میرے بائیں ہاتھ تلے تھا۔ اُسے بھی کھینچا۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ کہ دیدہ دانستہ اپنا مال کسی کو کیوں دوں۔ میں کونے کو مضبوطی سے پکڑا۔ اس نے بہتیرا زور مارا لیکن نہ چھوڑ سکا دیر تک دونو کھینچتے رہے آنحضرت قرآن شریف کا ایک ربع نماز اوابین میں تلاوت فرمایا کرتے تھے نماز کے آخر تک وہ شخص زور مارتا رہا جب دیکھا کہ اب سلام کا وقت ہے تو ہاتھ ڈھیلا چھوڑ دیئے معلوم کیا کہ اب شرمندہ

ہوگا وہ چھوڑنے ہی کو تھا۔ کہ میرے دل میں خیال آیا۔ کہ اس نے اتنی محنت کی ہے۔ اب وہ ضائع جاتی ہے۔ اور یہ خالی جارہا ہے۔ اس لئے میں نے وہ کونہ بھی چھوڑ دیا۔ وہ دوشالہ لے کر چلتا بنا۔ اس شخص کو میں پہچانتا ہوں۔ صبح شام میرے پاس آتا ہے۔

ذکر در بیان

شمہ کرامات و مکاشفہ و خصائص حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ

کرامت۔ زبدیہ میں لکھا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ایک مرید نے بیان کیا ہے۔ کہ مجھے جنگل میں ایک نہایت عظیم الجثہ اژدہا ملا۔ جس نے مجھے نگلنا چاہا۔ میں حضرت مروج الشریعت کی طرف متوجہ ہوا۔ آنحضرت رضؓ نے اسی وقت آکر اژدہا کو عصا سے مار ڈالا۔ اور مجھے اس مصیبت سے نجات دلائی۔

کرامت۔ کابل کے حاکم پر ناراض ہو کر بادشاہ نے اسے بلا بھیجا۔ تاکہ اُسے قتل کرائے۔ جب امیر مذکور سرہند پہنچا۔ تو حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا۔ آنحضرت رضؓ نے اُسے تسلی دے کر فرمایا۔ کہ خاطر جمع رکھو۔ تمہیں تکلیف نہیں پہنچے گی۔ بلکہ بادشاہ اور تم پر عنایت کریگا۔ جب وہ امیر بادشاہ کے پاس گیا۔ تو بادشاہ نے کہا۔ میں نے اسے نہایت غصے سے بلایا تھا۔ کہ اسے قتل کرونگا لیکن اب میرے دل میں اس کی ایسی محبت ہوگئی ہے کہ میں اسے انعام و اکرام دیتا ہوں اُسی وقت خلعت اور تلوار بخشی۔ اور پھر کابل کا حاکم مقرر کر کے روانہ کیا۔

کرامت۔ ایک امیر کا لڑکا نہایت بیباک اوباش اور خلاف شرع امور میں مشغول تھا۔ اُس امیر کے دل میں خیال آیا۔ کہ اگر آنحضرتؓ میرے بیٹے کو نصیحت کریں اور وہ راہ راست پر آجائے۔ تو میں آنجناب کا مرید ہو جاؤنگا۔ اتفاقاً ایک روز وہ امیر بیٹے سمیت آنحضرت کی زیارت کو آیا۔ آنجنابؓ نے جب اس کے بیٹے کو اوباش پایا۔ تو اُسے نصیحتاً فرمایا۔ کہ اپنی اس وضع سے توبہ کرو۔ آنحضرت کے فرماتے ہی وہ رونے لگا۔ اور توبہ کر کے آنحضرت رضی اللہ عنہ کا مرید ہوگیا۔ نہایت صالح بن گیا۔ باپ بھی اپنے اقرار کے مطابق مرید ہوا۔

کرامت۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ کی سواری شاہجہان آباد میں جا رہی تھی۔ کہ ایک مست ہاتھی سامنے سے آیا۔ لوگوں نقصان پہنچاتا چلا آرہا تھا۔ جو لوگ سواری کے اہتمام میں تھے۔ ہاتھی کے قریب آپہنچے اور دوڑے لیکن کنارہ کرنے کی انہیں مجال نہ تھی۔ اسی طرح اہتمام کرتے ہوئے سواری کے ساتھ چلے آرہے تھے۔ وہ ہاتھی آنجناب کی سواری کو دیکھتے ہی بھاگ اٹھا۔

کرامت۔ ایک دفعہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ بیمار ہوئیں۔ لوگوں نے آکر آنحضرت سے التجا کی۔ کہ آپ ان کی شفا کے لئے دعا کریں۔ آنجناب نے اپنی والدہ ماجدہ کے حق میں دعا کر کے فرمایا۔ کہ انشاء اللہ تین دن بعد شفا ہوگی۔ جب تیسرا روز ہوا۔ تو کامل شفا نصیب ہوئی۔

کرامت۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے پوتے شیخ صبغۃ اللہ بیمار ہوئے اس مرض کا اس قدر غلبہ ہوا۔ کہ زندگی کی کوئی امید باقی نہ رہی۔ ان کی والدہ نے آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ تو آنحضرت نے تشریف فرما ہو کر اس بچے کی بیماری اپنے پر لی۔ اس لڑکے نے شفا پائی۔ اور آنحضرت کا وصال ہو گیا۔

کرامت۔ حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ نے اپنے بڑے بیٹے حضرت شیخ محمد ہادی کو فرمایا۔ کہ میری وفات کے بعد تمہارے ہاں ایک لڑکا اس شکل و صورت کا ہوگا۔ آنحضرت کے وصال کے بعد فی الواقعہ ویسا ہی فرزند آپ کے ہاں ہوئے۔ جن کا نام محمد بشیر رکھا گیا۔

کرامت۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنے بڑے بیٹے کو یہ خوشخبری بھی دی کہ تمہارے ہاں اور لڑکے بھی پیدا ہونگے۔ جو سب کے سب صالح اور متقی ہونگے۔ واقعی آنحضرت کے بڑے فرزند کے ہاں لڑکے پیدا ہوئے۔ جو سب کے سب صالح متقی اور عارف باللہ ہوئے

کرامت۔ ایک دفعہ ایک شخص کو مرض جذام ہو گیا۔ اس نے آنحضرت کی خدمت میں اپنی حالت بیان کی۔ آنجناب نے اپنے وضو کا پانی اسے پینے کے لئے دیا۔ جس کے پیتے ہی اس نے کامل شفا پائی۔

کرامت۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مروج الشریعت کی گستاخی کی۔ اسی رات اس نے خواب میں دیکھا۔ کہ قیامت قائم ہے۔ اور اسے فرشتے مار پیٹ کرتے

دوزخ میں لیجا رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ تو ہی جس نے حضرت مروج الشریعت کو برا بھلا کہا ہے۔ اُس نے کہا مَیں نے توبہ کی۔ فرشتوں نے اُسے چھوڑ دیا۔ دوسرے روز حاضر خدمت ہو کر مرید ہؤا۔ اور اپنا خواب بیان کیا ❊

آنحضرت رضی اللہ تعالے عنہ کی کرامات تواریخ کی دوسری کتابوں میں مفصل بیان ہوئی ہیں ❊

بیان مکاشفات حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ

مکاشفہ۔ حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ کہ اللہ تعالے نے مجھ پر وہ مقام منکشف فرمایا۔ جو کمالات نبوت کا انتہائی مقام ہے جو شخص اس مقام پر پہنچتا ہے۔ اُس کا ہمزاد مسلمان ہو جاتا ہے۔ لیکن اس مقام پر پہنچنا سخت مشکل ہے ❊

مکاشفہ۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ کہ مجھ پر منکشف ہؤا۔ کہ جو شخص درود پڑھتا ہے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ" اسے دس ھزار درود کا ثواب ملتا ہے اور یہ درود تمام درودوں سے افضل ہے ❊

مکاشفہ۔ حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ اس عرض داشت میں جو آپ نے حضرت عروۃ الوثقے رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھی ہے۔ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ حضرت سلامت! مَیں نے اپنے آپ کو کئی مرتبہ نورانی عریان حالت میں رحمانی تبارک و تعالی کے دونو ہاتھوں میں دیکھا ہے۔ آنحضرت کے مکاشفات آپ کے مکتوبات میں مفصل لکھے ہوئے ہیں ❊

بیان خصائص حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ

خاصہ۔ اللہ تعالے نے آنحضرت کو اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص خدمت سپرد کی۔ تمام امت کے احوال کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرنا آپ کے سپرد ہؤا ❊

خاصہ۔ اللہ تعالے نے آپ کو طینت و اصالت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

عطا فرمائی۔ آنجناب کا جسد مبارک جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بقیہ خمیر سے بنا ÷

خاصہ۔ پروردگار نے آنحضرت کو مروج الشریعت کا خطاب دیا ہے ÷

خاصہ۔ حضرت عروۃ الوثقی حضرت مروج الشریعت کو اپنے تمام فرزندوں کی نسبت آپ سے زیادہ محبت کرتے تھے چنانچہ ایک دم اپنے آپ سے جدا نہیں کرتے تھے ÷

خاصہ۔ حضرت قیوم ثانی رضہ نے فرمایا کہ مجھے حضرت مجدد الف ثانی رضہ نے فرمایا تھا کہ تمہارے فرزند میری طرح ہونگے۔ اُن سے مراد محمد نقشبند اور محمد عبید اللہ ہیں ÷

خاصہ۔ حضرت قیوم ثانی رضے اللہ عنہ نے آنجناب کو فرمایا تم ہر پہلو سے میرے برابر ہو ÷

خاصہ۔ حضرت امام معصوم قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے آنجناب کو فرمایا تھا کہ میرا اور تمہارا عروج برابر ہے۔ اور میرا اور تمہارا نزول عدم صرف کے نقطہ میں ہے ÷

خاصہ۔ آنحضرت کو الہام ہوا۔ کہ تجھے تیرے محل سے تیرے اجداد کے محل میں پہنچایا گیا ہے۔ یعنی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے مقابل میں پہنچایا ÷

خاصہ۔ آنحضرت کے چچا کے بیٹوں نے جو پہلے حضرت عروۃ الوثقےٰ کے مرید تھے۔ آنجناب کے مرید ہوئے۔ اور باطنی فیض آپ سے اخذ کیا ÷

خاصہ۔ ایک روز حضرت حجۃ اللہ حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک کی زیارت کے لئے گئے۔ زیارت سے فارغ ہو کر فرمایا۔ کہ مجھے معلوم تھا کہ میرے بھائی مروج الشریعت کی شان اس قدر ہے۔ مجھے حضرت مروج الشریعت رضہ اور حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوا۔ صرف اتنا فرق ہے کہ وہ بیٹے ہیں اور یہ باپ۔ قرب الٰہی میں دونو کا مرتبہ برابر ہے ÷

خاصہ۔ جب آنحضرت رضی اللہ عنہ کو مرض کا غلبہ ہوا۔ تو لوگوں نے آپ کی شفا کے لئے دعائیں مانگیں۔ آنحضرت رضہ کو الہام ہوا۔ کہ اگر چاہو تو تمہیں شفا دی جائے اور تم سے اس قدر ارشاد ہو۔ جتنا تمہارے باپ دادا سے ہوا ہے لیکن آنحضرت رضہ نے باوجود اس بات کے تمام کام اپنے بڑے بھائی محمد نقشبند کے حوالے کئے۔ اور خود اس مرض سے وفات پائی ÷

آنحضرت رضی اللہ عنہ کے خصائص۔ کمالات باطنی اور کرامات حیطہ تحریر و تقریر سے باہر ہیں۔ یہاں پر صرف چند ایک تبرکاً و تیمناً لکھی گئی ہیں۔ آنحضرت کا وقار و تمکین

اس درجہ تھا۔ کہ ایک روز آپ حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ کہ جناب کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ لوگوں نے آپ سے اس کی وجہ نہ پوچھی پھر بھی ایسا ہی ہوا۔ اس مرتبہ بھی کسی نے آپ سے وجہ نہ پوچھی۔ چند مرتبہ ایسا ہی ہوا تو حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کہ بار بار تمہارا رنگ کیوں بدلتا ہے عرض کیا شائد میری پیٹھ میں کوئی کانٹا چُبھا ہوا ہے۔ جب کُرتہ ہٹا کر دیکھا تو چار بچھو تھے۔ جنہوں نے کاٹ کاٹ کر ساری پیٹھ چھلنی کر دی تھی +

ایک دفعہ آنحضرت رضی اللہ عنہ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ کہ ایک شخص ہندی میں لکھا ہوا ایک خط امین دین کے بارے میں آنحضرت کی خدمت میں لایا۔ حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ کسی ایسے شخص کو بلاؤ۔ جو ہندی خط سے واقف ہو۔ حضرت مروج الشریعت ؓ نے حالانکہ ہندی خط کے عالم نہ تھے۔ اس خط کو پڑھا۔ اور اس کا مطلب بیان کیا +

ایک دفعہ حضرت مروج الشریعت بیت الخلا میں گئے۔ جب وہاں بیٹھے تو دیوار میں سے ایک سانپ نکلکر آنجناب کی پیشانی کے بالمقابل آگیا۔ بعد ازاں آنحضرت نے پائے مبارک سے جوتی اُتار اس سانپ کو ہلاک کیا +

میرے (مصنف کے) قبلہ گاہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مروج الشریعت کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا۔ اور اس قسم کی یاوہ گوئی کرنے لگا۔ کہ اس کے منہ میں جھاگ آگئی۔ آنجناب خاموش رہے۔ لوگوں نے اس کا متعرض ہونا چاہا۔ آنحضرت ؓ نے انہیں روکا۔ آپ ایک شخص سے پچاس روپے لیکر اس کے پاس روپیہ دینے اور اُس کے غصہ کو فرو کرنے کے لئے آئے۔ جب اس کے قریب پہنچے۔ تو اس نالائق نے آپ سے منہ پھیر لیا۔ اور نماز نفل نیت لی۔ آنحضرت اسی طرح منتظر کھڑے رہے اس نے بیٹھ کر نماز پڑھنی شروع کی۔ دیر تک آپ کھڑے رہے جب سلام سے فارغ ہوتا۔ تو پھر نیت کر لیتا۔ چند دفعہ اُس نے سلام سے فارغ ہو کر پھر نیت باندھ لی۔ آخر جب نماز سے فارغ ہوا۔ تو آنجناب ؓ نے بڑی عاجزی سے اُسے فرمایا۔ کہ اب۔ تو غصہ تھوک دو۔ اور چونکہ تمہارا دماغ خالی ہو گیا ہے۔ یہ لو روپیہ اس کے بادام کھانا تاکہ تمہارے دماغ کی کمزوری رفع ہو جائے۔ سُبحان اللہ! کس درجہ کی تواضع اور فروتنی ہے +

ذکر دربیان

وفات حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ۔ دربیان وقائع کہ بعد وفات آنجناب واقع شدہ اند:۔

اس سے پہلے لکھا گیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو تپ دق کا عارضہ تھا۔ دن بدن مرض بڑھتا گیا۔ جو دوائی کرتے مخالف پڑتی۔ بادشاہ نے ہند۔ ایران اور دوسری ولایتوں کے طبیبوں کو جمع کیا۔ سب نے متفق ہو کر علاج کرنا شروع کیا لیکن کوئی اثر نہ ہوا۔

مرآت جہاں نما و مرآت العالم میں لکھا ہے۔ کہ جب آنحضرت کے پاس دوا لائی جاتی۔ تو آنجناب فرماتے۔ کہ مجھے پورا یقین ہے کہ یہ دوا فائدہ نہیں دے گی۔ لیکن لوگوں کے پاس خاطر کے لئے کھا لیتا ہوں۔ آنجناب کو براہ باطن معلوم ہو چکا تھا۔ کہ یہ مرض موت ہے۔ تمام اطبا نے متفق ہو کر کہدیا۔ کہ ہم نے جہان بھر کے بادشاہوں کا علاج کیا۔ اور ان کی خدمت میں رہے۔ لیکن حضرت مروج الشریعت جیسا معتدل مزاج کسی کا نہیں دیکھا۔

کہتے ہیں جب آنحضرت بیت الخلا میں جاتے تو بدبو بالکل نہ آتی تھی۔ اور آنجناب کا بدن مبارک ایسا لطیف تھا۔ کہ جب آنار کھاتے تو جناب کا منہ خون آلود ہو جاتا۔

میرے (مصنف ؒ) والد ماجد فرماتے ہیں۔ کہ لوگوں نے جب نہایت منت و سماجت سے حضرت مروج الشریعت سے عرض کیا کہ آپ اپنی صحت کے لئے توجہ فرمائیں جب توجہ کی۔ تو الہام ہؤا۔ کہ اگر تم چاہو تو تمہاری عمر بڑھا دی جائے۔ اور تمہارے ارشاد کو تمہارے باپ دادا کی طرح کر دیا جائے۔ لیکن بہتر ہے کہ یہ کارخانہ اپنے بڑے بھائی حضرت محمد نقشبند کو سونپو اور خود دنیا سے سفر کر جاؤ۔ آنحضرت ؓ نے کارخانہ بھائی کے سپرد کیا اور یہ بات اپنے یاروں پر بھی ظاہر کر دی۔ حضرت حجۃ اللہ کو اس بارے میں خط لکھا۔ جس کے اخیر پر حسب ذیل دو شعر لکھ دئیے ؎

گر بماندیم زندہ بر دوزیم ۔۔۔ ور برفتیم عذر ہا بپذیر
جامۂ صبر کز و چاک شدہ ۔۔۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

جب آنحضرت پر مرض کا غلبہ ہوا - تو بادشاہ سے رخصت لی - بادشاہ کا بیان ہے کہ حضرت مروج الشریعت کو رخصت کرتے وقت میرے دل میں خیال آیا - کہ بہتر ہو کہ آنحضرت مجھے کچھ وصیت فرمائیں - آنحضرتؓ نے اس خیال سے متنبہ ہو کر فرمایا کہ حضرت حجۃ اللہ سے باطنی رجوع کرنا - میری اولاد کی عزت کرنا - ایسا نہ ہو ابنائے جنس میں ذلیل ہو۔ اس کے علاوہ اور نصیحتیں کر کے بادشاہ کو رخصت کیا - بادشاہ نے اپنے بڑے بڑے امرا آپ کے ساتھ کئے جب آپ سنبھالکہ کی منزل پر پہنچے - جو شاہجہان آباد سے تینتیس میل کے فاصلہ پر ہے - تو پوچھا کہ اس منزل کا کیا نام ہے - لوگوں نے عرض کیا سنبھالکہ فرمایا ہماری منزل موعودہ یہی ہے - خبردار ہو جاؤ - سنبھال کے معنی ہندی میں "خبردار ہو جاؤ" کے ہیں - اس منزل کی سرائے کے اس برج میں جو جنوب مشرقی کونے میں ہے - اُترے - صبح کی نماز پڑھ کر مراقبہ کیا - اتنے میں آنجنابؓ کے اہلبیت کی اسواری بھی آپہنچی - چونکہ پہلے حضرت خازن الرحمت رضی اللہ عنہ اسی منزل میں فوت ہوئے تھے اس واسطے عورتوں کو وہم تھا - کہنے لگیں کہ یہاں سے جلد ہی کوچ کرنا چاہیئے - آنحضرت نے فرمایا اب سواری کی طاقت نہیں رہی - بعد ازاں لوگوں سے پوچھا کہ کیا اشراق کا وقت ہوا ہے - عرض کیا جناب ہو گیا ہے - آنحضرتؓ نے بڑی احتیاط سے تیمم کر کے نماز کی نیت کی - میرے (مشفقؒ) جد امجد ترویجہ میں لکھتے ہیں - کہ جب آنجناب نے سورہ فاتحہ پڑھی - اُس وقت میں آپ کے پاس ہی تھا - پھر ہاتھ کھولکر تکیہ پر بیٹھ لگائی - لیکن لبیں متحرک تھیں - میں نے کان لگا کر سنا تو آپ قل ہو اللہ پڑھ رہے تھے - اتنے میں پھر ہاتھ باندھ کر قدرے سیدھے ہو کر بیٹھے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ کہکر رحلت فرمائی - اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۝

آنحضرت اہل یقین و مرشد ارباب دیں | بر بست رخت زندگی زیں تنگنائے اسفلیں
از دیدہا شد خون رواں و زماتمش اندر جہاں | پوشیدہ ہر کس در بدن پیراہن نیلے آستیں
افسوس زاں پیر جواں اندر دل پیر و جواں | داغ فراق او بجاں جا کردہ چوں نقش نگیں
تا شد رواں او از جہاں گشتہ زمیں و زماں | یا رب شفیع ما کنی آں پیر را روز پسیں
گفتم کہ کو شد زیں جہاں ہاتف آمد در فغاں | در یکہزار و ہشتاد و سہ شد عازم خلد بریں

صوفی شاہ محمد نے کہا کہ ہم نے سُنا تھا۔ کہ جو شخص صاحب طینت اصالت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے آخری وقت میں ضرور اس کے پاس جناب سرکار کائنات صلے اللہ علیہ وسلم تشریف آور ہوتے ہیں۔ سو حضرت مروج الشریعت کی بابت ہم نے یہ بات اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ؁

اسی برج میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کو غسل دے کر نعش مبارک سرہند لائے۔ کفن حضرت مجدد الف ثانی رضہ اور حضرت قیوم ثانی کی طرح آپ کو پہنایا گیا۔ نعش اٹھانے میں بعض آدمی ایسے بھی شامل تھے۔ جن پر رفض کا شبہ تھا۔ جنازہ ان کے ہاتھ سے اوپر کو اُڑا۔ تو انہیں ہٹایا گیا۔ آنحضرت کے خاص مرید اور خلفا جنازہ اٹھا کر سرہند گئے۔ **ترویج** میں لکھا ہے کہ جس برج میں آنحضرت کا وصال ہوا۔ لوگوں نے اس مقام کی قدر نہ کی۔ ایک سپاہی کو وہاں اُتارا اور اس کے گھوڑے کو بھی وہیں باندھا۔ حضرت مروج الشریعت رضہ نے رات کو خواب میں اس سپاہی کو ناراض ہو کر فرمایا۔ کہ یہاں سے دور ہو جا۔ یہ میرے نہلانے کا مقام ہے۔ پھر اُسے زمین پر دے پٹکا۔ اور اس مکان والوں پر نہایت غصے ہوئے۔ کہ تم نے میرے مغسل کی حرمت نہیں کی آپ نے مار پیٹ بھی کی۔ حتیٰ کہ وہ بیدار ہو گئے۔ اور بیداری میں بھی درد کو بیک درد محسوس کرنے لگے۔ وہ سپاہی بہت پشیمان ہوا۔ اسی وقت وہاں سے اٹھکر اور جگہ رات بسر کرنے کے لئے چلا گیا۔ اور وہاں کے آدمیوں کو ملامت کی۔ کہ مجھے ایسے متبرک مقام میں کیوں اُتارا۔ اور پھر اپنا خواب بیان کیا۔ بعد ازاں برج کو صاف کر کے وہاں طرح طرح کی خوشبودار چیزیں رکھیں۔ اور وہاں مزار بنا دیا۔ اور ہر روز اس مکان کی خدمت کرنے لگے۔ حد سے زیادہ ادب بجالانے لگے۔ آج کل وہ مقام خاص و عام کی زیارتگاہ ہے ؁

مختصر یہ کہ آنحضرت کی نعش مبارک کو سرہند لایا گیا۔ تو پہنچنے سے پہلے لوگ ضیافت و مہمانداری کے سامان تیار کرنے میں مشغول ہو گئے۔ پہلے روز حضرت شیخ سیف الدین رضہ نے ضیافت کی۔ والدہ صاحبہ کے پاس بیٹھ کر ضیافت کی صلاح کی۔ کہ اتنے میں یہ وحشت ناک خبر آ پہنچی۔ لوگوں کی خوشی کی صبح غم کی شام سے بدل گئی۔ والدہ صاحبہ نے اپنے آپ کو کنوئیں میں گرانا چاہا۔ لیکن حضرت الشیخ

سیف الدینؒ نے پکڑ لیا۔ حضرت حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ سنکر بیہوش ہو گئے۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے باقی فرزند بھی نعش کے استقبال کے لئے آئے۔ اور بڑی عزت سے شہر میں لائے۔ اور حضرت عروۃ الوثقےؒ کے گنبد کے اندر مشرق کی طرف دفن کیا۔ حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ کا وصال ۱۹ ربیع الاول ۱۰۸۳ھ ہجری جمعہ کے روز اشراق کے وقت ہوا۔ جیسا کہ اس تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے ؎

قطب عالم برفت از عالم

آنحضرتؒ کے وفات کے بعد تیسرے روز وصیت کے موجب آنجنابؒ کے سارے خلفاء اور مریدوں نے حضرت حجۃ اللہؒ سے بیعت کی۔ اور ان کے مرید ہوئے۔ جب بادشاہ کو آنحضرت کے وصال کی خبر ملی۔ تو سخت افسوس کر کے کہا۔ کہ میں حیران ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے " وَاَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ " یعنی جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے وہ زمین میں بہت دن رہتا ہے۔ جو نفع حضرت مروج الشریعت کی ذات مبارک سے پہنچا ہے۔ اس قدر کسی سے نہیں ہو گا۔ یہ جوانی کی حالت میں کیوں فوت ہو گئے۔ بعد ازاں کہا کہ سنبھالکہ میں کوئی چیز ضرور ہے کہ دو جوان بزرگ یہاں فوت ہوئے ہیں۔ ایک خازن الرحمتؒ دوسرے مروج الشریعتؒ۔ بادشاہ نے شاہزادہ معظم کو آنحضرت کی ماتم پرسی کے لئے بھیجا۔ اور آنحضرتؒ کے فرزندوں کو بلایا۔ شاہزادہ سرہند میں آکر ماتم پرسی کے لوازمات بجالایا۔ اور آنحضرت کے فرزندوں کو اپنے ساتھ لایا۔ بادشاہ نے انہیں نہایت عزت کے ساتھ خاص قلعہ کے اندر اس محل میں اُتارا جس میں حضرت مروج الشریعت رہتے تھے۔ اور خود مخدومزادوں کی خدمت میں آکر فاتحہ پڑھا۔ جس طرح آنحضرت سے سلوک کرتا تھا۔ اسی طرح آنحضرت کے فرزندوں سے کیا +

حضرت قیوم رابع خلیفۃ اللہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قیوم ثالث حجۃ اللہؒ فرماتے تھے کہ دنیا سے تین عجیب جوان گئے۔ اگر ان کی عمر زیادہ ہوتی۔ تو جہان کو اُن سے زیادہ فائدہ پہنچتا۔ اول میرے بھائی مروج الشریعت رض دوسرے شیخ سیف الدینؒ تیسرے فرزند ابو العلی رضی اللہ عنہ +

حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ کی تصانیف بہت ہیں۔ ایک جلد مکتوبات دوسرے رد فخر الدین رازی۔ ابن ہمام نے حنفی مذہب کی تقویت کے دلائل لکھے ہیں اُن کا

رد فخرالدین رازی نے لکھا۔ اور فخرالدین رازی کا رد آپ نے لکھا۔ اور بھی تصنیفات آپ کی بہت ہیں۔ آپ کی عمر چوالیس سال کی تھی۔ آنجناب کی اولاد میں پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ بیٹوں کے اسماء یہ ہیں۔ عبدالرحمٰن، عبدالرحیم، یہ دو فولڑکپن میں فوت ہو گئے حضرت شیخ محمد ہادی، حضرت خواجہ محمد پارسا، اور شیخ محمد سالم۔ بیٹیوں کے اسماء یہ ہیں فضل النساء شائستہ بیگم، اور حسن النساء۔

حضرت ابوالحسن تاج الدین شیخ محمد ہادی رضی اللہ عنہ۔ آپ حضرت مروج الشریعت کے بڑے بیٹے ہیں۔ آپ ۱۱۲۰ھ ہجری کو ماہ رمضان میں پیدا ہوئے۔ سلوک باطنی حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت سے حاصل کیا۔ آنجناب نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی مختار بشارات عنایت کیں۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے آخری توجہ باطن آنجناب کو دی۔ اس کے بعد کسی کو نہ دی۔ حدیث اور تفسیر کا سبق بھی حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے آپ پر ہی ختم کیا۔ پھر کسی کو سبق نہ دیا۔

ایک روز حضرت مروج الشریعت حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ اس وقت اپنے پوتے محمد ہادی کو بلا کر توجہ باطنی دی۔ توجہ دینے کے بعد حضرت مروج الشریعت کے کان میں کچھ فرمایا۔ جب حضرت حجۃ اللہ حضرت ہادی زمانہ کو عمدہ بشارات دے رہے تھے۔ فرمایا کہ تمہارے بارے میں میں نے حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ سے وہ بات سنی ہے۔ جس کے باعث اللہ تعالےٰ نے تمہیں تمام اولیائے امت سے افضل کیا ہے۔ سو وہ بات اللہ تعالےٰ قیامت کے دن ظاہر کرے گا۔ حضرت ہادی صاحب رضی اللہ عنہ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ تھے۔ بعد ازاں اپنے والد بزرگوار سے بھی خلافت خلافت پائی۔ اور والد کے بعد اپنے چچا حضرت حجۃ اللہ قیوم ثالث رضی اللہ عنہ کے مرید ہوئے۔ اور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے تمام خصائص اور کمالات اخذ کئے۔ حضرت قیوم ثالث رضی اللہ عنہ نے آپ کو نیابت قیومیت عنایت فرمائی۔

ایک روز حضرت حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آج میں نے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سواری دیکھی ہے۔ جس کے آگے آگے میرے فرزند محمد ہادی گھوڑے پر سوار ہاتھ میں سنہری عصا لئے انتظام کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے محمد ہادی کو جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا میر سامان مقرر فرمایا ہے۔ حضرت قیوم ثالث رضی اللہ عنہ

نے آپ کو ولایت صغرےٰ کبرےٰ اور علیا۔ کمالات نبوت۔ کمالات رسالات اور حقیقت کعبہ حقیقت قرآن حقیقت صلوٰۃ۔ خلعت محبوبیت ذاتی بہ ضمنیت اور حضرت قیوم اول کے خصائص عنایت فرمائے۔ اور سرہند کے مفصلات کی قطبیت سہارنپور تک عطا فرمائی۔ آنحضرت نے علم ظاہری بدرجہ کمال حاصل کیا۔ اور حضرت قیوم ثالث رضی اللہ عنہ سے فارغ التحصیل ہوئے آپ کی مولویت گذشتہ مجتہدوں کی سی تھی ✦

حضرت قیوم رابع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عم شریف شیخ محمد ہادی علم ظاہری میں مجتہد وقت تھے۔ اور علم باطنی میں تمام اولیائے امت سے ممتاز تھے۔ آنجناب نے اپنی طرف سے قرآن شریف کی تفسیر لکھنی چاہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی تفسیر میں چالیس جزیں لکھیں۔ اور حضرت حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت قیوم ثالث رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ ایسی تفسیر لکھنے کو حضرت نوح علیہ السلام کی سی عمر درکار ہے۔ صرف بسم اللہ کی تفسیر پر اکتفا کرکے اس کتاب کا نام بسمل رکھو ✦

ایک دفعہ میر محمد نعمان کے پوتے میر اسمٰعیل کو علم تصوف میں چند ایک شبہات واقع ہوئے۔ آنجناب سے اُس نے ان کا جواب پوچھ بھیجا۔ آنحضرت نے قاصد کو فرمایا کہ بیٹھ جاؤ میں ابھی ان کا جواب لکھے دیتا ہوں۔ لکھنا شروع کیا تو بتیس جزیں لکھیں ✦

آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تصانیف بکثرت ہیں۔ ایک کوکب دریہ جس میں حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اور ان کے فرزندوں کے حالات لکھے ہیں۔ اس کے پانچ دفتر ہیں۔ حجۃ الاحمدیہ بھی اپنے مشائخ کے احوال میں لکھی ہے تر ویجیہ میں حضرت مروج الشریعت کے حالات مندرج ہیں۔ تجدید احوال میں حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی تجدید کا بیان ہے۔ نصوص لدقائق جو نصوص الحقائق کے جواب میں لکھی ہے۔ معقول و منقول کی تمام کتابوں پر حاشئے اور ان کی شروح لکھی ہے آنحضرت اپنے مشائخ میں حد سے زیادہ مصروف تھے ✦

آپ کا ایک اعتقاد یہ ہے کہ جب حضرت حجۃ اللہ حج کے دوسرے سفر سے سمندر پار ہوئے۔ تو آپ آنحضرت کے استقبال کے لئے سرہند سے روانہ ہوئے حضرت قیوم ثالث رضی اللہ عنہ بادشاہی لشکر میں تشریف لائے تھے۔ کہ آپ بھی حاضر خدمت ہوگئے بادشاہ نے بڑے بڑے امرا کو آپ کی استقبال کے واسطے بھیجا ✦

حضرت قیوم رابع سلطان الاولیاؒ فرماتے ہیں۔ کہ عم شریف شیخ محمد ہادیؒ ذی مجھ سے بیان کیا۔ کہ جب میں شاہی لشکر میں داخل ہوا۔ اور لوگ میرے استقبال کے لئے آئے تو میرے دل میں خیال آیا کہ تو اس مشیخیت کے ساتھ جارہا ہے اگر حضرت حجۃ اللہ نوکروں کو حکم کردیں کہ تجھے جوتیاں مار کر لشکر سے نکال دیں تو جو اعتقاد تجھے آنحضرتؒ پر ہے اس میں کچھ فرق آئے یا نہ۔ جب خوب غور کیا۔ تو معلوم ہوا کہ اس عقیدے میں بال بھر فرق نہ آئیگا۔ بلکہ زیادہ ہو جائیگا۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ جو کچھ میرے حق میں بہتر ہے وہی میرے واسطے کرتے ہیں +

کرامت۔ میرے والد ماجد فرماتے ہیں۔ کہ حضرت ہادی زمانہ کابل جارہے تھے اور ہم بھی ساتھ تھے۔ جب خیبر کے قریب پہنچے۔ تو دور سے ایک سوار دکھائی دیا جس کے ہاتھ میں حلوے کا بھرا ہوا ایک تھال تھا۔ اس نے آکر کہا۔ میں نے آج آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ جو فرماتے ہیں کہ کل ہمارے فرزند فلاں مقام پر آئینگے۔ تم نے اُنکی خدمت میں حاضر ہو کر مرید ہونا ہوگا۔ پھر اس فرزند کی شکل و صورت بیان فرمائی۔ میں حسب الارشاد روانہ ہوا۔ جب آپ کو دیکھا تو وہی شکل و صورت تھی۔ جو آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی تھی۔ پھر اعتقاد کامل سے مرید ہوا۔ جب آنجناب نے القائے نسبت کیا۔ تو وہ اپنا سر پتھروں اور درختوں پر پٹکتا تھا +

کرامت۔ میرے والد ماجد فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ سفر میں ایک سوداگر آپ کے ساتھ تھا۔ اثنائے راہ میں اندھیری رات کو سونے سے لدی ہوئی ایک خچر گم ہوگئی۔ اس سوداگر نے آپ کی خدمت میں اپنی حالت ظاہر کی۔ آپ نے اس کے حق میں دعا کی۔ اور توجہ کے بعد فرمایا کہ فلاں مقام پر خچر درخت سے بندھی ہوئی ہے۔ جب اس مقام پر جاکر دیکھا۔ تو واقعی خچر ایک درخت سے بندھی ہوئی تھی +

کرامت۔ میرے والد بزرگوار فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ ایک کشتی جس میں آنجناب بھی سوار تھے۔ عین منجدھار میں ٹوٹ گئی۔ لوگ ڈوبنے کے قریب تھے۔ آنجناب نے فرمایا کہ کشتی پر سے اتر جاؤ۔ لوگ اُترنے سے ڈرتے تھے۔ لیکن آپ کے حکم سے اُترے۔ دریا کا پانی لوگوں کو گھٹنوں تک آیا۔ آنجناب کی توجہ شریف سے لوگوں نے نجات پائی +

کرامت- میرے والد ماجد فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ دریائے سندھ میں آنجناب کشتی پر سوار تھے- کوہ جلالہ کے نیچے ایک بھنور میں کشتی پھنس گئی- جب کشتی اس مقام پر پہنچتی ہے تو ضرور بالضرور غرق ہو جاتی ہے- لوگ گھبرائے آنجناب نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے- ابھی دعا سے فارغ نہ ہوئے تھے- کہ کشتی اس بھنور سے نکل کنارے پر پہنچ گئی ✦

کرامت میرے والد بزرگوار فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ غازی الدین خاں سپہ سالار شاہ ہند نے غنیم پر فوج بھیجی- مدت گذر گئی- لیکن اس فوج کی کوئی خبر نہ پہنچی- اس نے آنحضرت کی خدمت میں حالت عرض کی- آنجناب نے توجہ فرما کر خوشخبری دی- کہ تین دن بعد فتح کی خبر آئے گی- جب تیسرا روز ہوا تو دوپہر کے وقت فتح کی خوشخبری پہنچ گئی- **کرامت**- میرے والد بزرگوار فرماتے ہیں- کہ آنحضرت رضؓ نے بہادر شاہ کے بڑے لڑکے شاہزادہ معز الدین کو خوشخبری دی- کہ باپ کے بعد حکمران تم ہی ہو گے- واقعی بہادر شاہ کے بعد معز الدین ہی بادشاہ ہوا ✦

کرامت- آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مخصوص خادم محمد علیؒ سے کا بیان ہے- کہ آنحضرت اپنی عمر کے آخری سال ایک گاؤں میں جو بطور اخراجات خانقاہ ملا ہوا تھا تشریف لیگئے وہاں کے لوگوں نے روپیہ کے دینے میں ٹال مٹول کیا- آپ نے ناراض ہو کر فرمایا- کہ خدایا! نہ یہ گاؤں رہے نہ میں رہوں- اس بات کو سال بھی گذرنے نہ پایا تھا- کہ وہ گاؤں اس طرح اُجڑا- کہ آج تک آباد نہیں ہوا ✦

کرامت- میرے والد بزرگوار فرماتے ہیں- کہ آنجناب کا ایک مرید فوت ہو گیا- آنحضرت رضؓ نے اس کے پاس جا کر اُس کا نام لے کر پکارا- لوگوں نے کہا- کہ یہ مُردہ ہے، آنحضرت نے لوگوں کو جھڑکا اور پھر اُسے پکارا- تین دفعہ آواز دینے کے بعد وہ شخص زندہ ہو کر اُٹھ بیٹھا ✦

حضرت ماوی زمانہ بہت رقیق القلب تھے- اگر کسی بچہ کو روتا دیکھتے- تو خود بھی آبدیدہ ہو جاتے- اور جس طرح ہو سکتا اُسے رونے سے روکتے- اور بچوں کے رونے کو روکنے کے لئے کئی ختم کراتے تھے ✦

ایک دفعہ ایک شخص نے آپ کے مال میں سے بہت سا روپیہ اور جواہرات چرا لئے جب اُسے پکڑ کر آنحضرت رضؓ کے پاس لائے- تو اُس نے اقرار کیا کہ میں نے چرا کر وہ روپیہ

وغیرہ فلاں جگہ رکھا ہوا ہے۔ جب اُس نے اتنا کہا۔ تو آنجناب روئے اور فرمایا کہ جا میں نے تجھے وہ مال بخشا۔ جب وہ چلا گیا۔ تو لوگوں کو فرمایا کہ جب اُس نے کہا کہ میں نے چرایا ہے۔ تو معلوم نہیں اس کے دل پر کیا گذری ہوگی۔ اسی بات کا میرے دل پر اثر ہوا ✦

ایک دفعہ گرو گوبند سنگھ نے۔ جسے تمام ہندو اوتار مانتے تھے۔ آنحضرت کو کہلا بھیجا۔ کہ میں آپ کے سلام کو آتا ہوں۔ اگر آپ مجھے اپنے ساتھ برابر بٹھائیں اور میرا سلام منظور کریں۔ تو میں ایک ہزار روپیہ نذر دونگا۔ آپ نے قبول نہ کیا ✦

ہر سال آنجناب کی پشت اور گردن پر آبلے ہو جایا کرتے تھے۔ اور دوا لگانے سے آرام ہو جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ جب آبلے نکلے۔ تو بہتیرے علاج کیئے کچھ افاقہ نہ ہوا بلکہ مرض دن بدن بڑھتا گیا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے دن تھے۔ کہ اس مرض کا آپ پر غلبہ ہوا۔ ہر روز بارگاہ الٰہی میں دعا مانگتے۔ کہ میں ان دنوں جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سے مشرف ہو جاؤں۔ آپ کو جناب سید الکونین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت حد سے زیادہ تھی ✦

حضرت قیوم رابعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے چچا شیخ محمد ہادی رضہ نے مجھے فرمایا۔ کہ میں حضرت مروج الشریعت رضہ کا عُرس ۱۹۔ ربیع الاوّل کو بڑے تکلف سے کیا کرتا تھا مجھے الہام ہوا۔ کہ اسی مہینے میں ہمارے محبوب کا عرس ہے اور اسی میں تیرے باپ کا۔ تو اپنے باپ کا عرس کرتا ہے۔ لیکن ہمارے محبوب کا عرس نہیں کرتا۔ یہ الہام ہوتے ہی مجھ پر عجب سا چھا گیا۔ میں نے ۱۲ ربیع الاوّل کو جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عرس مقرر کیا۔ اور جو ثواب مجھے اس عُرس سے حاصل ہوا اُسے میں نے اپنے والد بزرگوار سے بیان کیا۔ ۱۹۔ ربیع الاوّل کو بھی طعام پکا کر لوگوں کو تقسیم کیا۔ جب ربیع الاوّل کی گیارہویں تاریخ ہوئی۔ تو آنحضرت پر مرض کا غلبہ بہت تھا۔ آپکی پیشانی پر ورم ہو گیا۔ اپنے فرزند کو بلا کر فرمایا۔ کہ میری یہ حالت ہو گئی ہے۔ تم نے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عرس بدستور کرنا۔ اس کام سے جلدی فارغ ہونا۔ کیونکہ اور کام درپیش ہے۔ فرزند دل نے حسب الارشاد بارہویں ربیع الاوّل کی رات کو شہر کے تمام آدمیوں کو عُرس کے لئے بلایا۔ اور طرح طرح کے کھانے حلوے عطریات اور میوے اور سامان عرس مہیا کیا۔ اور عشا کے بعد تیسرا حصہ رات گذرنے پر عُرس سے

فارغ ہوئے۔ تو تمام چھوٹے بڑے اور وضیع و شریف آنحضرتؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے سب کو رخصت کیا۔

میرے والد بزرگوار فرماتے ہیں۔ کہ جب لوگ چلے آئے۔ تو آنجنابؓ نے لباس تبدیل کیا۔ اور بول کے واسطے اُٹھے۔ جب بول کرنے لگے۔ تو فرمایا اللہ اکبر اسی وقت کا ڈر تھا۔ بول نہ کیا۔ پھر چارپائی پر تکیہ لگایا۔ سورۃ یٰسین پڑھنا شروع کی۔ اتنے میں پھر بڑے بڑے حضرات احمدیہ و معصومیہ جمع ہو گئے۔ کسی نے آپ کو اُن کے آنے کی اطلاع دی۔ آنحضرتؓ نے ان کی تعظیم کیلئے اپنے دونو ہاتھ سر پر رکھے۔ اور یٰسین پڑھتے رہے۔ ابھی سورۃ ختم ہونے نہ پائی تھی۔ کہ اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ اور اپنی روح کو جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نثار کیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپکا وصال بروز جمعرات ۱۲۔ ربیع الاول ۱۱۲۱ھ ہجری کو ہوا۔ جیسا کہ حسب ذیل دو تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے "ہیہات برفت ہادی" ۔ اور "افسوس کہ رفت امام اسلام" حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک کے اندر جنوب کی طرف مدفون ہوئے آپکی اولاد چھ لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔

محمد بشیر۔ آپ حضرت شیخ محمد ہادیؒ کے پہلے فرزند ہیں جب حضرت روح الشریعت رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔ تو آپ شکم مادر میں تھے۔ آنجنابؓ نے فرمایا۔ کہ اس شکل و صورت کا ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ بعینہٖ اسی شکل و صورت کا لڑکا پیدا ہوا۔ اِس واسطے آپکا نام محمد بشیر رکھا گیا۔ لیکن آپ لڑکپن ہی میں فوت ہو گئے۔

شیخ محمد میر۔ آپ حضرت شیخ محمد ہادی کے دوسرے فرزند ہیں۔ آپ عالم۔ عامل۔ صالح۔ متقی اور پرہیزگار تھے۔ آپ نے سلوک باطنی حضرت حجۃ اللہؓ کی خدمت سے حاصل کیا۔ اور آنحضرتؓ کے ساتھ حج کو گئے۔ حضرت قیوم ثالث رضی اللہ عنہ نے آپ کو تینوں ولایتوں (صُغریٰ کبریٰ علیا) اور کمالات نبوت کی خوشخبری دی ظاہری علم کو بھی مولویت کے درجہ تک حاصل کیا۔ قرآن شریف تجوید سے حفظ کیا۔ قیوم ثالث کے بعد اپنے باپ سے سلوک باطنی حاصل کیا۔ اور فنائے اتم۔ بےنفسی اور زوال علمی کا مقام حاصل کیا۔ ۱۱۴۹ھ ہجری کو وفات پائی۔ اور حضرت قیوم ثانیؓ کے روضہ مبارک میں مدفون ہوئے۔ آنجناب دنیا سے لاولد گئے۔

ابو العباس بدر الدین شیخ حسن احمد قدس سرہٗ - آپ حضرت ہادی زمانہ کے تیسرے فرزند ہیں - آپ ۹ - صفر ۱۰۹۰ھ ہجری کو پیدا ہوئے +

میرے (مصنفؒ) دادا صاحب اپنے بیاض میں لکھتے ہیں کہ میرے فرزند عزیز حسن احمد کی شب پیدائش حضرت حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں مبارک ہو تمہارے بھتیجے محمد ہادی کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے - جو نہایت صاحب کمال ہوگا ہم نے اس کا نام احمد مقرر کیا ہے - اس واسطے اس پر اضافہ کر کے حسن احمد نام اور ابو العباس کنیت اور بدر الدین لقب مقرر کیا ہے - آنجناب کی تاریخ شیخ حسن احمدی سے نکلتی ہے - آپ نے سلوک باطنی حضرت حجۃ اللہ کی خدمت سے حاصل کیا - اُنہوں نے آپ کو ولایت احمدی کی خوشخبری دی - آپ کمالات نبوّت میں راسخ قدم تھے - حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے کلام کو اچھی طرح سمجھتے تھے - حضرت قیوم اول رضؓ کے مکتوبات جاننے میں یگانہ روزگار تھے +

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ پیشاور میں ایک مغل نے آپ کی خدمت میں اپنی تنگی کا ذکر کیا - اور توجہ کے لئے التماس کی - آنحضرتؓ نے پوری توجہ سے اس کی حاجت برآری کے لئے فاتحہ پڑھکر فرمایا - معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ تمہیں بہت مال و دولت عنایت کریگا - اور تمہارے وسیلے سے ہزاروں لوگ امیر کبیر اور صاحب دولت بنجائینگے - لیکن جتنی جلدی ہوسکے شاہجہان آباد چلے جاؤ - وہ حسب الارشاد دوسرے روز شاہجہان آباد روانہ ہوا - جب وہاں پہنچا تو بعض آدمی اُسے بادشاہ کے پاس لے گئے - بادشاہ نے اُسے دیکھتے ہی مہربان ہو کر بہت انعام و اکرام دیا - اور اپنے امیروں میں شامل کر لیا - ابھی ایک سال بھی گذرنے نہ پایا تھا - کہ بادشاہ کا ایک بڑا امیر بن گیا +

ایک دفعہ کوئی شخص اپنے بیٹے کو آپ کی خدمت میں لایا - جو قریب المرگ تھا اور آنجناب سے اس کی شفا کے لئے التماس کی - آنجناب نے قرآن شریف کی چند ایک آیتیں پڑھکر دم کیا - تو ایک گھڑی بعد اُسے آرام ہو گیا +

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بادشاہ کے دو امیروں میں دشمنی ہو گئی - اُن میں سے ایک لڑکا کا آپ کا مخلص تھا - وہ اپنے باپ کی فتح کے لئے ہر روز آنجناب کی خدمت

عرض کرتا۔ ایک رات اس کی التماس کے مطابق توجہ فرمائی۔ تو صبح کو فرمایا۔ کہ مَیں نے فلاں شخص کے باپ کے واسطے استخارہ کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ دوسری طرف غالب رہیگی۔ اور فتح اسی کی رہیگی۔ لیکن اس کے لڑکے کو اس واسطے نہ کہا۔ کہ اس کا دل ٹوٹ جائیگا۔ ابھی ایک مہینہ گذرنے نہ پایا تھا کہ اس امیر کے شہید ہونے کی خبر پہنچگئی۔ جب کہ تُوران کے مغلوں اور قطب الملک عبداللہ خاں اور حسین علی خاں میں سخت دشمنی تھی۔ اور تورانیوں کی حالت بہت نازک ہوچکی تھی۔ ان دنوں بعض نے آنجناب رضؓ سے عرض کیا۔ کہ اس کا انجام کیونکر ہوگا۔ ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تمام ہندوستان مغلوں سے پُر ہوگیا ہے۔ اور اُن کے مخالف مغلوب ہوئے ہیں۔ چند روز بعد حسین علی خاں مغلوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور عبداللہ خاں گرفتار ہوگیا +

آنحضرت کو علم۔ حلم۔ فضل۔ بذل۔ ورع۔ تقوےٰ۔ توکل۔ عبادت۔ تواضع فروتنی۔ کسر نفسی میں بیحد حاصل تھا۔ آپ ہمیشہ بیمار رہا کرتے۔ آنجناب کا مرض اس قسم کا تھا۔ کہ تمام جہان کے اطبا کہتے تھے۔ کہ اس قسم کا مرض کتابوں میں نہیں لکھا۔ اس مرض کی ادنےٰ تکلیف یہ تھی۔ کہ جب کچھ افاقہ ہوتا۔ تو آپ دوپہر تک بیت الخلا میں بیٹھے رہتے۔ اگر غلبہ ہوتا۔ تو تمام دن اور کبھی ایک دن اور ایک رات بیٹھے گذر جاتی۔ بلکہ بعض اوقات تو دوسرا دن بھی بیت الخلا میں بیٹھے گذر جاتا۔ آپ فرماتے تھے کہ جو جو تکلیفیں مجھے اس مرض میں جھیلنی پڑی ہیں۔ ان میں سے آسان سی تکلیف یہ تھی کہ میں آٹھ پہر بیت الخلا میں دونو پاؤں کے بل بیٹھا رہتا۔ دوسری تکلیفوں کا اندازہ اسی سے کرلو۔ سوائے چاول کے آپ کچھ نہ کھاتے۔ اور اگر اتفاقاً کوئی اور چیز کھا بھی لیتے۔ تو زیادہ تکلیف پاتے۔ اور مرض غلبہ کرجاتا۔ "اشد البلاء علی الانبیاء ثم الاولیاء" سب سے زیادہ بلا انبیا کو اور اس سے کم اولیا کو ہوتی ہے۔ آنجناب پر صادق آتا تھا +

آنجناب کی منجھلی لڑکی بھی دائم المریض تھی۔ ایک دفعہ جب لڑکی پر مرض کا غلبہ ہوا۔ تو آپ نے اُس کے پاس جاکر آسمان کی طرف مُنہ کرکے کہا۔ اے بار خدایا! اگر فی الواقعہ اس کی اجل آگئی ہے تو مجھے اس کے بدلے لے لے۔ یہ کہتے ہی آنجناب کو

تپ ہوگیا۔ اسی تپ سے چھٹے روز وفات پائی۔ آپؒ کا وصال ۹۔ رجب ۱۱۴۹ھ ہجری سوموار کی رات کو ہوا۔

جب حضرت قیوم رابع رضی اللہ عنہ کو آنجناب کی وفات کی خبر ملی۔ تو آبدیدہ ہوکر فرمایا۔ کہ جو محبت مجھے بھائی حسن احمد سے تھی۔ اس کا عشر عشیر بھی اور سے نہیں اچھا بھائی جان اگر تم گئے ہو۔ تو لو ہم بھی آئے۔ اس کے تین سال اور تین ماہ اور تین دن بعد آنحضرت کا بھی وصال ہوگیا۔ پھر آپ کی نماز جنازہ ادا کرکے نعش مبارک کو سرہند بھیجدیا۔ جس کے استقبال کے لئے تمام چھوٹے بڑے امیر غریب آئے۔ اور بڑی شان وشوکت اور عزت کے ساتھ شہر میں لائے۔ اور حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک میں مشرق کی طرف گنبد کے اندر دفن کیا۔ میں کوہ کماؤں کی تلیٹی میں تھا۔ کہ یہ وحشت اثر خبر سنی۔ گھبراکر حواس باختہ ہوگیا۔ آنجناب کی عمر شریف ساٹھ سال تھی۔ آپ کی اولاد میں تین لڑکے اور آٹھ لڑکیاں ہیں۔

شیخ محمد احسن سلمہ ربہ۔ آپ حضرت شیخ حسن احمدؒ کے بڑے فرزند ہیں۔ آپ اوصاف حمیدہ اور اخلاق کریمہ سے موصوف تھے۔ علم ظاہری کو بدرجہ کمال حاصل کیا۔ حضرت قیوم رابع رضی اللہ عنہ کے مرید ہوئے۔ حضرت خلیفۃ اللہ کی آپ پر خاص نظر عنایت تھی۔ آپ ظاہری اور باطنی قابلیت عقلمندی اور دانائی میں یگانہ روزگار تھے۔ حضرت خواجہ محمد پارسا جن کی حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت قیوم ثالث رضؓ نے پرورش کی تھی۔ اور حضرات سرہند کے سردار تھے۔ لڑکپن ہی سے آپ پر حد سے زیادہ مہربان تھے۔ انہوں نے کمال مہربانی سے آپ کو القائے نسبت کیا۔ اور توجہ باطنی عنایت فرمائی۔

محمد انور غلام زبیرؒ۔ آپ شیخ محمد احسن کے فرزند تھے۔ پہلے آپ کے ہاں لڑکا ہوا۔ تو چھٹے روز فوت ہوگیا۔ آپ بڑے غمگین ہوئے۔ میں (مصنفؒ) نے حضرت خلیفۃ اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا۔ تو آنجناب نے توجہ کے بعد فرمایا۔ خاطر جمع رکھو تمہارے ہاں ایک اور لڑکا ہوگا۔ اسی سال آنجناب کی توجہ سے یہ فرزند پیدا ہوا۔ اس کا نام حضرت خلیفۃ اللہؓ اور میرے والد بزرگوار نے غلام زبیر مقرر کیا۔ حق تعالےٰ اس کی عمر دراز کرے اور اُسے صالح اور اپنے اجداد کے کمالات کا وارث بنائے۔

محمد منور غلام عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ - آپ شیخ محمد محسن کے دوسرے فرزند تھے لیکن بچپن ہی میں فوت ہوگئے +

شیخ محمد کریم - آپ شیخ محمد احسن کے تیسرے فرزند ہیں حق تعالےٰ آپ کی عمر دراز کرے - اور صالح اور صاحب کمال بنائے +

شیخ محمد احسن کی ایک لڑکی منورہ نام فوت ہوگئی تھی +

شیخ محمد محسن سلمہ ربہ - آپ حضرت شیخ حسن احمد کے دوسرے فرزند ہیں - آپ اس زمانے کے بڑے ولی اور متقی ہیں - آپ نے سلوک باطنی حضرت قیوم رابع خلیفۃ اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاصل کیا - آپ لڑکپن ہی سے آنحضرت رض کے منظور نظر تھے - خصوصاً آخری عمر میں کوئی شخص بھی آپکے برابر قرب میں نہ تھا - آپکے حالات اس کتاب کے چوتھے حصہ میں حضرت خلیفۃ اللہ رض کے خلفا کے حالات میں لکھے جائینگے - آپ کی دو لڑکیاں ہیں ایک معصومہ بیگم - دوسری نعیم النسا - محمد فاروق غلام قیوم رض شیخ محمد محسن کے فرزند ہیں شیخ محمد محسن کے تین بیٹے تھے - ایک محمد فاروق دوسرے محمد - تیسرے محمد حسین - اور چار لڑکیاں تھیں - ایک عزیز النسا - دوسری زینت النساء تیسری نعیم النسا اور چوتھی کریم النسا - اس بیٹے کو مَیں نے لیکر متبنٰی کیا ہے - لیکن ابھی چھوٹا ہے - اللہ تعالےٰ اس کی عمر دراز کرے اور اپنے آباؤ اجداد کے کمالات کا وارث بنائے - آمین یارب العالمین +

ابوالفیض کمال الدین محمد احسان عفی عنہ - اس کتاب کا مولف - گو اس فقیر میں اتنی لیاقت نہیں کہ اپنے آپ کو آنجناب کی اولاد میں شمار کرے - لیکن کیا کوں قطع نسل تو نہیں ہوسکتا - اگرچہ بعض بنی اسرائیل کافر ہوگئے - لیکن حق تعالےٰ پھر بھی انہیں یعقوب علیہ السلام کی اولاد کے نام سے یاد کیا ہے +

مَیں شیخ حسن احمد کا سب سے نالائق اور کمترین فرزند ہوں لڑکپن سے حضرت قیوم رابع سلطان الاولیا رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مرید ہوا - اور عرصہ دراز تک آنحضرت کی خدمت میں رہا - بعد ازاں آنجناب نے مجھے خلافت دیکر مشرق کی طرف بھیجا - مدت تک وہاں رہکر پھر حاضر خدمت ہوا - آنحضرت رض نے پھر مجھے اس طرف جانے کا حکم دیا حسب الارشاد میں اس طرف روانہ ہوا - اس سفر میں معلوم ہوا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ

دنیا سے رحلت کر جائینگے۔ گھبرا کر بہت جلدی پھر آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ واقعی ڈیڑھ ماہ بعد امام زمان اس جہان سے کوچ کر گئے۔ میں آنجناب کی نعش کے ساتھ سرہند گیا۔ اور کچھ عرصہ آنجناب کے مزار فائض الانوار پر رہا۔ بعد ازاں پھر مشرقی علاقے میں چلا گیا۔ میں نے دو سال بعد جب غم و الم کو قدرے تخفیف ہوئی تو اس کتاب کو تالیف کرنا شروع کیا۔ امید قوی ہے۔ کہ حضرت حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ کی توجہ شریف سے ایمان سلامت لیجاؤنگا +

میری اولاد میں ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہیں۔ لڑکے کا نام محمد غلام مجدد ہے۔ جو ۱۱۶۴ ہجری کو پیدا ہوا۔ چنانچہ اس کی تاریخ ولادت "با ہزاراں برکات مبارک باد" ہے۔ اس بچے کی ولادت مسلمانوں کے حق میں نہایت مبارک ہوئی۔ کیونکہ ان دنوں کافروں نے مسلمانوں کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ اس فرزند کے پیدا ہوتے ہی اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مسلمانوں کو کافروں کے پنجے سے نجات دی۔ مجھ پر بھی ظاہری و باطنی برکت کا ظہور ہوا۔ اس واسطے اس کی کنیت ابوالبرکات۔ لقب شمس الدین اور نام محمد اور عرف غلام مجدد مقرر کیا گیا۔ سعادت کے آثار اور ولایت کے انوار اس کی پیشانی سے نمایاں ہیں۔ پیشانی پر کا نشان نور کی طرح چمکتا ہے۔ استعداد نہایت اعلےٰ درجے کی ہے۔ امید غالب ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم اور حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل سے چراغ ہوگا۔ اور اس سے ایک جہان منور ہوگا۔ اے پروردگار! اس فرزند کی عمر اپنے حبیب کے صدقے دراز کرنا۔ اور خلق میں سے سب سے صالح اور حضرت مجدد الف ثانی ؒ کے کمالات کا وارث بنانا۔ آمین رب العالمین +

لڑکیوں میں سے ایک بادشاہ بیگم تھی۔ جو شیر خوارگی کی حالت میں فوت ہو گئی تھی۔ دوسری حضرت بیگم اللہ تعالےٰ اس کی عمر دراز کرے۔ آمین +

میرے قبلہ گاہ شیخ حسن احمد کی آٹھ لڑکیاں تھیں۔ ایک ام کلثوم اختر افروز بیگم جو حضرت محمد اشرف کے پوتے محمد شاہ نور کی منسوبہ تھی۔ اس سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ امت النبی۔ وجیہ النسا۔ دوسری میمونہ جو شیخ جلال الدین سے منسوبہ تھی۔ تیسری ام حبیبہ مبشرہ جو شیخ اسد اللہ کی منسوبہ ہے۔ اس سے ایک لڑکا پیدا

ہوا جس کا نام مبارک اللہ ہے۔ باقی لڑکیاں بچپن ہی میں فوت ہو گئیں۔ ان کے اسماء مبارک یہ ہیں۔ بدر النسا۔ نشاط۔ مبارک النسا۔ دہرا رائے۔ رابعہ ✦

خواجہ نور الصمد حضرت شیخ محمد ہادی کے چوتھے فرزند ہیں سلوک باطنی حضرت حجۃ اللہؒ اور اپنے والد بزرگوار کی خدمت سے حاصل کیا۔ حضرت قیوم ثالث رضی اللہ عنہ نے آپ کو کمالات نبوت کی خوشخبری دی تھی۔ خواجہ نور الصمد نہایت عزیز الوجود تھے۔ شریعت اور طریقت کے پورے پورے پابند تھے۔ سنہ ۱۱۳۰ھ ہجری کو وفات پائی۔ اور حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک میں مدفون ہوئے ✦

نور الرحمان۔ آپ خواجہ نور الصمد کے فرزند ہیں۔ باطنی سلوک شیخ ضیاؤ الدین یوسف کی خدمت سے حاصل کیا۔ اپنے آباؤ اجداد کے طریقہ پر کاربند تھے ✦

نور السبحان۔ آپ خواجہ نور الصمد کے دوسرے فرزند ہیں۔ نہایت قابل جوان تھے۔ لیکن جوانی ہی میں فوت ہو گئے ✦

محمد اکبر۔ آپ نور السبحان کے فرزند ہیں۔ لیکن بچے ہیں۔ اللہ تعالےٰ عمر دراز کرے۔ اور نیک بنائے ✦

خواجہ نور الصمد کی دو لڑکیاں تھیں ایک جہاں آرا بیگم۔ جو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے پوتے شیخ محمد عبید اللہ سے منسوب تھی۔ اس سے تین لڑکے پیدا ہوئے۔ علیم اللہ وغیرہ۔ دوسری لڑکی گیتی آرائے۔ محمد احسن اللہ سے منسوب تھی ✦

محمد رضاء اللہ۔ آپ حضرت شیخ محمد ہادی کے پانچویں فرزند ہیں۔ سات سال کی عمر میں دکن میں فوت ہوئے۔ نعش سرہند لا کر حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک میں دفن کی گئی ✦

شیخ محمد برکت اللہ۔ آپ حضرت شیخ محمد ہادیؒ کے چھٹے فرزند ہیں۔ آپ نے سلوک باطنی اپنے والد بزرگوار کی خدمت سے حاصل کیا۔ شریعت و طریقت کے سخت پابند تھے۔ سیاحت بہت کی۔ چنانچہ ایران۔ توران۔ یمن۔ عرب۔ روم اور شام وغیرہ ملکوں کی سیر کی۔ ہزار ہا لوگوں کو آپ سے باطنی فائدہ ہوا۔ جہاں گئے نکاح کیا۔ جب روم گئے۔ تو بادشاہ کو کہلا بھیجا۔ کہ اپنی لڑکی مجھے دو۔ بادشاہ نے بہتیری تدبیریں سوچیں کہ آپ کو تکلیف دے لیکن اسی رات خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت عالیشان بارگاہ

میں ایک مرد خدا تخت پر بیٹھا ہے اور ہزارہا آدمی ہاتھوں میں سنہری عصا لئے ہوئے اس کے گرد اگرد کھڑے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ معصومی بارگاہ ہے۔ اور اس تخت پر حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں۔ بادشاہ نے بارگاہ کے اندر جانا چاہا۔ لیکن حضرت امام معصوم رضؓ نے فرمایا۔ کہ اسے نکال دو۔ کیونکہ اس نے میرے فرزند کی حرمت نہیں کی۔ جب بیدار ہوا۔ تو شیخ صاحب کو بلا کر ان سے معافی مانگی۔ اور اپنی لڑکی کا نکاح اُن سے کر دیا۔ آپ نے ملک شام میں وفات پائی۔ آپ کا مزار بیت المقدس میں ہے جو عام و خاص کی زیارت گاہ ہے آپ کی دو لڑکیاں ہیں۔ ایک گوہر آرا جو غلام معصوم کے بیٹے غلام محمد سے منسوب ہے۔ دوسری امت الرحمن جو محمد محفوظ کی منسوبہ ہے ✦

حضرت شیخ محمد ہادی کی دو لڑکیاں تھیں۔ ایک بدۃ النسا جو شیخ شہاب الدین کی منسوبہ تھیں۔ اور دوسری زیب النسا جو شیخ عبدالباقی سے منسوب تھیں ✦

حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہٗ آپ حضرت مروج الشریعت رضؓ کے دوسرے فرزند ہیں آپ ۱۰۶۰ ہجری کو پیدا ہوئے۔ سلوک باطنی حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت سے حاصل کیا۔ پھر اپنے والد بزرگوار اور اپنے چچا حضرت حجۃ اللہ رضؓ سے بقیہ سلوک پورا کیا۔ حضرت قیوم ثالث رضی اللہ عنہ نے آپ کو حضرت مجدد الف ثانی رضؓ کے تمام خصائص کی بشارات دیں۔ جن کے ذریعہ آپ ممتاز تھے۔ حضرت حجۃ اللہ آپ پر بدرجہ غایت مہربان تھے۔ کوئی کام اُن کے مشورے کے بغیر نہ کرتے عالمگیر بادشاہ اور حضرت حجۃ اللہ رضؓ کے مابین سوال و جواب کا وسیلہ آپ ہی تھے۔ جو مقدمہ کہ بادشاہ حضرت حجۃ اللہ سے چاہتا۔ اور آسانی سے حاصل نہ ہوتا۔ تو وہ آپ سے عرض کرتا۔ آپ اس مقدمہ کو اپنے چچا بزرگوار سے حاصل کر دلاتے ✦

چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ حضرت قیوم ثالث رضؓ نے چاہا۔ کہ ایران کی راہ حج کو جائیں۔ بلکہ کابل تک تشریف لے بھی گئے۔ لیکن بادشاہ کی مرضی تھی کہ دکن کی راہ حج کو تشریف لے جائیں۔ آنحضرت رضؓ نے قبول نہ فرمایا۔ آخر بادشاہ نے آپ کو بیچ میں ڈالا۔ آپ کابل جا کر حضرت حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ کو واپس لے آئے۔ چنانچہ یہ قصہ انشاء اللہ اس کتاب کے تیسرے حصے میں مفصل لکھا جائیگا ✦

حضرت حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو حقیقت معصومی کی خوشخبری دی ہے۔ اور دوم مرتبہ اپنے ساتھ حج کو بھی لے گئے۔ آپ ہر لعزیز اور مقبول عام تھے۔ جو شخص آپ کو دیکھ لیتا۔ آپ پر مفتون ہو جاتا۔ تمام سرداراور سرکش لوگ آپ کے فرمانبردار تھے۔ سارے امرا شرفا۔ خوانین۔ خواقین۔ سلاطین اور رعایا آپ کے فرمانبردار غلام تھے۔ ہندوستان کے بادشاہ آپ کے مشورے کے بغیر کوئی کام نہ کرتے تھے۔ عالمگیر بادشاہ نے ہر چند آپ کو اپنا وزیر بنانا چاہا۔ لیکن آپ نے نہ مانا +

ایک شخص نے مجھ (مؤلف کتاب) سے بیان کیا کہ میں بادشاہی قلعہ میں تھا اور امرا بھی حاضر تھے۔ کہ حضرت خواجہ محمد پارسا کا ذکر خیر چھڑا۔ دو امیروں نے کہا کہ انہیں دنیاوی مال و دولت بہت حاصل ہے۔ انہیں کیوں کوئی چیز دی جائے۔ بعد ازاں انہوں نے قسم کھائی۔ کہ آیندہ انہیں کچھ نہیں دینگے۔ وہ اسی گفتگو میں تھے۔ کہ اتنے میں آپ بھی تشریف لائے۔ آپ کو دیکھتے ہی دونو نے بہت سا روپیہ بطور نذر پیش کیا۔ مجلس برخاست ہونے کے بعد لوگوں نے ان امیروں سے پوچھا۔ کہ تم نے تو قسم کھائی تھی۔ کہ انہیں کچھ نہ دینگے۔ پھر کیوں دیا۔ کہا۔ ہمیں معلوم نہیں۔ جب ہم نے انہیں دیکھا۔ تو ان کی محبت ہم پر اس درجہ غالب آئی۔ کہ ہم نے بے اختیار ہو کر انہیں کچھ دیا۔ بعد ازاں تمام اہل مجلس معتقد ہو گئے +

حضرت قیوم رابع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میر شرف الدین حسین نے مجھے کہا کہ میں حضرت خواجہ محمد پارسا سے بسبب اہل دنیا کے اختلاط ناراض تھا۔ ایک رات میں نے حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ کہ آپ آنحضرتؐ کی گود میں ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا محمد پارسا میرا فرزند ہے۔ اس سے ناراض ہونا مجھ سے ناراض ہونا ہے۔ اس سے ناراضگی کو رفع کر دو +

ایک مغل حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک کی زیارت کیلئے آیا۔ لیکن بعض مخالفوں کے کہنے سننے پر آپ سے ملاقات نہ کی۔ اس نے حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ جو سخت ناراض ہو کر فرماتے ہیں۔ کہ تو نے میرے فرزند محمد پارسا سے ملاقات کیوں نہیں کی۔ جاؤ اس کی زیارت کرو۔ کہ تمہارے گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔ دوسرے دن وہ آپ کی

زیارت کیلئے آیا۔ اور معافی مانگی +

ملک مالوہ میں خواجہ احرار کے فرزند خواجہ عبد الصمد نے آپ سے ملاقات کی۔ اس وقت وہ مفلس تھا۔ ان سے کچھ بطور قرضہ مانگا۔ آپ نے سو مہریں عنایت کیں۔ اور فرمایا کہ تمہیں اللہ تعالےٰ ہمارے ملک کے قرب جوار میں ریاست عظیم عطا فرمائیگا تھوڑی مدت بعد وہ لاہور۔ کشمیر اور ملتان کا حاکم مقرر ہوا۔ جب تک زندہ رہا خود حکمراں رہا۔ بعد ازاں اس کی اولاد اس ملک پر حکمراں رہی۔ چنانچہ آج کل اس کا بیٹا سلطنت کا سب سے بڑا رکن شمار کیا جاتا ہے +

حضرت خواجہ کبھی کسی سے بدلہ نہ لیتے۔ نہ کسی کو بددعا دیتے۔ بلکہ اپنے دشمنوں اور مخالفوں پر بھی احسان کرتے۔ ایک شخص آپکے متعلقین میں سے تھا۔ جو تحفہ اور نعمت اطراف وجوانب سے آپ کی خدمت میں لایا جاتا۔ آپ پہلے اُسی کو دیتے لیکن وہ نالائق ہر روز بادشاہ کے پاس آپ کی شکایت کرتا۔ کہ محمد پارسا نے میرا اثاثہ روپیہ زبردستی چھین لیا ہے۔ بادشاہ جانتا تھا۔ کہ یہ سراسر جھوٹا ہے۔ اس واسطے اس کی طرف توجہ نہ کرتا تھا۔ ایک دفعہ اُس نے اپنے آپ کو دریا میں بھی پھینک دیا۔ لیکن پھر بھی بادشاہ نے توجہ نہ کی۔ جب گھر سے فریاد کے لئے جاتا۔ تو حضرت خواجہ کو تاکید کرتا کہ کھانا جلدی لاؤ کیونکہ میری فریاد کا وقت ہے۔ وہ بہت جلدی نفیس کھانا لاتے۔ آپ مکھیاں اُڑاتے۔ ایک روز بادشاہ کے روبرو اُس نے حضرت خواجہ کے حق میں برا بھلا کہا۔ بادشاہ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ جب حضرت خواجہ نے سُنا۔ تو بادشاہ کے پاس جاکر اُسے قتل ہونے سے بچایا۔ آخر بادشاہ نے اُس کے ملک بدر کرنے کا حکم دیا +

آپ پیر کے دن ۱۰۔ ربیع الاوّل ۱۰۳۲؁ھ ہجری کو فوت ہوئے۔ آپ نے دو سال پہلے ہی اپنی وفات کی اطلاع دیدی تھی +

حضرت خواجہ۔ حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ کا عرس بڑا پُر تکلف کیا کرتے تھے۔ آخر عمر میں اپنے فرزندوں کو وصیت کی۔ کہ آج حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک ہے۔ جلدی اس مہم سے فارغ ہو جاؤ۔ کیونکہ اور کام بھی درپیش ہے۔ شام کے وقت عرس سے فارغ ہو کر اپنے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

آپ نے فرمایا الحمد للہ ! بڑے کام سے خلاصی ہوئی - بعد ازاں تند ہوا چلی - اور جہان سے شور اٹھا - روضہ منورہ کے گرد ہزارہا قندیلیں روشن تھیں - پتھر کے فرش پر ان کے گرنے سے بجلی کی طرح آواز نکلتی تھی - جب قندیلیں بجھ گئیں - تو ہوا بھی دھیمی ہو گئی - اسی وقت خواجہ نے اس جہان فانی سے عالم بقا کی طرف کوچ کیا - آپ کا جنازہ آپ کی وصیت کے مطابق حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ کے روضہ کے گرد پھرا کر چبوترے کے جنوب مغربی کونے میں جہاں آپ نے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تھا ! اور فرمایا تھا کہ یہاں میری قبر بنانا - دفن کئے گئے - آپ کی قبر پر ایک عالیشان گنبد بنایا گیا +

حضرت خواجہ صاحب کی ایک بزرگی یہ ہے کہ حالانکہ آپ نے حضرت قیوم ثانی رضؓ اور قیوم ثالث رضی اللہ عنہ کی خدمت سے یکمالات حاصل کئے تھے - بڑے بلند آواز سے عام مجلس میں حضرت قیوم رابع سلطان الاولیا کی قیومیت اور قطب الاقطابی کا اقرار کرتے - آپ نے علم تصوف میں ایک کتاب مسمی بہ "فکر پارسا" تصنیف کی ہے - آپ کی اولاد میں چار لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں +

شیخ محمد علی - آپ خواجہ محمد پارسا کے بڑے فرزند ہیں - آپ نے سلوک باطنی حضرت حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت سے حاصل کر کے ظاہری علم کو پایہ تحصیل تک حاصل کیا ! اور حضرت قیوم ثالث کیسا تھ حج بھی کیا - شریعت اور طریقت کے پورے پورے پابند تھے - دنیا سے جوان ہی گئے - اور لا ولد بھی +

محمد شیخ الاسلام - آپ حضرت خواجہ محمد پارسا کے دوسرے فرزند ہیں حضرت حجۃ اللہ رضؓ کے مرید تھے - علم ظاہری انتہائی درجے تک حاصل کیا - قرآن شریف تجوید سے حفظ کیا - حضرت قیوم ثالث رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج بھی کیا - نہایت صالح اور متقی تھے - سخاوت اور بخشش میں بے نظیر تھے - بادشاہ نے آپ کو منصب سلطانی اور سرہند کی اکثر خدمات سپرد کیں - اس ذریعہ سے ہزارہا آدمیوں کو آپ سے فائدہ ہوا - اور آپ کے ممنون احسان ہوئے - آپ کا ایک خاصہ یہ بھی ہے کہ آپ کو حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے قبہ کے اندر جگہ ملی - آپ کی اولاد صرف ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے +

محمد نور الاسلام - آپ شیخ الاسلام کے فرزند نہایت جوان قابل اور صالح ہیں اپنے دادا بزرگوار کے مرید ہوئے - آپ نہایت صاحب فطرت بلند تھے - آپ کا صرف

ایک لڑکا ہے۔ سراج الاسلام نام۔ دو لڑکیاں امت النقشبند و امت معصوم شیخ الاسلام کی بیٹی بیگما نام حضرت شاہ جیو کے پوتے سعادت اللہ سے منسوب تھی +

شیخ محمد رسا سلمہ بہ مشہور شاہ صاحب۔ آپ حضرت خواجہ محمد پارسا کے تیسرے فرزند ہیں۔ اوصاف حمیدہ اور اخلاق کریمہ سے موصوف تھے۔ سلوک باطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کر کے علم ظاہری بھی انتہائی درجے تک حاصل کیا۔ حضرت خواجہ فرماتے تھے۔ کہ محمد رسا میرا نائب اتم ہے +

شاہ صاحبؒ نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ جب پیر مرشد نے مجھے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی نسبت خاص کا القا کیا۔ میں حضرت قیوم اول رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک میں مراقبہ کر رہا تھا۔ کہ مجھے ایک نورانی خلعت فاخرہ مرحمت ہوئی۔ معلوم ہوا کہ یہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی نسبت خاص ہے۔ شیخ محمد رسا موجودہ زمانے کے مشائخ کے سردار ہیں۔ اپنے آباواجداد کے طریقے کے پورے پابند ہیں +

حضرت خلیفۃ اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ شاہ محمد پارسا اہل اللہ میں سے مستثنے ہیں۔ ایک روز شاہ صاحب نے حضرت قیوم رابع کو کہا۔ کہ میں آپ کو قطب الاقطاب اور قیوم زمان جانتا ہوں اور آپ کے فیض و برکات کا امیدوار ہوں۔ آنحضرت رضؓ نے فرمایا ہم بھی تمہارے باطن کی طرف متوجہ ہیں۔ آج کل حضرت عروۃ الوثقےٰ امام معصوم رضی اللہ عنہ کی خانقاہ کے زینت بخش اور سجادہ نشین ہیں۔ آپ نے خانقاہ مذکور کی ملازمت اختیار رکھی ہے۔ آپ ہر صبح شام اپنے یاروں سمیت حضرت امام معصوم رضؓ کے روضہ مبارک میں حلقہ اور مراقبہ کرتے۔ خانقاہ کی برکت آپ کے سبب سے ہے۔ آپ سے کرامات عجیبہ اور خوارق غریبہ ظہور میں آتے ہیں۔ حق تعالےٰ آپ کو بحق نون و صاد سلامت رکھے۔ آپ کی اولاد میں تین لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں +

محمد احد رسا۔ آپ شاہ محمد رسا کے فرزند بزرگ ہیں۔ آپ اپنے باپ کے مرید ہیں۔ نہایت صالح اور قابل ہیں۔ حضرت قیوم رابع رضؓ آپ پر از بس مہربان تھے۔ آپ اپنے آبائی طریقے پر پورے پورے کاربند تھے۔ آپ کے دو لڑکے ہیں۔ سراج معصوم اور میر احمد لیکن ابھی بچے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُن کی عمر دراز اور انہیں صالح کرے +

محمد فیض رسا۔ آپ شاہ محمد رسا کے دوسرے فرزند ہیں۔ اپنے والد بزرگوار کے

مرید ہیں - آپ کے دادا نے آپ کے حق میں بشارت عظمےٰ فرمائی - نہایت صالح مرد ہیں +

سید احمد - آپ شاہ محمد رسا کے تیسرے فرزند ہیں - آپ صالح جوان ہیں - سعادت کی علامتیں آپ کی پیشانی سے ظاہر ہیں +

شاہ محمد پارسا کی بیٹیوں میں سے ایک حور النسا - محمد اسمٰعیل معروف بہ بھیکھ سے منسوب ہے - دوسری دلرس بیگم شیخ نیاز احمد کی منسوبہ ہے - اور تیسری جانا بیگم صاحبزادہ والا گہر بلند اقبال سلالہ دودمان قیومیت فرزند حضرت قیوم رابع شیخ عبدالقادر ثانی سے منسوب ہے - چوتھی قطبی بیگم +

میر محمد نعمان حق رسا سلمہ اللہ تعالےٰ - آپ حضرت خواجہ محمد پارسا کے چوتھے فرزند ہیں - اپنے باپ کے مرید تھے - ان کی وفات کے بعد حج کے لئے گئے - وہیں آپ کو حکم ہوا کہ حضرت قیوم رابع کی خدمت میں رجوع کرو - جب ہند میں واپس آئے - تو حضرت خلیفۃ اللہ کے مرید ہوئے - اور سلوک باطنی انتہائی درجے تک حاصل کیا - آنحضرت آپ پر اس درجہ عنایت کرتے تھے - کہ کسی اور پر اس کا عشر عشیر بھی نہ کرتے - میر صاحب بھی آنحضرت پر پورے طور پر فدا تھے - آنحضرت نے میر صاحب کو حضرت مجدد الف ثانی رض کے عمدہ خصائص کی بشارات عنایت کیں - میر صاحب شریعت اور طریقت پر پورے پورے کاربند تھے - ان دونوں دو نو بھائی شاہ محمد رسا اور میر محمد نعمان حق رسا موجودہ اولیا سے ممتاز ہیں - میر محمد نعمان صاحب تصرفات ظاہرہ و کرامات باہرہ ہیں - آپ کے باقی احوال انشاءاللہ اس کتاب کے چوتھے حصہ میں حضرت قیوم رابع کے خلفا کے حالات میں لکھے جائینگے - آپ کی اولاد تین لڑکے اور ایک لڑکی ہے +

نور معصوم - آپ میر محمد نعمان کے بڑے فرزند تھے - سات سال کی عمر میں دنیا سے سفر کیا - اور حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک میں مدفون ہوئے +

غلام ابراہیم ، حامد پارسا ، اور غلام قاسم - یہ تینوں میر محمد نعمان کے بیٹے ہیں -

میر محمد نعمان کی بیٹی بخشی بیگم محمد احمد رسا سے منسوب ہے +

حضرت خواجہ صاحب کی ایک بیٹی رقیۃ میرے (مولف کتاب) چچا شیخ محمد میر سے منسوب ہے - دوسری عزت النسا مرزا محمد نجیب کی منسوبہ تھی - اس سے پانچ لڑکے پیدا ہوئے +

محمد جانؒ - حضرت خواجہ محمد پارسا کے پوتے ہیں - آپ حضرت خواجہ کے مرید ہیں - نہایت صالح اور پرہیزگار ہیں - آپ کی اولاد ایک لڑکا چار لڑکیاں ہیں - بیٹے کا نام غلام رسول - اور لڑکیاں امت معصوم وغیرہ ہیں +

محمد وحید - آپ حضرت خواجہ محمد پارسا کے دوسرے پوتے ہیں - نہایت صالح جوان تھے - لیکن عین شباب میں راہی ملک بقا ہوئے - آپکا صرف ایک لڑکا باقی رہا +

احمد گل - آپ حضرت خواجہ محمد پارسا کے تیسرے پوتے ہیں - نہایت صالح اور پرہیزگار ہیں - آپ میر محمد نعمان حق رسا کے مرید ہیں +

محمد مجیب - آپ حضرت خواجہ محمد پارسا کے چوتھے پوتے ہیں نہایت صالح پرہیزگار ہیں - محمد سعید - آپ حضرت خواجہ محمد پارسا کے پانچویں پوتے ہیں نہایت قابل وصالح جوان ہیں +

شیخ محمد سالم قدس سرہٗ - آپ حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ کے تیسرے فرزند ہیں - آپ نے سلوک باطنی حضرت حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت سے حاصل کیا - آنحضرت آپ پر بدرجہ غایت مہربان تھے - حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے کمالات وخصائص کی عمدہ عمدہ بشارات آپ کو دیں - شیخ صاحب کمالات نبوت اور حقائق ثلاثہ میں نہایت راسخ قدم تھے - حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے پوتوں میں سب سے ممتاز تھے - سنت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پورے کاربند اور طریقہ احمدیہ پر ثابت قدم تھے - اپنے وقت کے بڑے مشائخ میں شمار ہوتے تھے - موجودہ چیز کا خرچ کرنا آپکا پسندیدہ طریقہ تھا - تمام غربا مساکین اور فقرا آپ کی خانقاہ میں پڑے رہتے آپ ہر ایک کی خبر گیری اس کی حالت کے مطابق کرتے - آپ سے کرامات ظاہرہ اور خوارق باہرہ ظہور میں آتے تھے - آپ ۱۱۱۷ھ ہجری کو اس جہان فانی سے رخصت ہوئے - اور حضرت قیوم ثانی رضی اللہ کے روضہ منورہ میں چبوترے پر مشرق کی طرف مدفون ہوئے آپ کی اولاد ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے +

محمد کرامت اللہ - آپ شیخ محمد سالم کے فرزند ہیں - حضرت حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ کے مرید تھے - بلکہ آنجنابؓ نے آپ کو خوشخبری بھی دی - پھر حضرت محمد صدیق کی خدمت میں سلوک باطنی ختم کیا - اور اس طریقے کی عمدہ بشارتیں حاصل کیں - آپ صبح شام

حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک میں رہتے ۔ آپ کی اولاد میں صرف ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے +

محمد نور اللہ ۔ آپ محمد کرامت اللہ کے لڑکے ہیں ۔ نہایت صالح جوان ہیں ۔ آپ اپنے والد بزرگوار کے مرید ہیں ۔ قرآن شریف بھی حفظ کر لیا ہے +

شیخ محمد سالم کی بیٹی نور النسا ۔ شیخ عبید اللہ سے منسوب ہے +

حضرت مروج الشریعت رضؓ کی ایک بیٹی شیخ محمد اسمٰعیل سے منسوب ہے ۔ دوسری شائستہ بیگم میر فضل اللہ سے منسوب ہے ۔ تیسری حسن النسا شیخ اسمٰعیل عزیز الدین سے منسوب ہے +

صوفی شاہ محمد ۔ آپ حضرت مروج الشریعت کے پہلے خلیفہ ہیں ۔ آپ نے آنجناب ہی سے سلوک باطنی حاصل کر کے خلافت پائی ۔ طریقہ احمدیہ کے پکے پابند تھے +

صوفی عبد الرحمٰن خوارزمی ۔ آپ حضرت مروج الشریعت کے خلیفہ ہیں ۔ آپ کے مرید ہونے کا حال پہلے لکھا گیا ہے ۔ آنحضرت آپ پر بدرجہ غایت مہربان تھے خلافت دیکر خوارزم بھیجا ۔ وہاں آپ کو قبولیت عام نصیب ہوئی ۔ ہزارہا لوگ آپ کے مرید ہوئے اور بے شمار آدمیوں نے آپ سے فائدہ اٹھایا +

صوفی کمال ۔ آپ حضرت مروج الشریعت رضؓ کے خلیفہ ہیں ۔ سلوک باطنی آنحضرت سے حاصل کر کے خلافت پائی +

صوفی محمد کامل اندرابی ۔ اندراب کابل کے گرد نواح میں ایک علاقہ ہے ۔ عرصہ دراز تک حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہکر سلوک باطنی حاصل کیا ۔ پھر خلافت دیکر اندراب بھیجے گئے ۔ وہاں کے اکثر آدمی آپ کے مرید ہوئے +

صوفی عبد الرزاق ۔ آپ حضرت مروج الشریعت رضؓ کے خلیفہ ہیں ۔ سلوک باطنی انتہائی درجے تک حاصل کیا ۔ آنجناب رضؓ نے آپ کو خلافت دی ۔ طریقہ احمدیہ پر کاربند تھے ۔ حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ کے تمام خلفا اور فرزند آنحضرت رضؓ کے وصال کے بعد حضرت حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ کے مرید ہوئے +

حضرت خواجہ محمد اشرف رضی اللہ عنہ آپ حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ کے چوتھے فرزند ہیں آپ ۱۰۴۸ھ ہجری میں پیدا ہوئے ۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے فرزند شیخ محمد شافی الحال اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں ۔ کہ ایک روز آنحضرت رضؓ نے محمد اشرف رضؓ کے سامنے

فرمایا۔ کہ میری زندگی کے دو سال باقی ہیں ۔ اب میں تم پر ایسی توجہ کرتا ہوں ۔ جو اس سے پہلے کسی شیخ نے اپنے کسی مرید پر نہیں کی ۔ اور آیندہ بھی نہیں کریگا۔ پھر انہیں بلا کر القائے نسبت و توجہ باطنی کیا ۔ اس ایک توجہ میں گذشتہ و آیندہ اولیا کے کمالات اور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے تمام مقامات مثلاً ہر سہ ولایت صغرےٰ کبرےٰ اور علیا ۔ کمالات نبوت ۔ حقائق ثلاثہ یعنی حقیقت کعبہ ۔ حقیقت قرآن اور حقیقت نماز اور فلاحیت و صلاحیت وغیرہ القا فرمائے ۔ آنجناب فرماتے تھے ۔ کہ میں نے ان تمام مقامات کو اسی وقت سمجھ لیا ۔ آپ نے علوم معقول و منقول ۔ فروع ۔ و اصول ۔ فقہ کلام تفسیر ۔ حدیث ۔ پورے طور پر حاصل کئے ۔ اور ان علوم کی کتب مشہورہ میں سے تقریباً ہر ایک پر شروح و حواشی لکھے ؂

ایک دفعہ کسی امیر کی لڑکی بیمار ہوگئی ۔ جب قریب المرگ ہوگئی تو امیر اُسے آپ کی خدمت میں لایا ۔ آپ نے کچھ پڑھکر دم کیا ۔ تو فی الفور صحتیاب ہوگئی ۔ گویا بیماری کا نام و نشان تک نہ تھا ۔ ہزارہا آدمیوں نے آپ سے فائدہ اُٹھایا ۔ بیشمار تصرفات آپ سے ظاہر ہوئے ۔ آپ سنت نبوی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور طریقہ احمدیہ پر پورے طور کاربند تھے ؂

شیخ محمد سعید لاہوری فرماتے ہیں ۔ کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا ۔ کہ ایک مرد خدا کسی باغ میں تخت پر بیٹھے ہیں ۔ اور بہت سے لوگ ان کے گردا گرد کھڑے ہیں ۔ ایک شخص کہہ رہا ہے کہ یہ حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ کے فرزند شیخ محمد اشرف ہیں ۔ صبح میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر مرید ہوا ۔ آپ نے مجھے خلافت عنایت فرمائی ؂

آپ ۲۷ ۔ صفر ۱۱۱۱ھ ہجری کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ۔ اور حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے مرقد کی مغرب کی طرف مدفون ہوئے ۔ نزع کے وقت آپ "حسبی اللہ و نعم الوکیل" بار بار پڑھتے تھے ۔ آپ کی اولاد چار لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں ؂

شیخ محمد جعفر ۔ آپ حضرت محمد اشرف رضی اللہ عنہ کے بڑے لڑکے ہیں ۔ آپ نہایت صالح ۔ متقی ۔ پرہیزگار ۔ اور اپنے والد بزرگوار کے مرید تھے ۔ آپ اپنے مشائخ باطنی کے

احوال کتاب کی صورت میں لکھے ہیں۔ جب کافر لوگ سرہند پر چڑھ آئے تو آپ فی سبیل اللہ اُن سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ اور حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک میں مدفون ہوئے۔ آپکا ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے۔ محمد الیاس آپ شیخ محمد جعفر کے فرزند ہیں۔ آپ حضرت حجۃ اللہؒ کے مرید اور صالح و متقی تھے۔ محمد شاہ نور۔ آپ شیخ محمد جعفر کے دوسرے فرزند ہیں آپ حضرت حجۃ اللہؒ کے مرید اور صالح مرد تھے۔ آپ شیخ حسن احمد کی لڑکی (مؤلف کی بہن) سے منسوب تھی۔ آپکے ہاں دو لڑکیاں ہوئیں۔ ایک امۃ الٰہی جو حضرت شاہ جیو کے پوتے شریف احمد کی منسوبہ تھی۔ اور دوسری جمیلۃ النساء جو حضرت خازن الرحمت کی کی اولاد معز الحق سے منسوب تھی۔ شیخ محمد جعفر کی بیٹی امت الرسول محمد جان کی منسوبہ ہے۔

شیخ محمد روح اللہ۔ آپ حضرت محمد اشرف کے دوسرے لڑکے ہیں آپ نے سلوک باطنی حضرت حجۃ اللہ کی خدمت سے حاصل کر کے آنجناب سے عمدہ بشارات حاصل کیں۔ آپ شریعت و طریقت کے پکے پابند تھے آپکا ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے۔

شیخ نور احمد۔ آپ شیخ روح اللہؒ کے فرزند نہایت صالح غریب اور مسکین مرد تھے۔ شیخ روح اللہ کی لڑکی امت النجیب ضیاء الحق سے منسوب ہے۔

شیخ محمد حیات۔ آپ محمد اشرف کے تیسرے فرزند ہیں اپنے باپ کے مرید تھے سلوک باطنی حضرت حجۃ اللہ سے حاصل کیا۔ نہایت متقی اور پرہیزگار تھے۔

شیخ محمد شافی الحال۔ آپ حضرت محمد اشرف کے چوتھے بیٹے ہیں۔ سلوک باطنی حضرت حجۃ اللہؒ کی خدمت میں پورا کیا۔ اور بشارات عمدہ مثلاً حقیقت قرآن۔ حقیقت نماز۔ سابقیت اور خالصیت وغیرہ حاصل کیں۔ حضرت حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ آپ پر بدرجہ نہایت مہربان تھے۔ آپ سنت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پکے پابند اور طریقہ احمدیہ پر کاربند تھے۔ آپ نے ظاہری علم بھی بدرجہ کمال حاصل کیا۔ بلکہ اس علم میں بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ آپ مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کو اچھی طرح سمجھتے تھے اور سبق پڑھایا کرتے تھے۔ بعض مخالفوں نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے مکتوبات پر شبھے کئے ہیں۔ اُن کا رد خوب لکھا ہے۔ حضرات احمدیہ معصومیہ کے حالات میں ایک تاریخ لکھی ہے۔ آپ اس وقت بڑے شیخ شمار کئے جاتے ہیں۔ آپ نے سنہ ۱۱۵۰ ہجری کو اس دار فانی سے رحلت کی۔ اور حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے

روضہ مبارک میں مدفون ہوئے - آپ کے تین لڑکے ہیں ❖

شاہ جلال - آپ حضرت شیخ شافی الحال کے بڑے لڑکے ہیں - اور حضرت حجۃ اللہ کے مرید تھے - سلوک باطنی اپنے باپ سے حاصل کیا - آباو اجداد کے طریقہ پر کاربند تھے - افغانستان میں دریائے سندھ کے قریب وفات پائی - وہیں آپ کا مزار بنایا گیا - جو عام و خاص کی زیارت گاہ ہے - آپ کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں ❖

نیاز معصوم - آپ شاہ جلال کے فرزند نہایت صالح جوان ہیں ❖

مرید معصوم - آپ شاہ جلال کے دوسرے فرزند اور مجذوب الاحوال ہیں ❖

شاہ جلال کی لڑکیوں میں سے ایک نور احمد سے منسوب ہے - دوسری محمد عاشق سے ❖

شیخ محمد عبید اللہ - آپ حضرت شیخ محمد شافی الحال کے دوسرے فرزند ہیں - سلوک باطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کر کے علم ظاہری بھی انتہائی درجے تک حاصل کیا - قرآن شریف باتجوید حفظ کیا - آبائی طریقے کے پکے پابند تھے - کسر نفسی - تواضع اور فروتنی آپ کا شیوہ مرضیہ ہے - اسی بزرگ کی زبانی سُن کر حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی تمام اولاد کے اسامی اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں ❖

شیخ محمد - آپ شیخ شافی الحال کے تیسرے لڑکے تھے - اپنے باپ کے مرید نہایت صالح اور متقی مرد تھے - قابلیت میں اپنی نظیر آپ ہی تھے - جو آپ کی ہم نشینی کرتا آپ پر شیفتہ ہو جاتا - آپ کا ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے ❖

شیخ احمد آپ شیخ محمد کے لڑکے ہیں - نوجوان ہیں - اللہ تعالےٰ ان کی عمر دراز کرے - آپ کی لڑکی محمد بیگم غلام احرار سے منسوب ہے ❖

حضرت محمد اشرف کی لڑکیوں میں سے ایک پرہیزگار زمانہ پرہیز بانو حضرت شیخ محمد ہادی کی منسوبہ ہیں - دوسری منیرہ بیگم حضرت محمد پارسا سے منسوب تھی - نجابت بانو خورشید نام اس کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں - بیٹوں کے نام عبد الخالق اور غلام محمد اور لڑکیوں میں سے ایک محمد مشائخ سے منسوب ہے - اور دوسری رضی الدین کے لڑکے سے ❖

صوفی عبد الخالق - آپ حضرت محمد اشرف رضی اللہ کے خلیفہ ہیں - نہایت صاحب استقامت اور کرامت تھے - بہت سے آدمیوں نے آپ سے باطنی استفادہ کیا ❖

صوفی عبد الحی - آپ حضرت محمد اشرف رض کے خلیفہ ہیں - صاحب حالات بلند

اور مقامات ارجمند تھے +

صوفی عبدالرحیم۔ آپ حضرت محمد اشرف رضی اللہ عنہ کے خلیفہ صاحب جذب قوی تھے۔ آپ کی حالت عجیب تھی۔ حضرت محمد اشرف کے خلفا بہت تھے۔ کہاں تک لکھو لیں +

حضرت شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالے عنہ۔ آپ حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ کے پانچویں فرزند ہیں۔ آپ ۱۰۵۵ ہجری میں پیدا ہوئے۔ حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ نے آپ کو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے تمام کمالات اور خصائص کی بشارت دی حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ آپ پر بدرجہ غایت مہربان تھے۔ آنحضرتؓ نے بادشاہ ہند معہ شاہزادہ اعظم شاہ اور دیگر ارکان سلطنت آپکے حوالے کیا۔ کہ ان سے سلوک باطنی حاصل کریں۔ آنحضرتؓ نے آپکو شاہجہان آباد میں بھیجا۔ آپ جب وہاں پہنچے۔ تو بادشاہ آپکے استقبال کے لئے آیا۔ اور نہایت عزت سے شہر میں لاکر اپنے قلعہ خاص میں فروکش کیا۔ جب حضرت شیخ قلعہ کے دروازہ میں پہنچے۔ تو دروازے پر بہت سی تصویریں تھیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں اس وقت قلعہ میں آؤنگا۔ جب ان تصویروں کو مٹا دیگے۔ دوسرے دن آپ نے حکم دیا۔ کہ تمام گویوں۔ گانٹوں اور بے ریش ناچنے گانے والے لڑکوں اور گانے بجانے والوں اور بدعتیوں کو ہند سے نکال دیا جائے۔ بادشاہ نے بھی قطعی حکم دیا۔ کہ تمام اہل بدعت کو ہند سے نکال دو۔ چنانچہ اس کا مفصل حال قیومیت کے پنتالیسویں سال میں لکھا گیا ہے۔ آپ نے امر معروف اور نہی منکر اس طرح کیا۔ کہ اس سے پہلے کسی شیخ نے نہ کیا۔ جب تک آپ زندہ رہے۔ سارے ہندوستان میں کسی کو جرأت نہ تھی۔ کہ کھلم کھلا سرود کرے۔ یا ڈھولک بجائے۔ آپکے جاسوس جا بجا پھرتے جہاں کہیں بدعت کی علامت پاتے تنبیہ کرتے۔ دکن میں ایک امیر نے خفیہ مجلس سرود قائم کرکے یاروں کو کہا۔ کہ اگر شیخ صاحب کو اس مجلس کی خبر ہو جائے۔ تو مجھے بے عزت کرینگے۔ یہ کہکر گویوں کو نکال دیا +

یہی وجہ ہے کہ حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ شیخ صاحب کو محتسب امت کہتے تھے۔ آپکا ارشاد اس درجہ تھا کہ امرا اور سلاطین میں قدرت نہ تھی کہ شیخ صاحب کے حضور میں بیٹھیں۔ آپ کی بارگاہ عالی اطلس کی بنی ہوئی تھی جس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ اس بارگاہ میں سنہری کرسی جواہرات سے جڑاؤ رکھی جاتی جس پر آپ

بیٹھتے تھے۔ اس کے گرد نواح امرا بادشاہ خان نہایت ادب سے دست بستہ کھڑے رہتے۔
ایک بزرگ کا بیان ہے۔ کہ میرے دل میں خیال آیا۔ کہ شیخ صاحب درویش ہیں
انہیں اس قدر شان و شوکت کی کیا ضرورت ہے۔ یہ خیال آتے ہی حضرت شیخ نے میری
طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ کہ ہمارا تکبر اس کی کبریائی سے ہے۔

ایک معتبر آدمی نے بیان کیا۔ کہ میں نے ٹھان لی کہ آئندہ کبھی شیخ صاحب کی
خدمت میں نہیں جاؤنگا۔ کیونکہ وہ تکبر کرتے ہیں۔ اسی رات خواب میں دیکھا۔ کہ سپاہی
مجھے پکڑ کر لاٹھیوں سے مارتے ہیں۔ میں نے بیدار ہو کر اپنے خیال سے توبہ کی۔ اور
حضرت شیخ کی خدمت میں آکر مرید ہو گیا۔

ایک شخص نے کہا۔ مجھے جذام کا مرض تھا۔ میں نے حضرت شیخ کی خدمت میں
آکر رفع مرض کے لیے التماس کی انہوں نے کچھ پڑھ کر دم کیا۔ فی الفور شفا نصیب ہوئی۔
ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت قیوم رابع کو لڑکپن میں مرض شدید لاحق ہوا۔ حضرت
شیخ آنجناب کے دیکھنے کے واسطے آئے۔ حضرت قیوم رابع کی خالہ جو حضرت شیخ کی کیلین
بہو تھی۔ آنحضرت کی شفا کے لیے التماس کی حضرت شیخ نے متوجہ ہو کر فرمایا۔ اس
لڑکے کا اللہ تعالےٰ حافظ و مددگار ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ بچہ شیخ عظیم ہوگا۔ ہزارہا
لوگ اس کے حلقہ میں بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کو اس سے ابھی بہت کام لینے ہیں
جن میں سے ابھی ایک کا بھی ظہور نہیں ہوا۔ واقعی حضرت شیخ کا مکاشفہ حضرت
قیوم رابع کے حق میں بالکل صادق آیا۔ حضرت شیخ کو جذبہ بہت حاصل تھا۔ آپ کی توجہ
سے لوگ بے اختیار ہو جاتے۔ ہزارہا آدمیوں نے آپ سے فائدہ اُٹھایا۔ اور کامل
و مکمل ہو گئے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں ۱۰۹۵ھ ہجری میں وفات پائی۔
کہتے ہیں آخری وقت میں حضرت شیخ کے پاس ایک طبیب کو لایا گیا۔ جو اہل سنت
و جماعت کے عقائد کا مخالف تھا۔ آنجناب نے فرمایا کہ یہ کونسا وقت ہے کہ
تم مخالف مشرب کو میرے پاس لائے ہو اسے دور کرو۔ آنجناب کا مزار حضرت
مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک سے جنوب کی طرف ایک تیر یا پرتاب کے
فاصلے پر ہے۔ آپ کے مزار پر نہایت عالیشان گنبد بنا ہوا ہے اس کے گرداگرد
باغ لگایا گیا ہے۔ آپ کی اولاد آٹھ لڑکے اور چھ لڑکیاں ہیں۔

شیخ محمد اعظم - آپ حضرت شیخ سیف الدین کے بڑے لڑکے ہیں - ظاہری اور باطنی علوم کے عالم تھے - سلوک باطنی اپنے والد ماجد سے حاصل کر کے ظاہری علم بھی انتہائی درجے تک حاصل کیا - بلکہ اس علم میں بہت سی کتابیں تصنیف بھی کیں - بے شمار آدمیوں نے آپ سے استفادہ کیا - بہت لوگوں نے آپ سے سلوک باطنی ختم کر کے خلافت بھی حاصل کی - آپ اپنے آبا و اجداد کے طریقے کے سخت پابند تھے - آپ کی اولادیں تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں +

شیخ فقیر احمد - آپ شیخ محمد اعظم کے بڑے لڑکے ہیں - سلوک باطنی اپنے والد ماجد سے حاصل کیا - طریقہ احمدیہ معصومیہ پر کاربند ہیں - آپ کی اولاد ایک لڑکا اور پانچ لڑکیاں ہیں - جو سب کی سب اپنے قبیلے میں شادی شدہ ہیں +

بشیر احمد - آپ فقیر احمد کے لڑکے ہیں - اپنے باپ کے مرید اور صالح جوان ہیں +

زین الدین و معز الدین - یہ دونو شیخ محمد اعظم کے دوسرے تیسرے فرزند ہیں اپنے باپ کے مرید ہیں - دو تو صالح جوان ہیں - دونو ہی دنیا سے صالح جوان لاولد گئے ہیں - شیخ محمد اعظم کی لڑکیوں میں سے ایک شرافت نام محمد درویش سے منسوب ہے دوسری زیب النسا محمد ضیاء اللہ سے منسوب ہے +

شیخ میاں داد - آپ شیخ محمد اعظم کے خلیفہ ہیں - افغانستان میں رہتے تھے - ہزاروں پٹھان آپ کے مرید تھے - عجیب و غریب حالات پیدا کئے - بلکہ بہت لوگوں کو خلافت بھی دی - آپ طریقہ احمدیہ کے سخت پابند تھے +

شیخ محمد شعیب - آپ حضرت شیخ سیف الدین کے دوسرے لڑکے ہیں سلوک باطنی اپنے والد سے حاصل کر کے باپ کی طرح خانقاہ میں صبح شام یاروں کے ساتھ مراقبہ کرتے تھے - سنت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند تھے - آپ کی اولاد میں ایک لڑکا اور تین لڑکیاں ہیں +

محمد عباس - آپ شیخ محمد شعیب کے بیٹے ہیں - اپنے باپ کے مرید تھے نہایت صالح اور پرہیز گار جوان ہیں - نہایت قابل تھے - جو شخص آپ کی مجلس میں بیٹھتا آپ پر فریفتہ ہو جاتا آپ کی اولاد میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے +

محمد الیاس - آپ محمد عباس کے لڑکے ہیں - نہایت قابل شخص ہیں - آپکی

لڑکی اعز النسا سید آگاہ سے منسوب ہے +

شیخ محمد شعیب کی لڑکیوں میں سے ایک خیر النسا محمد معاذ سے منسوب ہے۔ اور دوسری ضیبہ اور تیسری امہانی +

شیخ محمد حسین۔ حضرت شیخ سیف الدین کے تیسرے لڑکے ہیں۔ سلوک باطنی اپنے والد ماجد سے حاصل کیا۔ زہد ورع اور تقوے میں آپ کو ید بیضا حاصل تھا۔ شریعت اور طریقت پر پورے طور پر کاربند تھے۔ آپکے دو بیٹے دو بیٹیاں ہیں +

محمد معظم۔ آپ شیخ محمد حسین کے بڑے لڑکے ہیں۔ آپ حضرت محمد صبغۃ اللہ کے مرید ہیں۔ سلوک باطنی حضرت محمد صدیق سے حاصل کیا۔ شریعت اور طریقت پر کاربند تھے۔ آپ کی اولاد میں ایک لڑکی محمد محفوظ سے منسوب ہے +

محمد مسیح اللہ۔ آپ شیخ محمد حسین کے دوسرے لڑکے ہیں۔ اپنے والد ماجد کے مرید تھے۔ صلاحیت و تقوے میں بے نظیر تھے۔ دنیا سے لاولد گئے +

شیخ محمد حسین کی لڑکیوں میں سے ایک ہاجرہ شیخ پیر سے منسوب تھی۔ دوسری عائکہ رفیع القدر کی منسوبہ تھی +

شیخ محمد عیسےٰ۔ آپ حضرت شیخ سیف الدین کے چوتھے بیٹے تھے۔ سلوک باطنی اپنے بھائی شیخ محمد اعظم سے حاصل کیا۔ علم حلم فضل اور بذل میں مستثنےٰ تھے۔ قابلیت نہایت اعلےٰ تھی۔ شریعت اور طریقت پر کاربند تھے۔ اولاد میں تین لڑکے اور ایک لڑکی ہے +

محمد رفیع القدر۔ آپ شیخ محمد عیسےٰ کے بڑے فرزند ہیں۔ نہایت قابل اور صالح آدمی ہیں۔ آپ کی اولاد میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے +

محمد عزیز القدر۔ آپ شیخ محمد عیسےٰ کے دوسرے فرزند ہیں۔ اپنے والد کے مرید تھے۔ طریقہ احمدیہ پر کاربند تھے۔ آپ کی اولاد میں ایک لڑکا اور تین لڑکیاں۔ محمد حفیظ آپ محمد عزیز القدر کے بیٹے ہیں حافظ قرآن اور مسکین ہیں +

محمد عظیم القدر۔ آپ شیخ محمد عیسےٰ کے تیسرے فرزند ہیں۔ نہایت صالح اور قابل آدمی تھے۔ جوانی میں فوت ہو گئے۔ آپ کی اولاد میں تین لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں +

محمد مستقیم ۔ آپ محمد عظیم القدر کے لڑکے ہیں ۔ لیکن ابھی بچے ہیں ۔ دو اور چھوٹے لڑکے بھی ہیں ۔ لڑکیوں میں سے ایک محمد حفیظ کی منسوبہ ہے اور باقی چھوٹی ہیں +
شیخ محمد عیسےٰ کی بیٹی عمدۃ النسا معز الدین سے منسوب ہے +
شیخ محمد موسےٰ ۔ آپ شیخ سیف الدین کے پانچویں لڑکے ہیں ۔ آپ اپنے چچوں کے مرید ہیں ۔ شریعت و طریقت پر خوب کاربند ہیں ۔ آپ کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں ۔ فدائی احمد ۔ آپ شیخ محمد موسےٰ کے فرزند ہیں ۔ نہایت صالح مرد ہیں دوسرے لڑکے کا نام معلوم نہیں +
شیخ کلمۃ اللہ ۔ آپ حضرت شیخ سیف الدین کے چھٹے فرزند ہیں ۔ سلوک باطنی حضرت محمد صدیق سے حاصل کیا ۔ آپ اپنے آباو اجداد کے طریقے کے سخت پابند ہیں ۔ آپ کا صرف ایک لڑکا ہے +
سیف اللہ ۔ آپ شیخ کلمۃ اللہ کے نہایت صالح اور جوان فرزند ہیں +
محمد عثمان و عبد الرحمٰن ۔ آپ حضرت شیخ سیف الدین کے ساتویں اور آٹھویں فرزند ہیں ۔ دونو دنیا سے لاولد گئے +
حضرت شیخ کی لڑکیوں میں سے ایک جنت نام شیخ محمد عمر سے منسوب ہے ۔ دوسری حبیبہ شیخ محمد حیات سے ۔ تیسری سائرہ محمد جواد سے ۔ چوتھی شہری عز الدین اور پانچویں رفیع النسا حضرت قیوم اول رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کے پوتے محمد صالح سے منسوب ہے +
صوفی صدر الدین آپ حضرت شیخ سیف الدین رضؓ کے خلیفہ ہیں ۔ نہایت صاحب جمال آدمی تھے ۔ جذبہ نہایت قوی تھا ۔ بہت سی لوگوں نے آپ سے فائدہ حاصل کیا +
شیخ ابو القاسم ۔ آپ حضرت شیخ کے خلیفہ ہیں ۔ صاحب مقامات عالیہ تھے ۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے فائدہ اٹھایا +
شاہ عباس بشتی ۔ کابل کے گرد و نواح بشت ایک علاقہ ہے آپ قبات کے سید سید علی ترمذی کی اولاد سے تھے حضرت شیخ کے مرید ہوئے خلافت حاصل کی ۔ بشت میں بہت لوگوں کو آپ سے فیض حاصل ہوا +
شاہ عیسےٰ آپ حضرت شیخ کے نہایت عزیز الوجود اور ازبس منکسر المزاج خلیفہ

ہیں۔ آپ کا ارشاد بدرجہ غایت تھا۔

حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کے خلفا بے شمار ہیں۔ کہاں تک لکھوں۔ یہاں صرف چند ایک کے حالات لکھے گئے ہیں۔

حضرت شیخ محمد صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ آپ حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ کے چھٹے فرزند ہیں۔ آپ ۱۰۵۸ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ آپ پر بدرجہ غایت مہربان تھے۔ آپ کو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے تمام خصائص و کمالات کی خوشخبری دی۔

حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ کہ مجھ پر لوح محفوظ کا انکشاف ہوا۔ وہاں پر میں نے لکھا دیکھا۔ کہ محمد معصومؒ اور اس کے تلے صدیق ولیؒ۔ ایک شخص نے اس کی بابت کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ محمد معصومؒ ولی صادق ہے۔ پھر آنحضرتؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد میرے بھائی محمد صدیق ہیں۔ حضرت شیخ حضرت قیوم ثانی رضؓ کے وصال کے چند سال بعد حج کو گئے وہاں بہت سے لوگ آپ کے مرید ہوئے۔ جب حج سے واپس آئے۔ تو شاہجہان آباد میں سکونت اختیار کی۔ اور آخری دم تک وہیں رہے۔ ہزارہا آدمیوں نے آپ سے فائدہ اٹھایا۔ بہت سے لوگ خلافت سے بھی مشرف ہوئے۔

کہتے ہیں کہ آخری عمر میں آپ کے ارشاد کی یہ کیفیت تھی۔ کہ ہر روز صبح شام ہزارہا آدمی آپ کے حلقہ میں حاضر ہوتے۔ سلطان فرخ سیر بھی کامل اعتقاد سے آپ کا مرید ہو گیا۔

سید عبد الباسط جو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے فرماتے ہیں۔ کہ میں عرب میں تھا۔ کہ خواب میں دیکھا۔ کہ ایک نورانی شکل عزیز تخت پر بیٹھا ہے۔ اور مجھے نسبت باطنی کا القا کر رہا ہے۔ جس سے میرا دل ذاکر ہو گیا ہے۔ اور میں اپنے آپ کو محض نور پاتا ہوں۔ میں نے اُن کا اسم مبارک پوچھا۔ تو فرمایا میرا نام صدیق ہے۔ اور میرا مقام سرہند ہے۔ جب میں جاگا۔ تو خواب کی حالت کا اثر مجھ پر باقی تھا۔ آپ کے ایک مرید نے مجھے ذکر کی تعلیم کی۔ جو حالت خواب میں مجھ پر طاری ہوئی تھی۔ وہ اس کی ہم نشینی سے بھی حاصل ہوئی۔ پھر اُس نے

مجھے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے کہا۔ مَیں عرب سے ہند آیا۔ شاہجہان پہنچکر آنحضرت رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جو صورت مَیں نے خواب میں دیکھی تھی۔ ظاہر آنکھوں سے دیکھ لی۔ اور وہی حالت بلکہ اس سے سوگنا مجھ پر طاری ہوئی ✦

ایک مرد بزرگ کا بیان ہے۔ کہ مَیں نے عرفات میں ایک شیخ صاحب کو دیکھا کہ حاجیوں کے ساتھ پھر رہے ہیں۔ جب میں قریب گیا تو نظر نہ آئے۔ پھر وہ چلا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ آپ کا باطن اس صورت میں متمثل ہوا ہے ✦

بادشاہ آپ کے عرس میں ہر سال حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ کی نذر کے طور پر بہت سا روپیہ بھیجا کرتا تھا۔ آخری دو سال میں کچھ کم بھیجا۔ اس پر ناراض ہو کر آپ نے فرمایا۔ خود حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ لے لینگے۔ ابھی ایک مہینہ بھی گذرنے نہ پایا تھا۔ کہ ارکانِ سلطنت نے بادشاہ کو پکڑ کر بری طرح قتل کیا ✦

حضرت شیخ علم۔ حلم۔ فضل۔ بذل۔ ورع۔ تقوےٰ۔ خلق۔ اور کسر نفسی سے موصوف تھے۔ آپ سے کرامات و خوارق عادات بکثرت ظہور میں آئے۔ آپ مادر زاد ولی تھے۔ آپ کی ایک بزرگی یہ ہے۔ کہ حالانکہ حضرت قیوم رابع آپ کے بھائی کے پوتے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ اللہ کو قطب کہا کرتے تھے شیخ محمد معظم فرماتے ہیں۔ کہ مَیں نے حضرت شیخ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ آنحضرت کے مرید شیخ محمد زبیر کو قطب و قیوم کہتے ہیں۔ فرمایا سچ کہتے ہیں۔ واقعی شیخ محمد زبیر قطب وقت ہیں ✦

آپ ۱۱۳۰ھ ہجری کو اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ آپ کی نعش مبارک سرہند پہنچائی گئی۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک کے شمال کی طرف خانقاہ کے محاذ میں مدفون ہوئے۔ آپ کے مزار پر ایک عالیشان گنبد بنایا گیا ہے آپکی اولاد میں دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں ✦

شیخ محمد مہدی۔ آپ حضرت شیخ محمد صدیق رضؓ کے بڑے لڑکے ہیں سلوک باطنی اپنے والد ماجد سے حاصل کر کے علم ظاہری بھی انتہائی درجے تک حاصل کیا۔ ہر وقت حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کی خانقاہ میں عبادت اور طاعت میں مشغول رہتے۔ شریعت اور طریقت کے سخت پابند تھے۔ آپ کا ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے ✦

محمد رضی - آپ شیخ مہدی کے فرزند ہیں - بالغ ہونے کے قریب ہیں قابلیت اچھی ہے - شیخ صاحب کی لڑکی محمد عظیم القدر کی منسوبہ ہے ٭

شیخ عبد الباقی - آپ حضرت محمد صدیق کے دوسرے فرزند ہیں - آپ نے سلوک باطنی اپنے والد ماجد کی خدمت سے حاصل کر کے علم ظاہری بھی انتہائی درجے تک حاصل کیا - آپ حافظ قرآن شریف بھی تھے - اپنے والد بزرگوار کی طرح صبح شام حلقہ اور مراقبہ کرتے - اپنے آباؤ اجداد کے طریقے پر خوب کاربند تھے - ورع و تقویٰ آپ کا شعار تھا - آپ کا ایک لڑکا معصوم احمد نام ہے ٭

حضرت شیخ کی لڑکیوں میں سے ایک مہر النسا نام تارک الدنیا ہو کر طاعت الٰہی میں مشغول ہے - دوسری عظیم النسا محمد عباس سے منسوب ہے ٭

شیخ فتح اللہ - آپ حضرت شیخ کے خلیفہ ملک بہار کے رہنے والے ہیں - جب فرخ سیر بادشاہ بنگالے سے آ رہا تھا - تو آپ سے ملاقات کی - آپ نے اُسے سلطنت کی خوشخبری دی - اس سبب سے بادشاہ آپ کا مرید ہو گیا - آپ نہایت عزیز الوجود تھے - بہت سے لوگ آپ کے مرید ہوئے ٭

شیخ عبد الباسط گیلانی - آپ حضرت شیخ کے خلیفہ اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں - آپ کے مرید ہونے کا قصہ پہلے لکھا گیا ہے - آپ بہت صاحب حال تھے - حضرت شیخ نے آپ کو کمالات نبوت کی خوشخبری دی ہے طریقہ احمدیہ پر پورے طور پر کاربند تھے ٭

حافظ سعد اللہ - آپ حضرت شیخ کے خلیفہ ہیں - سلوک باطنی آنجناب کی خدمت میں رہ کر حاصل کیا - طریقہ احمدیہ پر کاربند تھے - ہزاروں آدمی آپ کے مرید ہوئے - خصوصاً آج کل حافظ سعد اللہ مشہور وقت ہیں - بہت سے لوگ آپ کے حلقہ میں صبح شام ہوتے تھے ٭

محمد کامل - آپ حضرت شیخ کے خلیفہ صاحب استقامت و کرامت تھے - باطنی احوال نہایت اعلیٰ پائے تھے - بہت سی لوگوں نے آپ سی باطنی فائدہ حاصل کیا ٭

حضرت شیخ کے خلفا بکثرت ہیں - سب کے سب صاحب قوت و تصرف ہیں - لیکن اُن سب کے احوال کا لکھنا موجب طوالت کلام ہے ٭

حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ کی لڑکیوں میں ایک امت اللہ تھیں۔ جنہیں حقائق ثلاثہ کی خوشخبری دی گئی تھی دوسری عائشہ صاحبہ شاہ لطف اللہ سے منسوب تھی۔ تیسری عاقلہ شیخ سعدالدین کی منسوبہ تھی۔ چوتھی عارفہ پانچویں صفیہ حاجی فضل اللہ سے منسوب تھی۔ آنجناب کی پانچوں بیٹیاں صاحب کمالات ظاہرہ وخوارق باہرہ تھیں۔ اپنے والد ماجد سے کمالات نبوت کی خوشخبری پائی تھی۔ ہزارہا عورتوں نے ان سے استفادہ کیا۔ اور عجیب وغریب حالات پیدا کیئے +

ذکر و بیان

احوال خلفاعظام حضرت ایشان عروۃ الوثقےٰ امام معصوم ثانی قیوم ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

آنحضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خلفا بیشمار ہیں۔ اگر صرف ان کے خادم ہی لکھے جائیں۔ تو ایک خاصی کتاب بن جاتی ہے۔ لیکن ان میں سے صرف چند ایک مشہور خلفا کا ذکر لکھتا ہوں +

کہتے ہیں کہ سوائے فرزندوں اور خلفا کے صرف آنحضرت رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر نو لاکھ آدمیوں نے بیعت کی۔ سات ہزار آدمیوں کو آنحضرت ؓ نے خلافت عطا فرمائی +

کہتے ہیں آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک ہفتہ رہنے سے فنا کے درجے کو پہنچ جاتا اور ایک مہینہ رہنے سے سارا سلوک باطنی اور کمالات ولایت حاصل کر کے خلافت حاصل کر لیتا۔ جیسا کہ خود آنحضرت ؓ نے اس کا حال اپنے مکتوبات کی پہلی جلد کے دو سو چونتیسویں مکتوب میں جو حضرت شیخ سیف الدین کے نام لکھا ہے تحریر فرمایا ہے +

خواجہ محمد حنیف کابلی ؒ۔ فرزندوں کے بعد آپ آنحضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پہلے خلیفہ ہیں۔ آپ کے مرید ہونے کا حال پہلے لکھا گیا ہے۔ آنحضرت آپ پر بدرجہ غائت مہربان تھے۔ اس طریقہ کی عمدہ بشارات عنایت کر کے خلافت دیکر کابل بھیجا۔ اس گرد و نواح میں بے شمار لوگ آپ کے مرید ہوئے۔ اور احوالات بلند اور مقامات ارجمند سے مشرف ہوئے +

حضرت قیوم رابع رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت حجۃ اللہؒ کی شب نکاح کو درد شقیقہ کا حسب عادت دورہ تھا۔ خواجہ صاحب نے آنحضرتؒ سے جاکر عرض کیا۔ کہ جناب باہر تشریف لائیں۔ کیونکہ لوگ منتظر بیٹھے ہیں۔ آنجنابؒ نے اپنی حالت بیان کی۔ خواجہ صاحب نے اس درد کو اپنے پر لیا۔ اور آنحضرتؒ نے صحت پائی ٭

حضرت قیوم رابع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ خواجہ صاحب نے کابل سے حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض لکھی۔ جس میں اشتیاق ملاقات اور اپنے حاضر خدمت ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ آنحضرتؒ نے اس کے جواب میں لکھا۔ کہ آپ نے جو حاضر خدمت ہونے کا اشتیاق ظاہر کیا ہے۔ سو مخدومانہ حضور میں جو اس وقت یار موجود ہیں۔ وہ ان مقامات کے خواہشمند ہیں۔ جو حق تعالےٰ نے آپ کو عطا فرما رکھے ہیں۔ خواجہ صاحب میں تصرفات عظیمہ اور خوارقات کریمہ تھے۔ ۱۰۸۵ھ ہجری کو حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے حضور میں اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو آپ کے ارتحال کا سخت افسوس ہوا۔ خواجہ صاحب کا مزار کابل کے قریب ماماخاتو گاؤں میں خاص و عام کی زیارت گاہ ہے ٭

خواجہ محمد صدیق پیشاوری۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے دوسرے خلیفہ ہیں سلوک باطنی آنحضرت کی خدمت میں انتہائی درجے تک حاصل کیا۔ آنحضرتؒ نے آپ کو خلافت دیکر پیشاور بھیجا۔ وہاں پر آپ کو قبولیت عامہ نصیب ہوئی۔ بیشمار لوگ آپ کی طفیل گمراہی کے بھنور سے نکل نجات کے ساحل پر پہنچے۔ اور بہت سے لوگوں کو خواجہ صاحب نے کامل و مکمل کر کے خلافت عنایت کی ٭

ایک دفعہ خواجہ صاحب نے حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں طلب اصالت کے بارے میں عرضی بھیجی۔ آنحضرتؒ نے جواب میں لکھا۔ کہ مخدوما! آپ کا مطلب کس اصالت سے ہے۔ آیا وہ اصالت چاہتے ہو جس میں خواجہ بہاؤالدین نقشبندی نے اپنی عمر صرف کر دی اور جس کی خاطر چند مرتبہ مولانا عارف کے ساتھ حج کو گئے۔ تاکہ اصل کی بُو ہی سونگھیں۔ سو وہ مارت سے خود تمہیں حاصل ہے۔ بلکہ اس اصل الاصول سے تم ترقی کر گئے ہو یا آپ کا مطلب اُس اصالت سے ہے۔ جس سے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ ممتاز تھے۔ یعنی خمیر طینت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اگر یہ ہے۔ تو خیال خام اور سودائے محض ہے یہ اصالت

تمام امت میں سوائے دو تین شخصوں کے اور کسی کو نصیب نہیں +

ایک دفعہ کسی نابینا نے حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں آکر روشنی چشم کی درخواست کی خواجہ صاحب نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا۔ اور کچھ پڑھ کر دم کیا۔ فی الفور اس کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔ خواجہ صاحب سے بہت سی کرامات وخوارق کا اظہار ہوا۔ طریقہ علیہ احمدیہ کے سخت پابند تھے +

خواجہ محمد صادق۔ آپ خواجہ محمد صدیق کے فرزند ہیں۔ اپنے والد ماجد اور حضرت قیوم ثالث رضؓ سے سلوک باطنی حاصل کیا۔ طریقہ احمدیہ پر کاربند تھے +

مولنا شریف کابلی۔ آپ خواجہ محمد صدیق کے خلیفہ ہیں۔ بیشمار لوگوں کا آپ سے رجوع تھا۔ بعض حاسدوں کے کہنے سننے سے خواجہ صاحب مولنا سے ناراض ہو گئے۔ اور نسبت سلب کر لی۔ مولنا نے سرہند آنا چاہا۔ خواجہ صاحب نے اپنی ناراضگی کا اظہار حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کیا۔ آنحضرت رضؓ نے مولانا کو لکھا۔ کہ جس طرح ہو خواجہ محمد صدیق کو راضی کرو۔ اگر خواجہ صاحب تم سے راضی ہونگے۔ تو ہم بھی راضی ہیں ورنہ نہیں مولنا مجبوراً اپنا چہرہ سیاہ کر کے خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ خواجہ صاحب نے بھی آپ کا قصور معاف کیا۔ مولنا خوب مستقیم الاحوال تھے +

شیخ ابوالمظفر برہانپوری۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے تیسرے خلیفہ ہیں۔ آنحضرت آپ پر بدرجہ غایت مہربان تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے انتہائی کمالات کی خوشخبری دی۔ پھر خلافت عنایت کر کے برہانپور بھیجدیا۔ وہاں آپ کو قبولیت عامہ نصیب ہوئی۔ بے شمار لوگوں نے آپ سے باطنی فائدہ اٹھایا۔ بلند احوال سے مشرف ہوئے۔ شیخ صاحب کے خلفا بکثرت ہیں۔ جو سب کے سب صاحب استقامت وکرامت ہیں۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ نے حضرت مروج الشریعت رضؓ سے رجوع باطنی کیا۔ اور فیض حاصل کیا۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں حضرت مروج الشریعت رضؓ کا غلام ہوں +

ایک دن آپ جنگل میں گئے تھے۔ اچانک ایک سوکھے درخت پاس چلے گئے آپ کے بعض مخالفوں نے جو ساتھ تھے کہا۔ کہ گذشتہ اولیا میں یہ کرامت تھی۔ کہ اگر خشک درخت پر نظر کرتے۔ تو سبز ہو جاتا۔ آپ نے فرمایا اس وقت بھی ایسے ہیں۔ جن کی

خاطر اللہ تعالےٰ ایسا کرتا ہے۔ بعد ازاں اس درخت کی طرف دیکھ کر فرمایا اللہ تعالےٰ اس بات پر قادر ہے۔ کہ یہ درخت سبز ہو کر پھلدار ہو جائے۔ فی الفور وہ درخت سبز ہو گیا۔ اور اس میں پھل لگ گیا۔ آپ کثیر الکرامت تھے۔ طریقہ معصومیہ کے پورے پورے پابند تھے۔ ۱۰۸۳ھ ہجری میں وفات پائی +

حسین عشاق۔ آپ شیخ ابو المظفر کے خلیفہ اعظم ہیں نہایت عزیز الوجود تھے۔ جذبہ قوی تھا آپکی توجہ کی کوئی شخص تاب نہ لا سکتا۔ جس پر توجہ کرتے بیہوش ہو جاتا +

حضرت قیوم رابع خلیفۃ اللہ رضی فرماتے ہیں۔ کہ حسین عشاق نے مجھے کہا۔ کہ اب میری زندگی کے سات سال اور رہ گئے ہیں۔ سات سال بعد ہم سرہند میں تھے۔ کہ اُن کے فوت ہونے کی خبر پہنچ گئی شریعت اور طریقت کے سخت پابند تھے +

شیخ حبیب اللہ بخاری۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ کے بڑے خلفا سے ہیں سلوک باطنی آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہ کر حاصل کیا۔ اور اس طریقہ کی انتہائی بشارات حاصل کیں۔ آنجناب نے آپ کو خلافت دیکر بخارا بھیجا۔ وہاں پر جو واقعات آپکے پیش آئے۔ قیومیت کے پچیسویں سال میں لکھے گئے ہیں۔ اس ملک میں بے شمار لوگ آپ کے مرید ہوئے۔ ہزارہا آدمی ہر صبح شام آپ کے حلقہ میں شامل ہوتے۔ تمام چھوٹے بڑے وضیع و شریف خوانین و سلاطین اور رعایا۔ برایا آپکے مرید ہوئے۔ چار سو آدمیوں کو کامل و مکمل کر کے خلافت عنایت فرمائی آپکے تمام خلفا صاحب استقامت و کرامت ہیں۔ آپ خراسان اور ماوراء النہر کے سب سے بڑے شیخ تھے۔ آپکا طریقہ اس ملک میں پورے طور پر رائج ہے +

شیخ محمد نعمان۔ آپ شیخ حبیب اللہ کے فرزند ہیں۔ سلوک باطنی باپ سے حاصل کیا۔ طریقہ علیہ احمدیہ معصومیہ پر کاربند تھے آج باپ کی خانقاہ میں ان کے قائم مقام ہیں۔ باپکے جتنے مرید تھے۔ سب نے دوبارہ آپ سے بیعت کی شیخ حبیب اللہ کا دوسرا بیٹا حضرت قیوم رابع رضی اللہ عنہ کا مرید ہے +

شیخ محمد مراد شامی۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے بڑے خلیفہ ہیں۔ آنحضرت رضی نے آپکا کام ایک ہی ہفتے میں ٹھیک ٹھاک کر کے خلافت دیکر ملک شام میں بھیجدیا۔ لیکن حکم دیا کہ ماوراء النہر کی راہ جانا۔ چند روز شیخ حبیب اللہ کے پاس رہنا۔

پھر شام جانا۔ آپ کے دونو پاؤں تسمہ کی طرح تھے۔ ہڈی بالکل نہ تھی۔ نہ ہی آپ نے ظاہری علم پڑھا تھا۔ آنحضرت ﷺ سے عرض کیا۔ کہ میں معذور آدمی ہوں۔ اور امی ہوں۔ آپ مجھے ملک شام میں جانے کے لئے فرماتے ہیں۔ اس ملک میں مجھ سے کیا ہوگا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس ملک میں آپ سے طریقہ کو بڑا رواج ہوگا۔ آپ آنحضرت کے حسب الارشاد شام کی طرف روانہ ہوئے۔ پہلے توران گئے چند روز شیخ حبیب اللہ کے پاس رہکر شام پہنچکر دمشق میں سکونت اختیار کی۔ شام روم کے تقریباً تمام آدمی آپکے مرید ہوئے۔ وہاں کے تمام امرا اور بادشاہ آپکے حلقہ ارادت میں آئے۔ خنگار روم بھی آپکا بہت معتقد ہوگیا۔ کیونکہ وہ پہلے ہی سے حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کا غائبانہ مرید تھا۔ خنگار روم نے تین لاکھ اشرفی سالانہ شیخ صاحب کی خانقاہ کے اخراجات کیلئے مقرر کیا۔ دو لاکھ اشرفی کے قریب بالائی آمدنی تھی۔ یہ ساری رقم فقرا پر تقسیم ہو جاتی ✦

کہتے ہیں ہر صبح و شام دو ہزار آدمی آپ کے حلقہ میں شامل ہوا کرتے۔ جب شیخ صاحب حج کے لئے آتے۔ تو دو ہزار اونٹ آپ کے ساتھ ہوتے۔ جب آپ پہلی دفعہ حج کیلئے گئے۔ تو شریف مکہ نے خواب میں دیکھا۔ کہ فرشتے کہتے ہیں کہ کل اللہ تعالےٰ کا دوست آئیگا اے شریف! تم نے استقبال کرنا۔ اس کے تخت کو مسجد الحرام میں لانا۔ دوسرے دن شریف مکہ نے آپکا استقبال کرکے آپ کو تخت پر سوار کرکے مسجد الحرام میں لایا۔ کیونکہ شیخ صاحب پاؤں سے معذور تھے۔ صحابہ کرام کے وقت سے لیکر آج تک کوئی شخص بحالت سواری مسجد الحرام میں داخل نہیں ہوا۔ صرف شیخ صاحب کا تخت حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کی توجہ سے داخل ہوا۔ شیخ مراد ملک شام۔ روم۔ عرب اور یمن کے تمام مشائخ سے زیادہ بزرگ تھے۔ بہت سے لوگ آپ کے طفیل صاحب کمال ہوئے اور خلافت پائی۔ آپکا طریقہ آج کل اس ولایت میں پورے طور پر رائج ہے آپکے حالات اور تھوڑی سی کرامات قیومیت کے انتیسویں سال میں پہلے لکھی گئی ہیں ✦

شیخ مصطفےٰ۔ آپ شیخ مراد کے فرزند ہیں۔ سلوک باطنی اپنے والد ماجد سے حاصل کیا طریقہ علیہ احمدیہ معصومیہ پر کاربند تھے۔ شیخ صاحب کے دوسرے فرزند حضرت قیوم رابع رضی اللہ عنہ کے مرید ہیں۔ باپ کی طرح دونو بدستور مشائخ ہیں ✦

اخون موسے ننگرہاری۔ نواح کابل میں ننگرہار ایک علاقہ ہے۔ اخون صاحب حضرت

قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے بڑے خلفا سے ہیں۔ سلوک باطنی پورے طور پر آنحضرت کی خدمت سے حاصل کیا۔ آنحضرت ؓ نے آپ کو خلافت دیکر ننگرہار بھیجدیا۔ اس علاقے میں اخون صاحب کے طفیل سے طریقہ احمدیہ کو خوب رواج ہوا۔ اس ولایت کے اکثر خاص و عام آپکے مرید ہوئے اور حالات عالیہ پیدا کئے۔ بہت لوگوں نے خلافت پائی۔ اخون صاحب طریقہ احمدیہ پر بخوبی کاربند تھے۔ آپکا یہ تصرف اب تک ہے۔ کہ جس کسی کو سانپ ڈسے۔ وہ اگر اخون صاحب کا نام لیکر دم کرے تو فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ اخون صاحب ؒ کے فرزند رشید حضرت قیوم رابع رضی اللہ عنہ کے مرید ہیں +

خواجہ عبدالصمد بیہ یعقوبی۔ کابل کے دو کوس کے فاصلے پر بیہ یعقوبی ایک گاؤں ہے۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے بڑے خلفا سے ہیں سلوک باطنی انتہائی درجے تک آنحضرت سے حاصل کرکے خلافت پائی۔ آنجناب ؓ نے آپ کو اپنے وطن میں بھیج دیا۔ وہاں پر بہت سے لوگوں نے آپ سے فائدہ اٹھایا۔ بے شمار لوگ آپ کے مرید ہوئے۔ شریعت اور طریقت کے پکے پابند تھے +

اخون میر محسن سیالکوٹی۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے معتبر خلفا سے ہیں آپ نہایت صاحب استقامت و کرامت تھے۔ آپ کے حالات نہایت بلند پایہ کے تھے۔ سلوک باطنی آپ نے انتہائی درجے تک حاصل کرکے خلافت پائی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے فائدہ اٹھایا۔ خلافت پائی۔ آپ طریقہ علیہ احمدیہ پر پورے طور پر کاربند تھے +

حافظ نور محمد۔ آپ میر محسن کے خلیفہ ہیں۔ بعد ازاں حضرت قیوم ثالث ؓ اور حضرت قیوم رابع ؓ کی خدمت سے بہت کچھ باطنی فائدہ اٹھایا۔ میر محسن کے ساتھ حضرت امام معصوم ؓ کی خدمت سے مشرف ہوئے۔ آنحضرت سے فیض حاصل کرکے صاحب کمال ہوئے۔ بہت سی کرامات آپ سے ظہور میں آئیں۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے باطنی فائدہ حاصل کیا اکثروں نے خلافت بھی پائی۔ جب حافظ صاحب ؒ نے حضرت قیوم رابع رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رجوع کیا۔ تو اپنے تمام خلفا اور مریدوں کو آنحضرت کی خدمت میں بھیجا +

حاجی عاشور۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے مخصوص یار ہیں سلوک باطنی آنحضرت ؓ کی خدمت سے حاصل کرکے۔ خلافت پائی۔ آنحضرت آپ پر بدرجہ غایت

مہربان تھے۔ آپ نہایت مستقیم الاحوال تھے۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے مکتوبات کی دوسری جلد آپ نے ہی جمع کی تھی ٭

اخون بدالدین سلطان پوری۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے بڑے خلفا سے ہیں۔ ظاہری اور باطنی دونو علوم کے عالم تھے۔ سلوک باطنی آنحضرت کی خدمت سے حاصل کر کے خلافت پائی۔ آنحضرت نے آپ کو وطن بھیجا جہاں قبولیت عامہ نصیب ہوئی۔ بے شمار آدمی آپکے مرید ہوئے۔ بہت سے تبہ کمال کو پہنچے۔ آپ مخدومزادوں کے ظاہری علم کے اُستاد تھے ٭

شیخ نجم الدین آپ اخون بدرالدین کے فرزند ہیں۔ آپ نے حضرت قیوم ثانیؓ کی خدمت سے سلوک باطنی حاصل کر کے خلافت پائی۔ آپ کے وطن کے تمام لوگ آپکے مرید ہوئے۔ بہت سوں نے باطنی فائدہ اٹھایا۔ آپ شیخ وقت تھے۔ اور شریعت اور طریقت کے بڑے سخت پابند تھے ٭

شیخ انور نور سرائی لاہوری۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے خاص اصحاب میں سے تھے۔ سلوک باطنی آنحضرت کی خدمت سے حاصل کر کے خلافت پائی آنجناب نے آپ کو عمدہ بشارات عنایت کیں۔ آپ دل و جان سے حضرت امام معصومؓ کی خدمت میں مشغول تھے۔ آنجناب کے باطنی احوال کے بارے میں چند ایک کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ جن میں سے ایک کثیرالہدایت ہے ٭

صوفی پائندہ طلا۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے بڑے خلیفہ ہیں۔ مدت تک آنحضرت کی خدمت میں رہکر سلوک باطنی انتہائی درجے تک حاصل کر کے خلافت پائی۔ اپنے مشائخ کے طریقے پر خوب کاربند تھے۔ آپ سے خوارق عادات بکثرت ظہور میں آئے۔ اُن میں سے ایک یہ تھا۔ کہ زرد کاغذ منہ میں ڈال روپیہ بنا کر مستحقوں کو دیتے۔ اس وجہ سے لوگ بکثرت آپ سے رجوع کرتے۔ اسی واسطے آپکو پائندہ طلا کہا جاتا ہے ٭

صوفی پائندہ پلاس پوش۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے کامل خلیفہ تھے سلوک باطنی آنحضرت سے پورے طور پر حاصل کر کے خلافت پائی ورع۔ تقوےٰ۔ زہد توکل قطع تعلق میں بے نظیر تھے۔ پلاس کے پتے بن کر پہنتے ٭

میرزاہد کابلی - آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے مخصوص اصحاب سے تھے
علم ظاہر و باطن دونو کے عالم تھے - سلوک باطنی پورے طور پر آنحضرت کی خدمت سے حاصل کر کے
خلافت پائی - آپ اپنے وقت کے جید عالم تھے - علم منطق کی معتبر کتاب میر زاہد آپ ہی
کی تصنیف ہے - اس کے علاوہ اور بہت سی آپ کی تصانیف ہیں +

شیخ آدم بنوری - آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے بڑے خلفا سے ہیں -
مدت تک آنحضرت کی خدمت میں رہے - آنحضرت رض نے آپ کو خلافت دیکر وطن بھیجدیا
وہاں پر آپ کو قبولیت عامہ نصیب ہوئی - ہزارہا آدمی آپ کے مرید ہوئے - بہت سوں
نے خلافت پائی - آپ شریعت اور طریقت پر کاربند تھے +

شیخ ابوبکر - آپ شیخ محمد آدم کے فرزند ہیں - سلوک باطنی اپنے والد ماجد سے
حاصل کیا - طریقہ احمدیہ کے سخت پابند تھے +

شیخ محمد یوسف پیرزادہ ملتانی - آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے مخصوص
یار تھے - آنحضرت آپ پر بدرجہ غایت مہربان تھے - خلافت دیکر آپ کو ملتان بھیجا -
اس گرد نواح میں آپ سے اس طریقہ کو عام رواج ہوا - آپ نہایت مستقیم الاحوال تھے +

شیخ عبداللہ قہوچی - آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے معتبر اصحاب سے تھے
آنحضرت رض کے قہوہ پکانے کی خدمت آپ کے سپرد تھی - سلوک باطنی انتہائی درجے
تک حاصل کیا - آنجناب رض نے آپ کو خلافت دیکر مکہ معظمہ بھیجا - وہاں بہت سے لوگ
آپ کے مرید ہوئے - اور حالات عالیہ سے مشرف ہوئے +

حافظ صادق - آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے نہایت کامل خلفا سے
ہیں - جب عالمگیر بادشاہ نے آنحضرت رض سے ایک خلیفہ کی طلب کی - تو آنحضرت
نے حافظ صادق کو اس کے ساتھ کیا - بادشاہ نے آپ کی صحبت سے بہت کچھ استفادہ
کیا - لشکر کے اکثر لوگ آپ کے مرید ہوئے +

خواجہ ارغون خطائی - آپ آنحضرت رض کے سب سے بڑے خلفا سے ہیں آنحضرت رض نے
آپ کو خلافت دیکر ملک خطا میں بھیجا وہاں آپ کے ہاتھ سے دین اسلام کو بہت کچھ
رواج ہوا - وہاں کے سارے سردار اور سرکش مسلمان ہو کر مرید بن گئے - چنانچہ ایک دفعہ
آپ نے بتوں کو حکم دیا - کہ ہتھیار لیکر خطا والوں سے جنگ کرو - تو سارے بت ہتھیار

لیکر ان سے لڑنے لگے۔ خطائیوں کو شکست ہوئی۔ تمام اہل خطا یہ دیکھ کر گھبرا گئے۔ اور دین اسلام میں داخل ہو کر خواجہ صاحب کے مرید بن گئے۔ آپ کے حلقہ میں صبح شام ہزارہا آدمی شامل ہوا کرتے۔ وہ سارا ملک طریقہ احمدیہ معصومیہ سے پُر ہو گیا۔ کہتے ہیں۔ ایک ہزار آدمی کو خواجہ صاحب نے مجاز طریقہ بنایا۔ یہ قصہ اس سے پہلے قیومیت کے ساتویں سال میں مفصل لکھا گیا ہے۔ خواجہ صاحب کا مزار خطا کے پایہ تخت خان بالیغ میں ہے۔ آپ کے طریقہ کو وہاں رواج کلی حاصل ہے +

شیخ عطاء اللہ سورتی۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے معتبر اصحاب ہیں۔ سلوک باطنی آنحضرت کی خدمت سے حاصل کر کے خلافت پائی۔ نہایت مستقیم الاحوال تھے۔ آنجناب رضہ نے آپ کو بندر سورت میں بھیجدیا۔ وہاں پر آپ کو قبولیت عامہ و تامہ نصیب ہوئی۔ آنحضرت رضہ کے روضۂ مبارک میں ایک قرآن شریف آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ جس کا طول دو گز اور عرض ایک گز سے زیادہ ہے۔ آپ کے دو لڑکے تھے۔ فضلے اور شیخا دونو صالح اور متقی اور ہندی کے اچھے شاعر تھے +

خواجہ کلاں سمرقندی۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے قدیمی خلیفہ ہیں۔ آنحضرت رضہ نے آپ کو خلافت دیکر سمرقند بھیجدیا۔ وہاں بہت لوگ آپ کے مرید ہوئے۔ طریقہ احمدیہ پر خوب کاربند تھے +

خواجہ عبدالرحمان قرا آسمانی۔ قرا آسمان ترکستان میں ایک علاقے کا نام ہے۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے مخصوص خلفا سے ہیں۔ آپ نے سلوک باطنی نہایت مشقت سے آنحضرت کی خدمت سے حاصل کیا۔ آنجناب رضہ نے آپ کو خلافت دے کر ترکستان بھیج دیا۔ اس ملک میں ہزارہا ترک آپ کے مرید ہو گئے۔ آپ نے قرا آسمان میں سکونت اختیار کی۔ خواجہ صاحب سے کرامات و خوارق بکثرت ظہور میں آئے +

خواجہ یوسف ترکستانی۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے بڑے خلفا سے تھے۔ مدت تک آنحضرت کی خدمت میں رہے۔ آنجناب نے آپ کو خلافت دیکر ترکستان بھیجدیا وہاں بے شمار آدمی آپ کے مرید ہوئے۔ طریقہ احمدیہ پر پورے طور پر کاربند تھے +

خواجہ اسحاق ترکستانی - آپ حضرت امام معصوم کے بڑے خلفا سے ہیں -
آنحضرت رضؓ نے آپ کو خلافت دیکر ترکستان بھیجا - دشت قبچاق اور ترکستان کے تمام
خان اور بادشاہ آپ کے مرید ہوئے - ایک روز خواجہ صاحب دشت قبچاق کے بادشاہ
کے پاس بیٹھے ہوئے تھے - اسی اثنا میں ایک تازہ انگور لایا - بادشاہ نے کہا یہ زمرد
کے مشابہ ہیں - خواجہ صاحب نے فرمایا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ یہ انگور زمرد ہو جائیں - بادشاہ
نے عرض کیا - چاہتا ہوں - خواجہ صاحب نے انگوروں پر ہاتھ رکھا - تو زمرد بن گئے -
حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے خلفا ترکستان اور دشت قبچاق میں ہزار سے بھی زیادہ تھے +

شیخ علی یمنی - آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے بڑے خلفا سے تھے -
آنحضرت رضؓ نے آپ کو خلافت دیکر یمن بھیجدیا - امام یمن آپ کا مرید ہوا - اور - اور
اہل یمن بھی آپ کے مرید ہوئے - طریقہ احمدیہ پر کاربند تھے +

خواجہ معین الدین بدخشی - آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے بڑے خلیفہ
ہیں - سلوک باطنی انتہائی درجے تک حاصل کیا - آنحضرت نے آپ کو خلافت دیکر
بدخشان بھیجا - اس گرد نواح میں بہت قبولیت نصیب ہوئی - اکثر اہل بدخشان آپکے
مرید ہوگئے - آپ اس ملک کے بڑے شیخ شمار ہوتے تھے +

خواجہ محمد کاشف کاشغری - آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے قدیم خلفا
سے تھے - سلوک باطنی تمام پابندیوں سمیت انتہائی درجے تک حاصل کیا - آنحضرت
نے آپ کو اجازت ارشاد عنایت کر کے کاشغر بھیجدیا - اس ملک کے تمام آدمی
آپ کے مرید ہوئی - کاشغر کا بادشاہ بھی آپ کا مرید ہوا - نہایت صاحب استقامت تھے +

میر شرف الدین حسین - آپ حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے
مقبول تھے - سلوک باطنی آنحضرت کی خدمت سے حاصل کر کے خلافت پائی +

میر مفاخر حسین - آپ حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ عنہ کے مخصوص اصحاب سے
تھے - آنحضرت رضؓ نے آپ کو خوشخبری دے کر خلافت عنایت فرمائی +

میر مظفر حسین - آپ آنحضرت رضؓ کے مخصوص یار تھے - آنحضرت رضؓ نے آپ کو خلافت
عنایت فرمائی +

میر جلال الدین حسین - آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے بڑے خلیفہ تھے -

سلوک باطنی آنحضرتؒ کی خدمت سے حاصل کر کے خلافت پائی۔ بہت سے آدمیوں نے آپ سے استفادہ کیا۔ اکثروں نے خلافت بھی پائی۔ آپ شریعت و طریقت کی سخت پابند تھے۔

خلیفہ محمد ابراہیم۔ آپ میر جلال الدین حسین کے پہلے خلیفہ ہیں۔ سلوک باطنی پیر صاحب کی خدمت سے انتہائی درجے تک حاصل کیا۔ راہ خدا طلبی میں محنت شاقہ اٹھائی۔ خلافت حاصل کی۔ بہت لوگوں کو آپ سے باطنی فائدہ ہوا۔ آپ اپنے وقت کے مشہور آدمی ہیں۔ طریقہ احمدیہ معصومیہ پر کاربند تھے۔ آپ علم حقائق و معارف اور اس کے سمجھنے میں اپنے وقت میں لاثانی ہیں۔ اس علم میں ایک کتاب تصنیف کی ہے۔ مثنوی مولوی بزاز کا ساتواں دفتر۔ اس دفتر کی خوب تحقیق و تدقیق کی ہے +

شیخ حسن علی۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے صاحب استقامت خلیفہ ہیں +

شیخ حامد۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہیں۔ آنحضرتؒ نے آپ کے حق میں فرمایا تھا۔ کہ اس کا نور ساتویں آسمان سے بھی اوپر تک پہنچا ہے +

مولانا جلال الدین۔ آپ آنحضرتؒ کے مخصوص خلفا سے ہیں صاحب استقامت و کرامت تھے +

حاجی عارف۔ آنحضرتؒ کے خاص خلیفہ اور طریقہ احمدیہ کے سخت پابند تھے +

خواجہ احمد بخاری۔ آپ آنحضرتؒ کے بڑے خلیفہ ہیں۔ آپ سے بہت کچھ ارشاد ہوا آپ کے بہت سے مرید صاحب کشف و کرامات ہوئے +

خواجہ محمد شریف بخاری۔ آپ حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہیں آنحضرتؒ نے آپ کو ولایات ثلاثہ کمالات نبوت اور حقائق ثلاثہ کی خوشخبری دے کر خلافت عنایت فرمائی +

یار محمد۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہیں آنحضرتؒ نے آپ کو فنائے اتم کی خوشخبری دیکر خلافت عنایت فرمائی +

مولنا محمد امین۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہیں۔ آنحضرتؒ نے آپ کو ہر سہ ولایت کی خوشخبری دی +

ملا نعمت اللہ۔ آپ حضرت قیوم ثانیؒ کے خلفا میں سے ہیں شریعت و طریقت پر کاربند تھے

مولانا الہ داد۔ آپ حضرت قیوم ثانیؒ کے مستقیم الاحوال خلیفہ تھے +

مولانا محمد امین بخاری۔ آپ حضرت قیوم ثانیؒ کے صاحب جذب قوی خلیفہ ہیں +

اخون فصیح الدین - آپ حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی کے صاحب کشف وکرامت خلیفہ ہیں حافظ پیر محمد آپ حضرت قیوم ثانی رضی کے نہایت عزیز الوجود خلیفہ ہیں - صوفی پیر محمد آپ حضرت قیوم ثانی رضی کے خلیفہ صاحب تجرد وانقطاع ہیں - صوفی محمد زاہد محدث - آپ حضرت قیوم ثانی کے زہد و ورع میں یگانے صوفی تھے - شیخ زین العابدین یمنی - آپ عرب کے بڑے جید عالم تھے آپ درس تدریس چھوڑ کر آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مرید ہوئے - سلوک باطنی حاصل کرکے خلافت پائی پھر مدینہ کو چلے گئے وہاں کے بہت سے لوگوں نے آپ سے فائدہ اٹھایا +

شیخ عمرو شافعی یمنی - آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے بڑے خلیفہ ہیں - آپ یمن کے علماء جید میں سے تھے - درس تدریس چھوڑ کر آنحضرت کے مرید ہوئے - سلوک باطنی حاصل کرکے خلافت پائی - آپ نے پیر کی متابعت کرتے ہوئے حنفی مذہب اختیار کیا لیکن آنحضرت رضی نے فرمایا کہ شافعی مذہب پر ہو - یمن میں آپ کا ارشاد بکثرت ہوا +

خواجہ محمد صادق بخاری - آپ حضرت قیوم ثانی رضی کے خلیفہ ہیں - آنحضرت رضی نے آپ کو خلافت دیکر عرب میں بھیجا وہاں بہت سے اہل عرب آپ کے مرید ہوئے +

حاجی شریف - آپ آنحضرت کے صاحب ارشاد و مشیخیت خلیفہ تھے +

خواجہ محمد حسین کابلی آپ حضرت قیوم ثانی رضی کے خلیفہ ہیں - نواح کابل میں آپ کا ارشاد بکثرت ہوا +

صوفی سعد اللہ - آپ حضرت عروۃ الوثقےٰ رضی کے صاحب تصرفات وکرامات خلیفہ ہیں +

صوفی عبداللہ مغربی - آپ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہیں - آنحضرت نے آپ کو خلافت دیکر مغرب میں بھیجدیا وہاں بہت سے لوگوں نے آپ سے فائدہ اٹھایا +

خواجہ وفا قندری - آنحضرت رضی کے خلیفہ ہیں آپ سے قندر میں بہت کچھ ارشاد ہوا +

اخون قاسم خراسانی - آپ حضرت قیوم ثانی رضی کے خلیفہ ہیں آپ سے خراسان میں بکثرت ارشاد ہوا +

شاہ محمد پٹنی - آپ حضرت قیوم ثانی رضی کے خلیفہ ہیں - پٹنہ میں آپ سے بہت کچھ ارشاد ہوا +

شاہ محمد رخمی - آپ آنحضرت رضی کے خلیفہ ہیں - نہایت صاحب استقامت وکرامت تھے +

رفعت بیگ - آپ آنحضرت رضی کے صاحب ارشاد و شیخیت خلیفہ تھے +

مولانا عارف - آپ آنحضرت کے خلیفہ ہیں - کمالات نبوت سے مشرف ہوئے +

شیخ محمد شریف کابلی - آپ حضرت قیوم ثانی رضی کے مستثنائے وقت خلیفہ تھے +

صوفی نور محمد - آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہیں آنحضرت نے آپ کو عمدہ بشارت عنایت فرمائیں

مولانا محمد فضل - آپ آنحضرت رضی اللہ کے بڑے خلیفہ اور اولیائے وقت تھے +

میرک عبداللہ - آپ آنحضرت رض کے خلیفہ ہیں - آنجناب نے آپ کو حقیقت کعبہ کی خوشخبری دی +

شیخ فیض اللہ - آپ حضرت قیوم ثانی رض کے صاحب قوت باطن و تصرف ظاہر تھے +

صوفی مرزائی - آپ آنحضرت رض کے خلیفہ ہیں - پشاور میں آپ کا سلسلہ پیری مریدی بکثرت ہے +

محمد سالم کابلی - آپ آنحضرت رض کے خلیفہ ہیں - کابل میں آپ کی مشیخیت کا خوب رواج ہوا +

مولانا عبدالرزاق - آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ صاحب جذبہ قوی خلیفہ تھے +

اخون ابوالفیض کابلی - آپ آنحضرت کے خلیفہ ہیں - کابل میں آپ کے مرید بکثرت ہیں +

شیخ مصطفے اندرابی - آپ حضرت عروۃ الوثقے رض کے خلیفہ ہیں - اندراب میں صاحب ارشاد تھے +

حاجی مصطفے جلال آبادی - آپ آنحضرت رض کے خلیفہ ہیں جلال آباد میں آپ کے مرید بکثرت تھے +

محمد سعید سہارنپوری - آپ آنحضرت رض کے خلیفہ ہیں - سہارنپور میں آپ ایک مشہور شیخ تھے +

حاجی بوتراب - آپ حضرت عروۃ الوثقے رضی اللہ عنہ کے بڑے خلیفہ تھے ماوراءالنہر میں آپ کو
قبولیت عامہ نصیب ہوئی وہاں کے تمام خان اور بادشاہ آپ کے مرید تھے +

جان محمد درسکی - آپ حضرت قیوم ثانی رض کے خلیفہ ہیں - بدخشان کے شہر درسک میں آپ کو
قبولیت عامہ نصیب ہوئی +

ملا ولی جہتی - آپ آنحضرت رض کے خلیفہ ہیں - جہت میں آپ کے مرید بہت ہیں +

میر اسحاق - آپ حضرت عروۃ الوثقے کے مرید ہیں دہلی میں آپ کے مرید بکثرت تھے +

محمد شاکر - آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہیں - صاحب فنا و بقا تھے +

مولانا محمد امین بدخشی - آپ حضرت عروۃ الوثقے رض کے خلیفہ اور بدخشان میں صاحب ارشاد تھے +

شیخ محمد سعید نارنولی - آپ آنحضرت رض کے خلیفہ ہیں نارنول میں صاحب مشیخیت تھے +

خواجہ عبداللہ کولابی - آپ آنحضرت رض کے خلیفہ ہیں کولاب میں آپ کو قبولیت عامہ نصیب ہوئی +

ملا مشتاق - آپ آنحضرت رض کے صاحب قوت باطن و تصرف ظاہر خلیفہ تھے +

غلام محمد افغان - آپ نے آنحضرت کی خدمت میں سلوک باطنی حاصل کر کے خلافت پائی +

عبدالرحمن بخاری - آپ آنحضرت رض کے خلیفہ ہیں - بخارا میں بہت سے لوگ آپ کے مرید ہوئے +

حاجی مصطفے بنگالی - آپ آنحضرت کے خلیفہ ہیں - بنگالہ میں آپ کو قبولیت تامہ نصیب ہوئی +

اخون قائم روڑی - آپ حضرت قیوم ثانی رض کے خلیفہ ہیں - روڑ میں بہت سے آدمی آپ کے مرید ہوئے +

محمد برک۔ آپ حضرت عروۃ الوثقے رضؓ کے خلیفہ تھے۔ بدخشان میں سلسلۂ مشیخیت جاری کیا ؛
محمد سعید سیارنگپوری۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہیں سیارنگپور میں آپ کے مرید بہت ہیں ؛
اخون فاضل کابلی۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہیں کابل میں آپ کے مرید بکثرت تھے ؛
اخون عبدالحق سجاول۔ آپ آنحضرت رضؓ کے خلیفہ ہیں۔ ظاہری اور باطنی ہر دو علوم کے ماہر تھے
شرح غایہ بزبان فارسی آپ نے حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے نام سے لکھی ہے ؛

آنحضرت رضی اللہ عنہ کے خلفا بے شمار ہیں۔ اگر ان کے صرف نام ہی لکھے جائیں تو ایک ضخیم کتاب بنجائے۔ ان میں سے صرف چند ایک کے حالات لکھے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں باقی خلفا جو آنحضرت رضؓ کے مخصوص یار تھے۔ اور جو صاحب حالات اور بلند مقامات اور جمند کرامات ظاہرہ اور خوارق باہرہ ہیں۔ اور جن کی مشیخیت وارشاد کا سلسلہ بہت ہے ان کے اسماء ذیل میں درج کرتا ہوں ؛

صوفی قربیگ کولابی۔ شہریار بیگ بلخی۔ امام الدین سجانی۔ خواجہ مکی۔ حافظ اسحاق میر عثمان کولابی۔ خواجہ امان بدخشی۔ صوفی محمد یحیٰے۔ حافظ عبداللہ۔ توشہ یحان۔ میر عزیز میر عمر۔ دوست بیگ۔ شیخ عبدالخالق۔ خواجہ قاسم پٹنی۔ خواجہ عبداللطیف۔ خواجہ بقا حاجی باقی شیخ بایزید۔ شیخ عبدالمومن۔ شیخ حسین مقصود۔ شیخ عبدالکریم کابلی۔ شیخ بہاؤالدین۔ فتح فقیر بنگالی۔ شیخ عبدالنبی۔ شیخ محمد مراد لاہوری۔ شیخ امان اللہ۔ شیخ محمد صدیق۔ شیخ مصطفےٰ اخون صالح کابلی۔ خواجہ عبدالآخر۔ خواجہ محمد عارف۔ شیخ عبدالحکیم۔ حافظ محمد امین شیخ عبدالرحمن گجراتی۔ اخون فیض محمد فتح آبادی۔ صوفی عبدالرحمن ترمذی۔ محمد صادق کابلی میر ابوالفتح اکبرآبادی۔ حاجی عبداللہ محدث۔ صوفی جان محمد۔ حافظ صبور۔ صوفی جمال خواجہ عبدالرحمن معروف بہ خواجہ ماہ۔ صوفی محمو کشمیری۔ شیخ عبدالعلیم جلال آبادی۔ خواجہ دلی مولانا عارف۔ عزیز غضنفر۔ محمد علی ملتانی۔ ملا محمود ملتانی۔ شیخ ابوالقاسم بلخی۔ مولانا شرف الدین سلطانپوری۔ محمد باقر کشمیری۔ شیخ بدیع الدین۔ شیخ فضل اللہ۔ شیخ محمد یوسف۔ شیخ عبداللطیف۔ شیخ عبدالاحد۔ شیخ عبدالواحد۔ حاجی الٰہ بخش۔ شیخ جلیل۔ میر محمد زمان۔ شیخ ابوالمظفر۔ اخون رحمت اللہ۔ میر موسٰے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ؛

مذکورہ بالا اصحاب حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے بڑے بڑے مشہور خلفا میں

ہر ایک کی مشیخیت و ارشاد بدرجہ کمال پہنچا ہے ۔ چنانچہ ان کا سلسلہ آج تک موجود ہے ۔ اُن کے حالات اس واسطے نہیں لکھے گئے ۔ کہ کلام میں طوالت آجاتی ہے بلکہ جن خلفا کے نام لات لکھے بھی گئے ہیں وہ بھی مجمل تا کہ سننے والوں کو ملالت نہ آئے ۔ ورنہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ایک ایک خلیفہ کے حالات کیلئے ضخیم کتاب درکار ہے ان کے علاوہ ہزار ہا اور خلق صاحب استقامت و کرامت وارشاد و مشیخیت ہیں ۔ طوالت کلام کے ڈر سے اُن کے نام بھی نہیں لکھے گئے آنحضرت نے سات ہزار آدمیوں کو خلافت عنایت فرمائی ۔ کہاں تک لکھوں صرف مشہور مشہور چند ایک خلفا کے مجمل حالات لکھے گئے ہیں ؛

ذکر در بیان

شمہ احوال اولیا و علما و شعرا و سلاطین کہ ہمعصر حضرت ایشان عروۃ الوثقےٰ امام معصوم زمانی قیوم ثانی رضی اللہ عنہ بودہ اند ۔

شاہ نعمت اللہ قادری ۔ آپ حضرت امام معصوم کے ہمعصر ہندوستان کے مشہور شیخ صاحب کشف و کرامت تھے آنحضرت سے آپکا سلسلہ خط وکتابت جاری تھا ۔ چنانچہ آنحضرت رضی کے مکتوبات کی پہلی جلد کے دو مکتوب آنحضرت نے آپ کے نام لکھے ہیں ۔ شاہجہان کا دوسرا بیٹا شاہ شجاع آپ کا مرید تھا ۔ جن دنوں وہ بنگالے میں تھا ۔ آپ کو چار لاکھ اشرفی سالانہ بطور خرچ دیتا ۔ آپ وہ سارا روپیہ فقرا کو بانٹ دیتے ؛

شیخ عبدالجلیل الہ آبادی ۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے ہمعصر ہیں ہندوستان کے مشہور شیخ صاحب کمال تھے ۔ لوگوں نے آپ سے فائدہ اُٹھایا ۔ اور عجیب و غریب حالات پیدا کئے ۔ ظاہر و باطن کا تصرف آپکو حاصل تھا آنحضرت کی قیومیت کے مقر تھے ؛

شیخ عبدالعزیز بدخشی ۔ آپ بھی حضرت امام معصوم کے ہمعصر ہیں ۔ نہایت صاحب جذب و خوارق تھے ۔ بہت آدمیوں نے آپ سے استفادہ کیا ؛

شاہ میر لاہوری ۔ آپ حضرت عروۃ الوثقےٰ کے ہمعصر ۔ ہندوستان کے بڑے

شیخ اور تجرید تفرید اور توحید میں یگانۂ روزگار تھے۔ آپ کا استغنا اس قسم کا تھا۔ کہ ایک دفعہ آپ نے اپنا خرقہ ایک شخص کو دیا۔ کہ اس میں سے جوئیں نکالو۔ اس نے بڑی خوشی سے آکر کہا۔ کہ بادشاہ آ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ تونے بڑی جوں پکڑی ہے۔ آپ کسی سے کوئی چیز نہیں لیتے تھے۔ اعلٰے درجے کے مستغرق تھے۔ چنانچہ کبھی کبھی صبح سے لیکر ظہر تک مستغرق رہتے۔ آپ کے خلفا اور مرید بکثرت تھے۔ سب اپنے شیخ کی طرح تھے۔ آپ کا مقولہ تھا۔ کہ اگر دنیادار خدا کیلئے دنیا ترک نہیں کر سکتا۔ تو وہ اپنے نفسانی آرام کے لئے بھی ترک نہیں کر سکتا۔ آپ کے کرامات و خوارق کا ظہور بکثرت ہوا +

شاہ بلاول لاہوری۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے ہمعصر تھے نہایت عزیزالوجود اور صاحب بلند احوال باطنی تھے۔ آپ سے خوارق و کرامات بکثرت ظہور میں آئیں۔ لاہور کے اکثر آدمی آپ کے معتقد تھے۔ اپنے وقت میں نہایت مشہور و معروف تھے +

شاہ سرمد۔ آپ حضرت قیوم ثانی عروۃ الوثقٰے رضی اللہ عنہ کے ہمعصر تھے۔ بہت لوگ آپ کے معتقد تھے۔ اور بہت سے منکر صاحب کمال و مجذوب الاحوال تھے۔ آپ مادرزاد ننگے پھرا کرتے۔ بادشاہ نے ملا عبدالقوی کے ہاتھ کہلا بھیجا۔ کہ ستر ڈھانپنا چاہئے۔ آپ نے جواب دیا کہ شیطان قوی ہے۔ ملا نے جاکر بادشاہ کو کہدیا۔ کہ سرمد نے ایسا کلمہ کہا ہے۔ جس کے سبب سے وہ واجب القتل ہو گیا ہے۔ بادشاہ آپ کے قتل کے لئے راضی ہو گیا۔ جلاد نے آپ پر تلوار کا وار کیا۔ تو آپ اس وقت کلمہ طیبہ پڑھ رہے تھے۔ ابھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے پائے تھے۔ کہ سر جدا ہو کر زمین پر جا پڑا۔ اس وقت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا +

شیخ پیر محمد لکھنوی۔ آپ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ہمعصر نہایت متورع و متقی تھے۔ علم ظاہری میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔ آپ کے تمام مرید عالم تھے۔ آپ جاہل کو مرید نہیں بناتے تھے۔ آپ زہد۔ توکل۔ قناعت اور استغنا از اغنیا میں بے نظیر تھے +

شیخ عبدالرحمن۔ آپ بھی حضرت عروۃ الوثقٰے رضی اللہ عنہ کے ہمعصر تھے نہایت صاحب کمال تھے۔ لوگ آپ کے عجیب و غریب حالات بیان کرتے ہیں +

شیخ اسمٰعیل۔ آپ سرہند کے رہنے والے اور حضرت قیوم ثانی کے ہمعصر تھے

نہایت کامل اور صاحب حال تھے۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کی قیومیت کو آپ نے قبول کیا ✤

میر ہاشم بلخی۔ آپ حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ کے ہمعصر صاحب جذبہ تھے۔ قوت باطنی آپ کو بدرجہ غایت حاصل تھی۔ آنحضرت کی زیارت کیلئے بلخ سے سرہند آئے۔ آنجناب سے استفادہ کرکے پھر وطن کو لوٹ آئے۔ وہاں کے اکثر آدمی آپکے معتقد ہوئے۔ آپ وہاں کے مشہور شیخ تھے ✤

میر ابو العلی اکبر آبادی۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے ہمعصر ہیں پہلے توران میں ایک بزرگ سے طریقہ نقشبندی اخذ کیا۔ بعد ازاں حضرت مجدد الف ثانی رض کے خلیفہ میر محمد نعمان سے فیض اخذ کرکے سلوک باطنی حاصل کیا ✤

شیخ عبد اللطیف آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے ہمعصر ہیں۔ آپ نے محمد نعمان سے سلوک باطنی حاصل کیا۔ نہایت متقی پرہیز گار اور متشرع آدمی تھے۔ لیکن کسی کو مرید نہ کرتے تھے ✤

شیخ برہان برہانپوری۔ آپ حضرت عروۃ الوثقےٰ کے ہمعصر تھے۔ شیخ محمد عیسےٰ کے مرید اور محمد غوث کے خلیفہ ہیں۔ برہانپور کے بہت سے لوگ آپکے معتقد تھے۔ آپ دکن کے مشہور شیخ تھے ✤

شیخ عبد الکریم۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے ہمعصر۔ مرد سالک اور صاحب حال تھے۔ میر محمد سلوی آپ کے خلیفہ تھے ✤

شاہ دولا گجراتی۔ آپ آنحضرت رض کے ہمعصر تھے صاحب جذبہ تھے لیکن آپ سے کسی کو باطنی فائدہ نہیں پہنچا ✤

حاجی دوشہ۔ آنحضرت رض کے ہمعصر۔ نہایت عزیز الوجود۔ صاحب ذوق و شوق تھے۔ آپ کا جذبہ نہایت قوی تھا ✤

شیخ عبد اللہ۔ آپ صاحب دعوت اور آنحضرت رض کے ہمعصر تھے۔ کہتے ہیں۔ متاخرین میں سوائے محمد غوث رح کے کوئی شخص آپ جیسا صاحب دعوت نہیں ہوا ✤

شاہ مرتضےٰ آپ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ہمعصر تھے۔ بہت لوگ آپ کے منکر تھے اور چند ایک معتقد تھے۔ آپ کے تصرفات مشہور ہیں لیکن

آپ مجذوب اور آزاد وضع تھے۔ اکثر آزاد فقیر اپنے آپ کو آپ سے منسوب کرتے ہیں۔

نور الحق۔ آپ ملا عبد الحق دہلوی کے فرزند اور حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے ہمعصر ہیں۔ آپ ہندوستان کے مشہور عالم ہوگذرے ہیں۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے مکتوبات کی تیسری جلد کے اخیر میں جو مکتوب حضرت یعقوبؑ کے حضرت یوسف علیہ السلام کی محبت میں گرفتار ہونے کے بھید میں لکھا گیا ہے۔ وہ انہیں ملا نور الحق کے نام لکھا گیا تھا۔

ملا عبد اللہ۔ آپ مولوی عبد الحکیم صاحب کے فرزند اور آنحضرت رض کے ہمعصر ہیں۔ آپ ہندوستان کے مشہور عالم تھے۔ ظاہری علم میں آپ کی تصنیفات نہایت اعلےٰ پایہ کی ہیں۔

اخون عوض وجیہ۔ آپ آنحضرت کے ہمعصر اور توران کے مشہور عالم تھے۔ علم ظاہری میں آپ کو ید بیضا حاصل تھا۔ سلوک باطنی آپ نے حضرت عروۃ الوثقےٰ رض سے حاصل کیا۔

ملا وجیہ الدین۔ آپ ہندوستان رح کے جید عالم تھے۔ ہزارہا آدمیوں نے ظاہری علم میں آپ سے فائدہ اُٹھایا۔ علم معقول اور منقول میں آپکی بہت تصنیفات ہیں۔ اکثر کتابوں پر حاشیے۔ اور اُنکی شرح لکھی ہیں۔

ملا جیون۔ آپ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کے ہمعصر ہیں۔ نہایت متقی و پرہیز گار تھے۔ ظاہری علم بدرجہ کمال حاصل کیا تھا۔ اس علم میں آپ کی تصنیفات بہت ہیں۔

مذکورہ بالا اشخاص کے علاوہ اور بہت سے علما بھی آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ہمعصر تھے۔ ملا سعد اللہ وزیر سلطان ہند تھے۔

کہتے ہیں۔ ملا سعد اللہ ہندوستان کا سب سے بڑا عالم تھا۔ لیکن چونکہ وزیر تھا۔ اس واسطے دنیاوی کاروبار میں مشغول رہنے کے سبب اس کے علم کو رواج نہ ہوا۔

دوسرا ملا زاہد کابلی صاحب زاہدین۔ آپ کے حالات آنحضرت رضی اللہ عنہ کے خلفا میں بیان ہو چکے ہیں۔

تیسرا سید محمد قنوجی۔ اُن کے علاوہ اور بھی بہت تھے ؎
مولانا شریف کسکنہ بخاری۔ آپ بخارا کے مشہور عالم تھے۔ علم معقول اور منقول میں اپنے ملک میں لاثانی تھے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے خلق سے سلوک باطنی حاصل کر کے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی قیومیت کے مقر ہوئے ؎

آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ہمعصر شعراء میں سے ملک الشعراء ناصر علی سرہندی ہے۔ جس کا حال پہلے بھی لکھا ہے۔ آنحضرت کا مرید تھا۔ نزع کے وقت یہ نظم کہی ؎

از عبادت باز دار دیاد احسان توام
زیں ادب بے توشہ ام آیم کہ مہمان توام

صائب ایران سے ہند میں آیا۔ مدت تک یہاں رہکر ایران چلا گیا۔
صائب کی مثال گوئی مشہور ہے۔ چنانچہ کہتا ہے ؎

پیشانئے عفو ترا بر جبیں نساز د جرم ہا
آئینہ کے برہم خورد از زشتے تمثالہا

جلال امیر شاہزادۂ ایران کو اس کے یہ اشعار پسند آئے ؎

بخود صد پیراہن مالیدہ باشد اگر بر روئے گل خندیدہ باشد

غنی کشمیر کا رہنے والا مشہور شاعر ہوا ہے ؎

سنگیں دل است آنکہ بظاہر ملائم است
پنہاں درون پنبہ بود پنبہ دانہ را

غنیمت کنجاہی کی مثنوی بہت مشہور ہے۔ چنانچہ کہتا ہے ؎

بمکتب میرود طفل پریزاد مبارک باد مرگ نو باستاد

رمزا ایمار منیر بہت مشہور ہے اور شعر بھی نہایت رنگین اور سنگین ہیں۔ چنانچہ کہتا ہے

حلقۂ زلف او بتاب شدہ عینک چشم آفتاب شدہ

قصائد مغز۔ فطرت بہت اچھے ہیں۔ حسب ذیل شعر انہیں کے قصائد سے ہے ؎

خرمان وصل چیست چو مطلب رضائے تست
خواہی بمزہ ے کش خواہی با نتظار

جو شعراء سرہند میں تھے مثلاً شرف الدین حسین۔ مفاخر حسین۔ مظفر حسین اور

محمد زمان راسخ ان کے حالات اس سے پہلے کچھ لکھے گئے ہیں +

آنحضرت کے ہمعصر بادشاہ ہند میں جہانگیر۔ شاہجہان اور اورنگ زیب تھے جہانگیر کے وقت میں مسند قیومیت پر بیٹھے۔ شاہجہان کے وقت سے لیکر اورنگ زیب کی ابتدائی سلطنت تک آپ کا دور دورہ رہا تینوں بادشاہ آنحضرت رض کے مرید تھے جیساکہ پہلے بیان ہو چکا ہے +

توران میں عبدالعزیز خان بادشاہ تھا۔ اور ایران میں شاہ سلیمان۔ یہ دو تو بھی آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مرید تھے +

وصلی اللہ تعالےٰ علیٰ حبیبہٖ

محمدٍ وّاٰلہٖ واصحابہٖ

وذریاتہٖ واھلبیتہٖ

اجمعین الیٰ یوم الدین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین

برحمتک یا ارحم الراحمین

+

اللھم اغفر لمؤلفہٖ ولکاتبہٖ ولحافظہٖ ولقاریہٖ ولمن سعیٰ فیہٖ

ضروری اطلاع

اس کتاب کے تمام حق حقوق بموجب ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۴ء

ہمارے نام محفوظ ہیں +